سید الطائفہ، طاؤس العلماء حضرت جنید بغدادی کے حالات و واقعات پر خوبصورت کتاب

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

محمد محسن

ادارہ پیغام القرآن

Marfat.com

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات، واقعات، کرامات، اقوال و احوال پر خوبصورت کتاب

حیاتِ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

مصنف

محمد محسن

ادارہ پیغام القرآن

۴۰۔ اُردو بازار، لاہور

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب .... حیاتِ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

مصنف .... محمد محسن

سالِ اشاعت 2012ء

تعداد 500

کمپوزنگ .... ہجویری ایڈورٹائزرز

0333-4570331, 0321-4309504

طابع .... غلام مصطفٰے پرنٹنگ پریس لاہور

قیمت .... 250 روپے

ملنے کا پتہ

حسیب پبلشنگ ہاؤس

ایوانِ علم پلازہ اُردو بازار لاہور

Marfat.com

فہرست

حرفِ ابتداء 13

باب 1

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ 15

ولادت باسعادت 15

خاندان 15

بچپن 16

فطری ذہین 17

شکر کی تعریف 17

آنکھوں سے نیند اڑا دینے کا عمل 18

تعلیم وتربیت 19

حافظ قرآن 19

علم حدیث کا حصول 20

علم فقہ کا حصول 20

سعادتِ بیعت 20

باب 2

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ 22

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ 24

سعادتِ بیعت 24

واقعہ توبہ 24

ترکِ دنیا 25

Marfat.com

خوفِ خدا 25
محبت کی پہچان 25
کوزے کا توڑنا 26
اقوال 26
حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ 27
حضرت ابوثور رحمۃ اللہ علیہ 30
حضرت ابوجعفر محمد بن علی القصاب رحمۃ اللہ علیہ 31
حضرت ابوبکر القنظری رحمۃ اللہ علیہ 33
حضرت ابن الکرنبی رحمۃ اللہ علیہ 34
حضرت ابوحفص الحداد رحمۃ اللہ علیہ 36
باب 3
معمولاتِ زندگی 38
مسند رشد وہدایت پر جلوہ افروز ہونا 38
سفرحج 41
بچپن میں سفرحج 41
تاج العارفین کا خطاب 41
مدینہ منورہ میں قیام 42
بغداد میں مصروفیات 43
تجارت 43
درس وتدریس 44
ازدواجی زندگی 44
سلسلہ رشد وہدایت 45
مشائخ سے خط وکتابت 45

عبادت وریاضت	46
جود وسخا	47
رومی سرحد پر محاذِ جنگ کے واقعات	49
راہِ خدا میں خرچ کرنے کا انعام	49
شہادت کا انعام	50
ہم عصر مشائخ سے تعلقات	51
مشائخ بغداد	51
مشائخ شام	53
مشائخ بصرہ	53
مشائخ سلسلہ طیفوریہ	53
مشائخ نیشاپور	54
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی استعداد	55
قرآن فہمی	55
مذاکرے	59
روایت حدیث	62
فقہی علوم میں مہارت	62
علم لدنی	63
علوم میں کامل دسترس	64
ذوق شعروشاعری	65
علم تصوف	67
مقام ومرتبہ	67
القابات وخطابات	70
ا۔تاج العارفین یعنی عارفوں کے سر کا تاج	70

Marfat.com

۲۔ سیّد الطائفہ یعنی طبقہ صوفیاء کے سردار 70

۳۔ امام الائمہ یعنی اماموں کے امام 70

۴۔ طاؤس العلماء یعنی علماء کے طاؤس 71

۵۔ طاؤس العُبادِ یعنی عابدوں کے طاؤس 71

۶۔ طاؤس الربانین یعنی اہل اللہ کے طاؤس 71

۷۔ علم الاولیاء یعنی اولیاء کے سربراہ 71

۸۔ لسان القوم یعنی قومِ صوفیاء کے ترجمان 71

۹۔ لسان التصوف یعنی تصوف کی زبان 71

۱۰۔ قطب علوم لدنیہ یعنی لدنی علوم کے مرکز 72

۱۱۔ اعبد المشائخ یعنی مشائخ میں سب سے زیادہ عابد 72

۱۲۔ اعدل المشائخ یعنی مشائخ میں سب سے زیادہ عدل کرنے والے 72

۱۳۔ سلطان المحققین یعنی محققین کے بادشاہ 72

۱۴۔ بہلوان العارفین یعنی اہل معرفت کے بطل جلیل 72

۱۵۔ سیّد الحکماء والعارفین یعنی حکمت ومعرفت کے سردار 72

تصانیف حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ 73

۱۔ امثال القرآن 73

۲۔ تصیح الارادہ 73

۳۔ کتاب المناجات 73

۴۔ شرح شطحیات ابی یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ 73

۵۔ منتخب الاسرار فی صفات الصدیقین والابرار 74

۶۔ العمدہ 74

۷۔ مقیدہ فی التصوف 74

۸۔ دواء الارواح 74

Marfat.com

۹۔السرفی انفاس الصوفیاء 74

رسائل 75

رسالہ تکذیب الرویت 75

رسالہ دواء التفریط 75

رسالہ فی مسائل الشامیین 75

رسائل وملفوظات (مخطوطہ شہید علی پاشا استنبول) 76

کتاب الفناء 76

کتاب المیثاق 76

کتاب الوھیۃ 76

کتاب فی الفرق بین الاخلاص والصدق 76

کتاب آداب الفقرالی اللہ 76

باب آخرفی التوحید 77

مسلۃ اُخریٰ التوحید 77

آخرمسلہ فی التوحید 77

مکاتیب 77

مجموعہ اقوال 80

باب 4

واقعات حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ 81

ایک حریص شخص کی سخاوت کا واقعہ 81

حقیقت نفس 81

تیرا امتحان مقصود تھا 82

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کا حکم 83

حیا ، رہم 83

Marfat.com

ایک یہودی کا مسلمان ہونا	83
غیبت کی سزا	84
حقیقی حج	85
گمشدہ بچہ مل گیا	86
شریعت کو مقدم رکھا	87
ذکر الٰہی کا حق	88
ابلیس لعین سے ملاقات کا قصہ	89
عیسائی طبیب مسلمان ہو گیا	90
شرابیوں کی توبہ	91
شہداء کا مقام	93
اصلاحِ مرید کا ایک واقعہ	93
اپنی چادر فروخت کر کے تمہارے لئے طہارت خریدی ہے	94
منزل مخالفت و وحشت کس قدر اذیت ناک ہے؟	95
حضرت ابوالعباس بن سریج رحمۃ اللہ علیہ کا اعتراف	95
اللہ پر توکل	96
نفس کے خلاف جہاد	96
غیبی مدد	98
انجیر کھانے کی خواہش ترک کر دی	99
درویش ناقابل فروخت ہوتے ہیں	99
نگاہِ کیمیا کا اثر	101
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے رفقاء عام دنیا دار نہیں	102
ایک معترض کے سوالوں کا جواب	103
پتھروں کا طواف	104

Marfat.com

مریدوں کی آزمائش	105
تصوف کا حصول	106
سونا ہمارے اختیار سے باہر ہے	108
''شطحیات'' کہنے والوں کی کبھی حوصلہ افزائی نہ فرمائی	108
ایک بداعتقاد مرید کی اصلاح فرمانا	109
مریدوں پر خصوصی توجہ دینا	110
سماع کے لئے لازم امور	110
اخلاص کا درس	111
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا توکل	112
ذکر الٰہی کا اثر	112
ہمارا درہم ہمیں واپس لوٹا دو	113
روح قفس عصری سے پرواز کر گئی	113
ابلیس لعین کا راہِ فرار اختیار کرنا	114
تمہارا قلب اللہ عزوجل کا گھر ہے	114
مقام رضائے الٰہی	115
صاحب وجد اللہ عزوجل کی حفاظت میں ہوتا ہے	115
یہ کرامت نہیں بلکہ فریب ہے	116
دوستوں کی عیادت ایسے کرنی چاہیے	116
دینے والا ہاتھ اونچا ہے	117
حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ پر روحانی عنایات	118
غلام خلیل اپنے منصوبہ میں ناکام ہوا	123
قصے سنانے کا فائدہ	125
معرفت ہی اصل چیز ہے	125

پانی یقیناً تمہارے قدموں تلے جاری ہو جاتا 134

اللہ عزوجل خستہ حالوں کے ساتھ ہے 135

مناسب ہدیہ 135

درویش اہل ہمت ہوتے ہیں 135

مقصد حقیقی کو پالیا 136

صحبت کے لئے شرط 136

شکر کیا ہے؟ 126

رضائے الٰہی کی طلب 137

میری یہ حالت محبت کی وجہ سے ہے 138

بازاری آدمی 138

ایک عیسائی پیشوا کا اسلام قبول کرنا 139

صحو وسکر 139

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فخر 140

سچا عشق یہی ہوتا ہے 140

اللہ عزوجل بے نیاز ہے 144

حاسدوں کا رسوا ہونا 146

باب 5

تعلیمات و اقوال 148

احادیث کی شرح 148

پختہ یقین کی بناء پر انسان ہوا میں اڑ سکتا ہے 148

اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَلَا فَخْرَ کی تشریح 149

حضرت زید رضی اللہ عنہ کی زوجہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی کی وجہ 149

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا استغفار کرنا 149

Marfat.com

حدیث توکل کی شرح 150
حب دنیا کی حقیقت 151

توحید 152

توحید خاص 152
توحید کیا ہے؟ 152
توحید کے متعلق سب سے عمدہ قول 153
صوفیائے کرام کا طرۂ امتیاز 153
علم توحید اور وجود توحید 153
علم توحید کی بساط 153
توحید کی حقیقت 153
صاحب بصیرت انسان 154
انس کیا ہے؟ 154

عارف کی نشانی 155

عارفوں کا کام 155
عارف کب عارف ہوتا ہے؟ 155
عارف کون؟ 156
عارف باللہ کی کیفیت 156
عارف، اللہ عزوجل کی نگہبانی میں ہوتا ہے 156

سماع 157

سماع ترک کرنے کی وجہ 157
سماع میں جسم کے ہلنے کی وجہ 157
سماع کی اقسام 158
سماع میں حالت وجد کا پیدا ہونا 158

Marfat.com

تصوف کیا ہے؟ 159

صوفی کون؟ 160

محبت کیا ہے؟ 161

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا 163

اقوال واحوال 165

باب 6

وصال 201

نماز کے ذریعے بارگاہِ خداوندی تک رسائی پائی 201

تلاوتِ قرآن پاک کا ذوق 201

بوقت وصال اورادو وظائف میں مشغول رہے 202

حضرت ابومحمد جریری رحمۃ اللہ علیہ کو جانشین مقرر کرنا 202

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت 203

کلمہ طیبہ پڑھنے کی تلقین 203

اس وقت عبادت کی زیادہ ضرورت ہے 204

تاریخ وصال 204

قطعہ تاریخ وصال 204

نمازِ جنازہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شرکت 205

تدفین 205

ارادت مندوں کا اظہارِ غم 205

ایک مجذوب کا مرثیہ 206

نکیرین کے ساتھ مکالمہ 207

آخرت میں کن اعمال نے نفع پہنچایا؟ 207

Marfat.com

حرفِ ابتداء

اللہ رب العزت کے بابرکت نام سے شروع جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بے شمار درود وسلام۔

سورۂ یونس میں ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ .

''بے شک اللہ عزوجل کے اولیاء کو نہ ہی کچھ خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمزدہ ہوں گے۔''

اللہ عزوجل کے برگزیدہ بندے جو محبت الٰہی میں سرشار رہے اور ان کی زندگیوں کا مقصد حقیقی رضائے الٰہی اور محبت الٰہی رہی وہ لوگ دنیا میں بھی کامیاب ہوئے اور آخرت میں بھی یقیناً کامیاب ہوں گے اور اللہ عزوجل نے اپنے ان ہی نیک بندوں کے متعلق فرمایا کہ انہیں نہ ہی کچھ خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمزدہ ہوں گے۔

رضائے الٰہی اور محبت الٰہی کو پانے کا بہترین ذریعہ مرشد کامل کی ذات ہے اور مرشد کامل کی رہنمائی کے بغیر سالک کے لئے اپنے نفس کی شرانگیزیوں اور دنیاوی آسائشوں سے چھٹکارا پانا ممکن نہیں ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ خوش قسمت لوگ ہیں جنہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت اور قرب میسر آیا اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہ کر تزکیہ نفس کے ذریعے خود کو قربِ حقیقی کا حقدار بنایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد تابعین کا دور آیا اور انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صحبت بابرکت سے فیض پایا اور تزکیہ نفس کے ذریعے رضائے الٰہی کو پایا۔ تابعین کے بعد اللہ عزوجل کے نیک بندوں اور صلحاء کے ذریعے یہ سلسلہ آج تک قائم دائم

Marfat.com

ہے اور ہزاروں متلاشیانِ راہِ حق، مرشد کامل کی صحبت سے مستفیض ہو کر بارگاہِ الٰہی میں مقبولین کے درجہ پر فائز ہوتے آئے ہیں۔

شیخ المشائخ، امام الائمہ، سیّد الطائفہ حضرت ابوالقاسم جنید بن محمد بن جنید البغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بھی ان اولیائے کاملین میں ہوتا ہے جو سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد مسندِ رشد و ہدایت پر جلوہ افروز ہوئے تو ایک عالم ان سے فیضیاب ہوا اور ان کی صحبت میں رہ کر ہزاروں متلاشیانِ راہِ حق نے اپنی منزلِ حقیقی کو پایا۔

حضرت سیّدنا علی بن عثمان الہجویری الجلابی المعروف حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اپنی معرکۃ الآراء تصنیف ''کشف المحجوب'' میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اہل ظاہر اور اہل باطن دونوں میں یکساں مقبول تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ تمام علوم و فنون اسلامیہ میں کمال کا درجہ رکھتے تھے اور اصول و فرع میں مفتی تھے۔

زیرِ نظر کتاب حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرتِ مبارکہ اور دیگر حالات و واقعات پر مبنی ہے اور اس کتاب کی ترتیب و تدوین میں جن جن کتب سے استفادہ کیا گیا اور جن جن لوگوں نے اپنے قیمتی مشورہ سے نوازا یہ بندہ عاجز اُن سب کا ممنون و مشکور ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم جب تک اس دنیا میں رہیں ہماری زندگیوں کا مقصد رضائے الٰہی ہو اور ہماری زندگی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت بسر ہو اور ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی زندگیوں کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں اور ایسے اعمال کی کوشش کریں جو ہمیں بارگاہِ الٰہی میں مقبول بنائیں اور ہمیں روزِ حشر کی رسوائی سے محفوظ و مامون رکھیں۔ آمین

محمد محسن

باب 1

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

طاؤس العلماء، سلسلہ عالیہ جنیدیہ کے بانی حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اکابر اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ہوتا ہے جنہیں شہرتِ دوام حاصل ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بحر شریعت وطریقت کے شناور اور انوارِ الٰہی کا مخزن ومنبع اور پیشوائے اہل حقیقت ہیں۔

ولادت باسعادت:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ تیسری صدی ہجری کے اوائل میں بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ ولادت کے متعلق مؤرخین میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

''کارنامہ بزرگانِ ایران'' میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ ولادت ۲۰۸ھ منقول ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا نام ''جنید'' آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد اور والدہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ماموں حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے مشورہ سے دادا کے نام ''جنید'' پر رکھا۔ جنید کے معانی چھوٹے لشکر کے ہیں اور یہ نام آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے باعث برکت ثابت ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اللہ عزوجل کے برگزیدہ بندوں میں ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے عمدہ اوصاف کی بناء پر ''سیّد الطائفہ'' کے لقب سے مشہور ہوئے۔

خاندان:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد کا تعلق ایران کے صوبہ جبال کے ایک قدیم اور خوبصورت شہر نہاوند سے تھا۔ نہاوند شہر، صوبہ جبال کا سب سے قدیم شہر سمجھا جاتا

ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ شہر طوفانِ نوح سے قبل آباد ہوا تھا اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ۱۷ھ سے ۲۱ھ کے درمیانی عرصہ میں اسلامی لشکر نے فتح کیا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان مجوسی اور آتش پرست تھا پھر جب ایران میں اسلامی فتوحات کا آغاز ہوا اور دین اسلام کی کرنیں اس علاقے میں پھیلیں تو اسلام کے نور سے آتش کدے بھی منور ہوئے اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے جدامجد جنید نہاوندی پہلے شخص تھے جنہوں نے اسلام قبول کیا۔

خلیفہ منصور عباسی کے زمانہ میں بغداد کی تعمیر نو شروع ہوئی اور ۱۵۰ھ میں بغداد کی تعمیر مکمل ہوئی اور بغداد کو مملکت اسلامی کے دارالخلافہ کا درجہ دیا گیا۔ اس زمانہ میں دنیا بھر سے اپنے اپنے فن میں مہارت رکھنے والے لوگ یہاں آباد ہوئے اور یوں بغداد کی رونق میں اضافہ ہوا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کے دیگر افراد جو تجارت سے وابستہ تھے وہ بھی یہیں آباد ہوئے اور ان کا پیشہ آبگینہ فروشی کا تھا۔ اس پیشہ کے اعتبار سے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو قواریری اور زجاج کے القاب سے بھی یاد کیا جاتا ہے جس کے معنی شیشہ فروش اور آئینہ ساز کے ہیں اور اس وقت کوئی نہ جانتا تھا کہ ایک آبگینہ فروش کا بیٹا اپنے زمانہ کا عظیم صوفی بنے گا اور اس بچے کی تعلیمات رہتی دنیا تک لوگوں کے قلوب کو پاک کریں گی۔

بچپن:

اللہ عزوجل نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو بچپن سے ہی اپنے خصوصی فضل و کرم سے نوازا تھا اور دانشمندی کے آثار آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرے سے بچپن سے ہی ظاہر تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بچپن میں اپنے ماموں حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہے اور ابھی بمشکل سات برس کے تھے کہ معرفت واسرار و رموز میں اپنی صلاحیت کا سکہ جمانے لگے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بچپن کے واقعات جو کتب سیر میں منقول ہیں ان میں سے چند ایک کا ذکر اختصار کے ساتھ بیان کیا جا رہا ہے۔

Marfat.com

فطری ذہین:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بچپن سے ہی فطری طور پر بڑے ذہین تھے اور اللہ عزوجل نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بے شمار ذہنی صلاحیتیں عطا فرمائی تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بچپن سے ہی بلند روحانی مدارج طے کرنے لگے تھے۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ مکتب سے گھر واپس آئے تو اپنے والد کو روتے ہوئے دیکھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے رونے کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے فرمایا کہ میرے رونے کی وجہ یہ ہے کہ میں نے تمہارے ماموں حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کچھ درہم بطور زکوٰۃ بھیجے اور انہوں نے وہ درہم لینے سے انکار کر دیا۔ مجھے آج احساس ہوا کہ میں نے اپنی زندگی ایسے مال کے حصول میں بسر کی جس کو اللہ عزوجل کے دوست پسند نہیں کرتے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ درہم اپنے والد سے لئے اور اپنے ماموں حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچے اور کہا ماموں جان! اللہ عزوجل کے واسطے آپ رحمۃ اللہ علیہ ان درہم کو قبول کر لیں اور وہ اللہ عزوجل جس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بزرگی اور فضیلت عطا فرمائی اور میرے باپ کو عدل کی توفیق دی میں اس کا واسطہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیتا ہوں۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اچھا بتاؤ اللہ عزوجل نے مجھے کون سی فضیلت اور تمہارے باپ کو کون سا عدل عطا فرمایا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا اللہ عزوجل نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو فقر و درویشی عطا فرمائی اور اس سے بڑھ کر کیا فضل ہو سکتا ہے جبکہ میرے والد کو یہ توفیق عطا فرمائی کہ وہ مستحقین تک ان کا حق پہنچائیں اور اس سے بڑھ کر کون سا عدل ہو سکتا ہے؟ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے یہ ایمان افروز کلمات سنے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بے حد خوش ہوئے اور زکوٰۃ کے وہ درہم قبول کر لئے اور اپنے دل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جگہ دی۔ (تذکرۃ الاولیاء: ۳۲۰)

شکر کی تعریف؟:

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں معمول تھا کہ اکثر مشائخ عظام مل کر بیٹھتے تھے اور گفتگو کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ ایک مرتبہ شکر کے موضوع پر گفتگو ہو رہی تھی۔ حضرت جنید

بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک اس وقت محض سات برس تھی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ گھر کے صحن میں کھیل رہے تھے۔ تمام مشائخ اپنی اپنی استطاعت کے مطابق شکر کی تعریف کر رہے تھے مگر شکر کی حقیقت کسی پر واضح نہ ہو رہی تھی۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تو فرمایا بیٹے! تم بتاؤ شکر الٰہی کیا ہے؟ تمام مشائخ حیران تھے کہ ایک کم سن بچہ کس طرح اس موضوع پر لب کشائی کر سکتا ہے؟ پھر ان سب کی حیرانی میں اس وقت مزید اضافہ ہو گیا جب حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے شکر الٰہی کی تعریف بیان کی اور ایسا جامع جواب دیا کہ سامعین آپ رحمۃ اللہ علیہ کو داد دیئے بغیر نہ رہ سکے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''اللہ عزوجل جب کوئی نعمت کسی انسان کو عطا فرماتا ہے تو انسان کو چاہئے کہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔''

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شکر الٰہی کی جو تعریف بیان فرمائی اسے سن کر تمام مشائخ بے ساختہ پکار اٹھے کہ شکر واقعی اسی کا نام ہے۔ (تذکرۃ الاولیاء:۳۲۱)

آنکھوں سے نیند اڑا دینے کا عمل:

حضرت ابوالحسین حلیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ میں ایک روز حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں موجود تھا اور وہاں کئی مشائخ عظام بھی موجود تھے میں عمر کے اعتبار سے ان سب سے چھوٹا تھا۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پوچھا کہ ایسا کون سا عمل ہے جو آنکھوں سے نیند کو اڑا دے؟ ہر ایک نے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق رائے کا اظہار کیا۔ کوئی کہتا تھا کہ بھوکے رہنے سے آنکھوں سے نیند اڑائی جا سکتی ہے۔ ایک بزرگ نے اپنی رائے دی کہ اگر پانی کی کم مقدار استعمال کی جائے تو آنکھوں سے نیند اڑائی جا سکتی ہے۔ جب ہر کوئی اپنی اپنی رائے کا اظہار کر چکا اور میری باری آئی تو میں نے کہا قلوب کا یہ جان لینا کہ اللہ عزوجل ہر شخص کے حال سے بخوبی آگاہ ہے اور وہ جانتا ہے کہ کس نے کیا کمایا؟ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے میرا جواب سن کر فرمایا پیارے بیٹے! تم نے کیا خوب جواب دیا۔

تعلیم وتربیت:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو بچپن سے ہی نہایت عمدہ علمی ماحول میسر آیا تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گھر کے درودیوار ہمیشہ ذکر الٰہی سے گونجتے رہتے تھے۔ گھر کے تمام افراد علم و عمل کا عملی نمونہ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ عابدہ، زاہدہ اور نیک سیرت خاتون تھیں اور ان کے بھائی حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اس زمانہ کے شیخ طریقت میں ہوتا تھا۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ مقتدائے اہل وقت، منبع جود وسخا، علم وعرفان میں بے مثل اور امام اہل طریقت تھے اور رموز واشاعت میں یگانہ روزگار تھے۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام ''سری'' جبکہ کنیت ''ابوالحسن'' تھی۔ بغداد میں تصوف کی تعلیمات کو عام کرنے میں حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کا کردار سب سے اہم ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار حضرت محمد فوادسری رحمۃ اللہ علیہ انتہائی ایماندار تاجر اور صوفی باعمل تھے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اس ایمان افروز گھرانے میں آنکھیں کھولیں اور انہی علم پرور فضاؤں میں پروان چڑھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی اور ساتھ ہی ساتھ مکتب بھی جانا شروع کر دیا۔

حافظ قرآن:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بچپن سے ہی اپنے ماموں حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی آغوش میں رہے اور ان کے زیرسایہ تربیت پائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بیشتر وقت اپنے ماموں کے پاس گزرتا تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد بزرگوار سے زیادہ ان کی صحبت سے فیض پایا۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانہ کے ممتاز محدثین الفضیل ہیثم، ابن عباس، یزید بن ہارون، سفیان بن عینیہ رحمہم اللہ اور دیگر کے تربیت یافتہ تھے اور انہوں نے سلوک و معرفت کی تعلیم حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ مجھے جو مراتب حاصل ہوئے وہ سب حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت بابرکت کا اثر ہے۔ پھر حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے رشد وہدایت کا سلسلہ شروع کیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے

Marfat.com

اسلوب میں یہ بات شامل تھی کہ قرآن وحدیث اور فقہ وشریعت پر عبور حاصل کئے بغیر کسی بھی سالک کے لئے راہِ تصوف میں قدم رکھنے کو خطرات سے خالی قرار نہ دیتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بھانجے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم کا باقاعدہ آغاز مکتب سے کروایا اور انہیں قرآن مجید حفظ کروایا۔ قرین قیاس یہی ہے کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے محض نو برس کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا اور مکتب کی ضروری تعلیم سے بھی فارغ ہو گئے۔

علم حدیث کا حصول:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد بزرگوار کے وصال کے بعد باقاعدہ اپنے ماموں حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی میں آگئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر دینی علوم کی تعلیم حاصل کی۔ روایات میں آتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دس سے پندرہ برس کی عمر کا زمانہ احادیث کی تعلیم اور احادیث کی کتابت کا خوشگوار فریضہ انجام دینے میں بسر کئے اور حدیث میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے استاد حضرت حسن بن عرفہ رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

علم فقہ کا حصول:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے سولہ برس سے بیس برس کی عمر کا عرصہ اپنے زمانہ کے ممتاز فقہاء حضرت ابوعبید اور حضرت ابوثور رحمہما اللہ سے علم فقہ کے حصول میں بسر کیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو فقہی علوم سے خاص رغبت تھی یہی وجہ ہے کہ بیس برس کی عمر میں ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک مفتی اور فقیہہ کی حیثیت سے اپنا سکہ جمانے لگے اور عوام الناس کسی بھی شرعی مسئلہ میں اس نوعمر مفتی سے رجوع کرنے لگی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نہایت اعتماد کے ساتھ ان کے شرعی مسائل کے مطابق فتویٰ دینے لگے۔

سعادتِ بیعت:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے علومِ شریعت پر کامل دسترس کے بعد باطنی اصلاح پر

Marfat.com

توجہ دی اور تصوف وطریقت کی راہ اختیار کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تصوف وطریقت کی ابتدائی تعلیمات سے بخوبی واقف تھے اور اب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو روحانیت کے اس دریا میں غوطہ زن ہونے کی ضرورت تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ دیگر مشائخ کی صحبت اختیار کی جن میں حضرت حارث محاسبی، حضرت محمد بن علی قصاب، حضرت ابوجعفر الکبیر، حضرت الکلانسی اور حضرت القنظری رحمۃ اللہ علیہم کے نام قابل ذکر ہیں۔

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ ہر وقت حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے ساتھ رکھتے تھے اور سوالات وجوابات کے ذریعے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت فرماتے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ یہ تھا کہ کسی بھی مسئلہ پر سوال جواب کی صورت میں بحث کرتے اور میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے سوالات کرتا جس طرح سقراط اپنے شاگردوں کے ساتھ کیا کرتا تھا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ جان لیتے کہ میں ان کی تعلیم سے کچھ اخذ کروں گا تو وہ مجھ سے سوالات کرتے۔ (رسالہ قشیریہ)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب میں حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس سے رخصت ہوتا تو حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چلا جاتا۔ ایک مرتبہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے پوچھا تم میرے پاس سے کہاں جاتے ہو؟ میں نے عرض کیا حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ٹھیک ہے تم ان سے علم وادب حاصل کرو لیکن انہیں علم الکلام سے جو رغبت ہے اور ان کی جو مناظرے کی عادت ہے تم اس سے بچتے رہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ایک روز حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ سے رخصت ہونے لگا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے دعا دی اللہ عزوجل تمہیں حدیث کا عالم بنائے اور پھر صوفی بنائے اور تمہیں پہلے صوفی پھر محدث بننے سے محفوظ رکھے۔ (قوت القلوب جلد۲:۳۵)

❁------❁------❁

باب 2

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ وشیوخ کی تعداد ستر (۷۰) سے زیادہ ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی عمر اپنے ماموں حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں بسر کی اور ان سے اکتسابِ فیض کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث اور طریقت کی تعلیم کے ساتھ ساتھ سماعت حدیث، علم توحید، عمل کی اہمیت، مشائخ سے میل جول، دردمندی، سوزِ عشق اور زہد وورع کا سبق حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ سے خوش ذوقی، تصنیف وتالیف، غلبہ سکر سے اجتناب، شریعت مطہرہ کی کامل اتباع وغیرہ کا درس لیا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت محمد بن علی قصاب رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اکتسابِ فیض کیا اور تجرید وتفرید، مراقبہ ومشاہدہ اور مروت کی تعلیم حضرت محمد بن علی قصاب رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ کتب سیر میں منقول ہے کہ حضرت محمد بن علی قصاب رحمۃ اللہ علیہ ہر وقت ذاتِ حق کی طرف متوجہ رہتے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت محمد بن علی قصاب رحمۃ اللہ علیہ سے توجہ الی اللہ کا راز پایا تھا۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو نسبت فردیت حضرت محمد بن علی قصاب رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہوئی تھی اسی لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ لوگ مجھے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد سمجھتے ہیں حالانکہ میں تو حضرت محمد بن علی قصاب رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد ہوں اور اسی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ پر قطبیت ارشاد کے مقابلے اسی نسبت فردیت کا

غلبہ ہوا کرتا تھا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن الکرنبی رحمۃ اللہ علیہ سے فقر وقناعت، زہد و تقویٰ، تواضع وانکساری، سادگی وصاف گوئی اور مشفقانہ تنبیہ حاصل کی اور حضرت ابن الکرنبی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی انہی اوصاف کا عملی نمونہ تھی۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوبکر القنظری رحمۃ اللہ علیہ سے کم گوئی، گوشہ نشینی، طہارت اور کسب حلال کی اہمیت وضرورت کا درس لیا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوحفص حداد رحمۃ اللہ علیہ سے مجاہدات وریاضات اور ایثار وتوکل کی تعلیم حاصل کی۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت کلانسی رحمۃ اللہ علیہ سے حقوق العباد کا درس لیا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے توحید کی حقیقت کا عرفاں حضرت مصوحی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا اور ساتھ ہی ساتھ ان سے بارگاہِ خداوندی میں حضور وشہود کے آداب سیکھے۔

یہ تمام وہ اوصاف ہے جو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اساتذہ اور شیوخ سے حاصل کئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات ان تمام اوصاف کا مجموعہ تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چند اساتذہ اور مشائخ کا ذکر اور ان کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تعلقات کو اختصار کے ساتھ بیان کیا جارہا ہے۔

Marfat.com

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ طبقہ اول کے مشائخ میں سے ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اسم مبارک "سری سقطی" ہے۔ (نفحات الانس:۲۰۷)

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کا لقب "ضیاء الدین" تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کا نام شیخ مفلس رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد ہیں۔

(رسالہ قشیریہ:۱۲۴)

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ماموں ہونے کا شرف بھی حاصل ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت حارث محاسبی اور حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر ہیں۔ (نفحات الانس:۲۰۷)

سعادتِ بیعت:

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ شیخ ابوالمحفوظ معروف الکرخی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت کی اور خرقہ خلافت وارشاد حاصل کیا۔

واقعہ توبہ:

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ ابتدائی دور میں بغداد شریف کے بازار میں دوکان پر بیٹھ کر سقط فروشی کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک دن حضرت خواجہ حبیب راعی رحمۃ اللہ علیہ، میری دوکان سے گزرے میں نے آدھی روٹی ان کی خدمت میں پیش کی کہ یہ فقراء میں تقسیم کردیں۔ انہوں نے روٹی لے کر فرمایا اللہ عزوجل تیرا بھلا کرے اور جب سے میرے کان میں یہ دعا پہنچی میرا دل دنیا سے بیزار ہوگیا اور میں نے دنیا سے چھٹکارا پایا۔ (کشف المحجوب:۳۸۷)

Marfat.com

اسی طرح رسالہ قشیریہ کے مطابق آپ رحمۃ اللہ علیہ بازار میں تجارت کیا کرتے تھے۔ایک دن حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ، آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے ان کے ساتھ ایک یتیم بچہ بھی تھا۔ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس یتیم کو کپڑا پہننے کو دے دو۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے کپڑا پہننے کو دے دیا۔اس پر حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ بہت خوش ہوئے اور کہا خدا تجھے دنیا سے متنفر کردے اور جس مصیبت میں تو مبتلا ہے اس سے تجھے راحت دے۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میری تمام کیفیت اور حالت حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کی برکت کا نتیجہ ہے۔(رسالہ قشیریہ:۱۲۹)

ترکِ دنیا:

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں تیس برس سے استغفار میں صرف اللہ عزوجل اس بات کی معافی مانگ رہا ہوں کہ میں نے ایک مرتبہ ''الحمدللہ'' کہا تھا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ سے وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا بغداد میں آگ لگ گئی اور مجھے ایک آدمی ملا اس نے کہا تمہاری دوکان بچ گئی ہے۔ میں نے ''الحمدللہ'' کہا اور اب اس ایک لفظ کہنے پر تیس برس سے معافی مانگ رہا ہوں اور اپنے کہے پر نادم ہوں کہ جس مصیبت میں دیگر مسلمان مبتلا تھے اس میں میں نے اپنے نفس کے لئے بھلائی طلب کی۔(رسالہ قشیریہ:۱۳۰)

خوفِ خدا:

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے میں دن میں کئی مرتبہ اپنی ناک دیکھتا ہوں کہ کہیں سیاہ تو نہیں ہوگئی اس لئے کہ مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں اللہ عزوجل میرے اعمال کی وجہ سے میرا چہرہ سیاہ نہ کردیں۔(رسالہ قشیریہ:۱۳۰)

محبت کی پہچان:

حضرت ابوعلی دقاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ انہوں نے ایک مرتبہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے محبت کے متعلق دریافت کرتے ہوئے عرض کیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں محبت، موافقت کا نام ہے اور بعض لوگ محبت کو ایثار بتاتے

Marfat.com

ہیں اور بعض کی رائے بعض سے مختلف ہے؟ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کھال کو پکڑ کر کھینچا اور وہ نہ کھنچی یعنی ہڈی سے لگی رہی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ عزوجل کی عزت وجلال کی قسم! اگر میں یہ کہوں کہ اللہ عزوجل کی محبت کی وجہ سے یہ کھال اس ہڈی پر خشک ہوگئی تو یہ سچ ہوگا اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ بے ہوش ہوگئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ چاند کی مانند چمکنے لگا حالانکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی رنگت سانولی تھی۔ (رسالہ قشیریہ:۱۳۰)

کوزے کو توڑنا:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک روز میں حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ رو رہے تھے۔ میں نے رونے کا سبب پوچھا تو فرمایا کل میری بچی آئی اور کہا ابا جان! رات بہت گرمی ہے میں یہ کوزہ یہاں لٹکائے دیتی ہوں۔ اس کے بعد میری آنکھ لگ گئی میں نے خواب میں ایک نہایت خوبصورت لڑکی دیکھی جو آسمان سے اتری۔ میں نے پوچھا تم کس کی لڑکی ہو؟ اس نے جواب دیا میں اس کی ہوں جو کوزوں میں ٹھنڈا پانی نہ پیتا ہو چنانچہ میں نے کوزہ لیا اور زمین پر دے مارا اور اس کو توڑ ڈالا۔ (رسالہ قشیریہ:۱۳۱)

اقوال:

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا شرافت اس طرح اترتی ہے جس طرح پرندہ اترتا ہے جس دل میں وہ شرم حیاء دیکھتی ہے اس میں اتر جاتی ہے۔ (نفحات الانس:۲۰۸)

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اپنی طاقت وہمت پر بھروسہ نہ کرنا توکل کہلاتا ہے۔

(طبقات الصوفیاء:۴۳)

تصوف ان باتوں میں پایا جاتا ہے اول صوفی کا نورِ معرفت اس کی پرہیزگاری کے نور کو نہ بجھا دے، دوم اپنے باطن سے کوئی ایسی بات نہ کہے جو نصوصِ کتاب وسنت کے خلاف ہو، سوم کرامات دکھانے کی خاطر کوئی حرام بات نہ کر جائے۔ (رسالہ قشیریہ:۱۳۰)

حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ

امام فنون وواقف بطون، ابوعبداللہ الحارث بن اسد المحاسبی رحمۃ اللہ علیہ اصول وفروع کے عالم اور اپنے زمانہ میں تمام اہل علم کا مرجع وسلجاء تھے۔ (کشف المحجوب: ۲۵۰)

امام سمعانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ کو محاسبی اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے نفس کا بہت زیادہ محاسبہ کرنے والے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ علم ورع، معاملہ اور حال میں یکتائے زمانہ اور ان پانچ بزرگوں میں سے ہیں جو علم ظاہر اور علم باطن کے جامع سمجھے جاتے ہیں۔ (مرأۃ الجنان جلد ۲: ۱۴۳)

وہ پانچ حضرات جو مشائخ طریقت میں یکتائے روزگار ہیں ان کے اسماء مبارک حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بیان کئے ہیں۔ اول حضرت حارث محاسبی، دوم حضرت جنید بغدادی، سوم حضرت رویم، چہارم حضرت ابن عطاء اور پنجم حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہم۔ (تذکرۃ الاولیاء: ۲۳۶)

یہ قول حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ مصنف تذکرۃ الاولیاء کا ہے اور نعوذ باللہ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ دیگر مشائخ اتباع کے قابل نہیں بلکہ حضرت عبداللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے مندرجہ بالا بزرگ مراتب کے اعتبار سے کسی سے کم نہ تھے۔

حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ کو ورثہ میں تیس ہزار درہم ملے تھے لیکن انہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بیت المال میں جمع کرواتے ہوئے فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے قدریہ مسلک کے لوگ میری امت کے مجوسی ہیں اور مسلمانوں کو ان کا ترکہ نہیں لینا چاہئے چونکہ میرے والد قدریہ مسلک کے عامل تھے اس لیے بحیثیت مسلمان میں ان کا ترکہ نہیں لے سکتا۔ (تذکرۃ الاولیاء: ۲۳۹)

Marfat.com

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک دن حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ میرے گھر تشریف لائے اور فرمایا اے جنید (رحمۃ اللہ علیہ)! چلو میرے ساتھ کہیں باہر چلتے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ میں اس خلوت کی زندگی میں خود کو محفوظ تصور کرتا ہوں کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے باہر اس راہ پر لے جانا چاہتے ہیں جو خطرات سے خالی نہیں اور اس میں حواس کو پراگندہ کرنے والی کئی چیزیں موجود ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم ڈرو نہیں میرے ساتھ چلو۔ میں ان کے ساتھ چل دیا اور ہم جس راستہ پر گئے وہ ویران تھا اور وہاں کوئی قابل اعتراض چیز ہمیں دکھائی نہ دی۔ پھر ہم اس جگہ پہنچے جہاں حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رفقاء کے ہمراہ عموماً بیٹھتے تھے اور گفتگو کیا کرتے تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کوئی سوال پوچھنا چاہو تو پوچھ لو؟ میں نے عرض کیا مجھے کوئی سوال نہیں کرنا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو تمہارے دل میں ہے تم اس کے متعلق دریافت کرلو؟ پھر میرے ذہن میں مختلف سوالات گردش کرنے لگے اور میں ان سے پوچھنے لگا اور وہ ان سوالوں کے جواب دینے لگے۔ پھر وہ اپنے گھر چلے دیئے اور یہ تمام سوالات اور جوابات انہوں نے قلمبند کر لئے۔ (حلیۃ الاولیاء جلد پنجم:۳۱۹)

حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصانیف میں الرعایۃ الحقوق اللہ وغیرہ شامل ہیں۔ (طبقات الصوفیاء:۴۷)

حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ پر اللہ عزوجل کا خصوصی کرم تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب بھی کسی مشکوک کھانے کی جانب اپنا ہاتھ بڑھاتے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی انگلیوں کی رنگت بدل جاتی اور انگلیوں میں اس قدر سکت باقی نہ رہتی کہ وہ مشکوک غذا آپ رحمۃ اللہ علیہ تناول فرماسکیں۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک دن حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ میرے گھر تشریف لائے اور بھوک کے آثار آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ پر نمایاں تھے۔ میں نے عرض کیا حضور! اگر اجازت ہو تو میں کھانا لاؤں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انکار نہ کیا اور میرے گھر ایک شادی کا کھانا آیا تھا میں نے وہ کھانا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ اس کھانے تک نہ پہنچ رہا تھا مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میری دلجوئی کی خاطر ایک لقمہ زبردستی اٹھایا اور اپنے منہ میں رکھ لیا۔ وہ لقمہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حلق میں پھنس گیا یہاں تک کہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے باہر نکال دیا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھ سے اجازت لے کر چلے گئے۔ ایک دن میری آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے دریافت کیا کہ جنید (رحمۃ اللہ علیہ)! وہ کھانا کہاں سے آیا تھا؟ میں نے عرض کیا کہ محلّہ میں شادی تھی انہوں نے مجھے کھانا بھیجا تھا جو میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا وہ کھانا مشکوک تھا اس لئے میرے حلق سے نیچے نہ اترا۔ اے جنید (رحمۃ اللہ علیہ)! درویشوں کے سامنے ایسا کھانا ہرگز نہیں رکھنا چاہیے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر میں نے اصرار کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے گھر دوبارہ تشریف لائیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس دن بغیر کھانا کھائے گئے تھے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے گھر تشریف لائے اور میں نے جو کی خشک روٹی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کی جسے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت خوش دلی سے تناول فرمایا اور کھانا کھانے کے بعد فرمایا یہ خشک تھی مگر حلال ہے اور درویشوں کی خوراک ایسی ہونی چاہیے۔

(تذکرۃ الاولیاء: ۲۳۹)

حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۲۴۳ھ میں ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ بغداد ہی میں مدفون ہوئے۔

Marfat.com

حضرت ابوثور رحمۃ اللہ علیہ

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوثور رحمۃ اللہ علیہ سے علم حدیث اور علم فقہ کی تعلیم حاصل کی اور قریباً آٹھ برس تک آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے مستفیض ہوئے۔

حضرت ابوثور رحمۃ اللہ علیہ کا نام ابراہیم بن خالد بن یمان الفقیہ الکلی ہے اور اور ابوثور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ہے۔ ابن خلفان کے مطابق حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ کی تعلیم آپ رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی تھی۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جب بغداد شریف لائے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شافعیت اختیار کرلی اور حدیث کی ترویج واشاعت پر زیادہ سرگرم ہوگئے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ابوثور رحمۃ اللہ علیہ کی وساطت سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی روایات خصوصاً سنت سے گہری وابستگی کے ورثہ دار تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان روایات کا پوری طرح تحفظ کیا اور عمر بھر اکابر کی اسی محتاط روش پر چلتے رہے اور بدعات سے بچتے رہے۔

حضرت ابوبکر الاعین رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت ابوثور رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا میں انہیں گذشتہ پچاس سال سے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم اور عامل کی حیثیت سے جانتا ہوں وہ میرے نزدیک حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی بامیات صالحات میں سے ہیں۔ (شذرات الذہب جلد۲)

قاضی ابن خلکاں وخیات الاعیان میں لکھتے ہیں امام ابوثور رحمۃ اللہ علیہ کا ۲۷ صفر المظفر ۲۴۶ھ کو بغداد میں وصال ہوا اور قبرستان باب الکناس میں آسورہ خاک ہوئے۔

Marfat.com

حضرت ابو جعفر محمد بن علی القصاب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد و مرشد حضرت ابو جعفر محمد بن علی القصاب رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ماوراء النہر کے مشائخ کے صحبت یافتہ ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ بغداد میں گزارا اور وہیں ۲۷۵ھ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا۔

ایک روایت کے مطابق حضرت محمد بن علی القصاب رحمۃ اللہ علیہ پڑھنا لکھنا نہ جانتے تھے مگر اس کے باوجود تصوف و طریقت کے بڑے عالم تھے اور بڑے بڑے علماء و مشائخ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اکتسابِ فیض کیا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ، آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا مرشد بتاتے ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ لوگ میرا تعلق حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے قائم کرتے ہیں حالانکہ میرے حقیقی مرشد حضرت محمد بن علی القصاب رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ (تاریخ بغداد جلد ۳:۶۲)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضرت محمد بن علی القصاب رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ ایسا کیوں ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ کے لوگ عام لوگوں سے بالکل الگ ہو جاتے ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس کی تین وجوہات ہیں اول یہ کہ اللہ عزوجل خود یہ نہیں چاہتا کہ اس کے منتخب بندوں کے پاس بھی وہی چیز موجود ہو جو عام لوگوں کے پاس ہے اور اگر وہ یہ چاہتا کہ اپنے خواص کو بھی وہی چیز مرحمت فرمائے جو عوام کے پاس ہے تو پھر اسے عوام پر اپنا خصوصی فضل کرنا پڑتا۔ دوم یہ کہ اللہ عزوجل نہیں چاہتا کہ اس کے خاص بندوں کے نیک اعمال دوسرے لوگوں کے نامہ اعمال میں لکھے جائیں وہ اگر یہ چاہتا تو انہیں عام لوگوں کی صحبت میں رہنے دیتا۔ سوم یہ کہ وہ ایسے لوگوں کا گروہ ہیں جن کا مقصود اور مطمع نظر

Marfat.com

صرف اللہ عزوجل کی ذات ہے اس لئے اللہ عزوجل اپنے سوا ہر دوسری چیز کو ان سے روک دیتا ہے اور انہیں صرف اپنے لئے مخصوص رکھتا ہے۔ (تاریخ بغداد جلد ۳: ۲۶)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی اس روایت سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت ابو جعفر محمد بن علی القصاب رحمۃ اللہ علیہ عالی مقام بزرگ تھے اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے جو فیض پایا وہ معمولی نہ تھا بلکہ وہ ایسے اسرار تھے جو صرف عارفوں کے لئے مخصوص ہوتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت ابوبکر القنطری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں ایک نام حضرت ابوبکر القنطری رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور حضرت ابوبکر القنطری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت معروف کرخی اور حضرت بشر بن الحارث الحافی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے فیض پایا اور بغداد میں اپنے تقویٰ اور درویشانہ طرزِ زندگی کی وجہ سے شہرت پائی۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اکثر و بیشتر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ ابن جوزی کے مطابق آپ رحمۃ اللہ علیہ قنطرۃ ابردان میں مقیم رہے۔ (قنطرۃ کی مناسبت سے قنطری کہلائے۔ مؤلف) آپ رحمۃ اللہ علیہ زہد و ورع، دنیا اور دنیاداروں سے بے نیازی میں حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ سے مشابہ تھے اور حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا مجموعہ احادیث اجرت پر کتابت کر کے گزر بسر کا انتظام کیا کرتے تھے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میرے اساتذہ و شیوخ ایسے تھے کہ جن کا دیدار ہی ہفتوں کی روحانی غذا کے برابر تھا اور حضرت ابوبکر القنطری رحمۃ اللہ علیہ ان میں سے ایک ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اکثر حضرت ابوبکر القنطری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور وہاں مختلف مسائل پر سیر حاصل گفتگو ہوتی۔ ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ دوپہر کے وقت ان کے پاس گئے تو حضرت ابوبکر القنطری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تمہیں اور کوئی کام نہیں جو یوں بے وقت چلے آئے ہو؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا میں کام کی تعریف میں نہیں آتا تو میں نہیں سمجھتا کہ دنیا میں کیا کام ہوتا ہے؟

حضرت ابوبکر القنطری رحمۃ اللہ علیہ کا وصال بروز بدھ ۲۵ ذی الحجہ ۲۶۰ھ کو ہوا۔

Marfat.com

حضرت ابن الکرنبی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا عراق کے صوفیاء سے باقاعدہ تعلق قائم رہا ہے اور ان عراقی صوفیاء میں سے ایک نام حضرت ابوجعفر ابن الکرنبی البغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے۔

حضرت ابن الکرنبی رحمۃ اللہ علیہ کے نام اور کنیت میں اختلاف پایا جاتا ہے اور مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ''ابوجعفر'' بیان کی ہے۔

شیخ ابوطالب مکی نے ''قوت القلوب'' میں حضرت ابن الکرنبی رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ''ابوالحسن'' بیان کی ہے۔

شیخ ابوطالب مکی ''قوت القلوب'' میں لکھتے ہیں ایک شخص نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ حضرت ابوالحسن الکرنبی رحمۃ اللہ علیہ کو تین مرتبہ دعوتِ طعام دی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اکرام مسلم کا لحاظ کرتے ہوئے تینوں مرتبہ اس کے پاس گئے مگر اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کھانا پیش نہ کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ چوتھی مرتبہ بغیر دعوت کے اس شخص کے پاس چلے گئے اور اس مرتبہ اس شخص نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خود اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلایا اور گذشتہ تین مرتبہ کے تلخ تجربہ کے باوجود چوتھی مرتبہ یوں حاضر ہونے کی وجہ دریافت کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بھائی میں نے اپنے نفس کو بیس برس سے رخصت بر راضی کرلیا ہے یہاں تک کہ وہ کتے کی مانند ہوگیا ہے کہ اسے کئی مرتبہ دھتکارا جاتا ہے اور پھر جب اسے بلایا جاتا ہے تو وہ بخوشی چلا آتا ہے۔

حضرت ابن الکرنبی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق منقول ہے کہ اس زمانہ میں بغداد کے زاہد و مرتاض لوگوں کی اکثریت پر ان کی تعلیمات کا اثر تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیوند لگے کپڑوں

کی وجہ سے بغداد میں شہرت رکھتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مرنے سے قبل وصیت کی جس میں اپنا پیوند لگا خرقہ اپنے ایک دوست کو مرحمت فرمایا اور اس دوست نے جب وہ خرقہ دیکھا تو اس میں اتنے پیوند تھے کہ صرف آستین کا وزن چھ سات سیر کے قریب تھا۔ (تاریخ بغداد جلد ۱۴: ۴۱۴)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن الکرنبی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں نقدی کا ایک بٹوا پیش کیا جسے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لینے سے انکار کر دیا۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ ضرورت نہ ہوتے ہوئے بھی اسے قبول فرمالیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں ایک مسلمان کی دلجوئی ہو جائے گی جس پر حضرت ابن الکرنبی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ بٹوا قبول فرمالیا۔ (کتاب اللمع)

بغداد میں جب صوفیاء زیر عتاب آئے تو حضرت ابن الکرنبی رحمۃ اللہ علیہ بھی بغداد شہر چھوڑ کر چلے گئے اور اپنا پیوند لگا خرقہ زیب تن کئے اور لمبی داڑھی رکھے جب شہر سے باہر نکلے تو چہرے پر عجیب و غریب شکلیں بنا رہے تھے اور سر کو آگے پیچھے یوں حرکت دے رہے تھے کہ دیکھنے والے سمجھیں کہ شاید کوئی دیوانہ جا رہا ہے۔ (تاریخ بغداد جلد ۱۲)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب حضرت ابن الکرنبی رحمۃ اللہ علیہ کا وقت وصال نزدیک آیا تو میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں موجود تھا۔ میری نگاہیں آسمان کی جانب گئیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بہت دوری ہے۔ پھر میری نگاہیں زمین کی جانب گئیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ پھر فرمایا دوری ہے۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ تم آسمان یا زمین کی جانب دیکھو اللہ عزوجل اس سے زیادہ قریب ہے بلکہ وہ تو کون و مکاں کے وجود سے قبل بھی موجود تھا۔ (رسالہ قشیریہ: ۵۳۱)

Marfat.com

حضرت ابو حفص الحداد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے شیوخ کی بھی صحبت اختیار کی جو عراقی نہ تھے مگر کسی کام سے عراق آئے اور بغداد میں جب ان کی آمد ہوئی تو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی صحبت سے بھرپور فیض اٹھایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نیشاپور کے رہنے والے تھے اس لئے عربی زبان سے نابلد تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب بیت اللہ شریف کی زیارت کی غرض سے عازمِ سفر ہوئے تو راستہ میں بغداد میں قیام کیا اور وہاں جب مختلف علماء و مشائخ سے ملاقات ہوئی تو اس فصاحت و بلاغت سے عربی زبان میں گفتگو کی کہ اہل زبان بھی دنگ رہ گئے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کی خبر ہوئی تو بے حد خوش ہوئے اور اگلے روز ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی سعادت حاصل کی۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ جب حضرت شیخ ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچے تو انہیں اس شان سے تشریف فرما دیکھا کہ ان کے مرید اور ارادت مند نہایت مؤدبانہ انداز میں ان کے سامنے کھڑے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سلام کرنے کے بعد عرض کیا یا شیخ! آپ رحمۃ اللہ علیہ تو اپنے مریدوں اور ارادت مندوں کو شاہی اداب سکھاتے ہیں؟ حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے جنید (رحمۃ اللہ علیہ)! جو تم دیکھ رہے ہو حقیقت میں ایسا نہیں ہے اور مجھے اپنے مریدوں اور ارادت مندوں کو شاہی آداب سکھانے میں کوئی دلچسپی نہیں اور میں انہیں صرف ادب کی تعلیم دیتا ہوں اس لئے کہ جو اس فانی دنیا میں ادب کی تربیت نہیں پاتا وہ اخروی زندگی میں بھی ادب کے تقاضوں پر پورا نہیں اترے گا۔ یہ سن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ خاموش ہو گئے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ کی میزبانی کے فرائض انجام دیئے اور حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ جب تک بغداد میں رہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مہمان رہے۔ آپ

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہ کر بے شمار فیوض و برکات حاصل کئے۔

حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ چونکہ حج بیت اللہ کے لئے عازمِ سفر تھے اس لئے جب رخصت ہو کر مکہ مکرمہ پہنچے تو بے شمار مساکین سے ملاقات ہوئی اور ان کی تنگدستی دیکھ کر ان کی مدد کا خیال دل میں آیا مگر اپنے پاس کچھ نہ تھا کہ ان کو دیتے۔ اللہ عزوجل پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یقین اس قدر کامل تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک پتھر اٹھایا اور کہا الٰہی! اگر تو نے ان لوگوں کو دینے کے لئے آج مجھے کچھ نہ دیا تو میں اس پتھر سے تیرے گھر کے فانوس توڑ دوں گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک ہزار دینار پیش کئے جو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی وقت ان مساکین میں تقسیم فرما دیئے۔ حج بیت اللہ سے فراغت کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ جب دوبارہ بغداد پہنچے تو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا ہمارے لئے کیا تحفہ لائے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تمہارے لئے یہ تحفہ ہے اگر کوئی تمہارا خطاوار ہو تو تم اس کو اپنی ہی خطا خیال کرو اور اگر اس پر تمہارا نفس مطمئن نہ ہو تو اسے آگاہ کر دو اور اگر تم اپنے بھائی کی خطا معاف نہ کرو گے تو میں تمہیں چھوڑ دوں گا اور اپنے نفس سے زبردستی خطا کو معاف کراؤ۔

حضرت ابو حفص حداد رحمۃ اللہ علیہ بغداد کی مسجد شونیزیہ میں تشریف فرما تھے اور اس وقت وہاں بے شمار مشائخ بھی موجود تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ان سے گفتگو فرما رہے تھے اور دورانِ گفتگو کسی نے سوال کیا کہ بتائیں فتوت کیا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہاں تمام مشائخ موجود ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ سب فتوت کی تعریف بیان کریں۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوت کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا میرے نزدیک فتوت کی تعریف یہ ہے کہ انسان فتوت یعنی اپنی جوانمردی کو نہ دیکھے اور جو کچھ کر رہا ہے اس فعل کو اپنی جانب منسوب نہ کرے اور یہ نہ کہے کہ یہ میں کرتا ہوں۔ حضرت ابو حفص حداد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ تعریف اچھی ہے مگر میرے نزدیک فتوت کی تعریف یہ ہے کہ انصاف کا حق ادا کیا جائے اور اپنے لئے انصاف کی طلب کو ترک کر دیا جائے۔ (تذکرۃ الاولیاء: ۳۱۱-۳۱۰-۳۰۹)

Marfat.com

باب 3

معمولاتِ زندگی

مسند رشد و ہدایت پر جلوہ افروز ہونا:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ظاہری علوم کی تحصیل اور روحانی منازل کی تکمیل کے بعد اپنے شیوخ کے فیضانِ نظر اور توفیق الٰہی کے طفیل اس قابل ہو چکے تھے کہ رشد و ہدایت کا سلسلہ شروع کرتے لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارادہ کیا کہ کچھ بھی ہو جائے میں مسند وعظ پر اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک میرے ماموں اور شیخ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ حیات ہیں۔ یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سعادت مندی تھی کہ مرشد کے ہوتے ہوئے مسند وعظ و ارشاد پر نہ بیٹھے لیکن دیگر مشائخ اور یارانِ طریقت کا اصرار بڑھتا چلا گیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ مسجد شونیزیہ کے منبر سے وعظ و تلقین کا سلسلہ شروع کریں اور عوام الناس کو اپنے ملفوظات عالیہ سے نوازیں۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں لوگوں سے کلام کرنے میں جھجک محسوس کرتا تھا اور خود کو وعظ کا اہل نہیں جانتا تھا پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت مجھے خواب میں نصیب ہوئی اور وہ جمعہ کی رات تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تَکَلَّمْ عَلَی النَّاسِ یعنی لوگوں کو وعظ کرو۔ میں نیند سے بیدار ہوا اور صبح ہونے سے قبل ہی حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم نے میری بات نہیں مانی اب تم سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے۔ (رسالہ قشیریہ: ۴۲۲)

لوگ عرصہ دراز سے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا وعظ سننے کے لئے بے چین تھے چنانچہ جب اعلان کیا گیا کہ جمعہ کے روز حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ وعظ فرمائیں گے تو لوگ

Marfat.com

جوق در جوق وعظ سننے کے لئے مسجد شونیزیہ جمع ہونے لگے۔ لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے مسجد میں جگہ کم پڑ گئی اور جب آپ رحمۃ اللہ علیہ منبر پر تشریف لائے اور بعد حمد وثناء توحید کے حقائق و معارف بیان کئے اور لوگوں کو شرک سے دور رہنے کی تلقین فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وعظ فصاحت وبلاغت کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا اور لوگ بغور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وعظ کو سن رہے تھے۔ وعظ ختم ہوا مگر لوگ کافی دیر تک عالم حیرانگی میں محو رہے۔ اس دوران پچھلی صفوں میں سے ایک عیسائی لڑکا جو مسلمانوں کے بھیس میں تھا وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور کہا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے:

اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّ الْمُؤْمِنَ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى

''مومن کی فراست سے ڈرو بے شک مومن اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔'' (جامع ترمذی)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی بات سنی تو اپنا سر جھکا لیا پھر کچھ دیر بعد سر اٹھایا اور فرمایا:

اَسْلِمْ فَقَدْ حَانَ وَقْتُ اِسْلَامِكَ فَأَسْلَمَ الْغُلَامُ

''اسلام قبول کرو تمہارا اسلام قبول کرنے کا وقت آچکا ہے۔''

(رسالہ قشیریہ: ۴۲۷)

تذکرۃ الاولیاء میں منقول ہے کہ ایک آتش پرست مسلمان کے بھیس میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے مسلمان کی فراست سے بچو کیونکہ وہ اللہ عزوجل کے نور سے دیکھتا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ تو مسلمان ہو جا۔ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا گرویدہ ہو گیا اور فوراً سے بیشتر دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ عرصہ بعد یہ کہہ کر وعظ گوئی ترک کر دی کہ میں خود کو ہلاکت میں مبتلا نہیں کرنا چاہتا، پھر کچھ دنوں بعد دوبارہ وعظ کا سلسلہ شروع کر دیا۔ لوگوں نے وجہ دریافت کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے ایک حدیث میں پڑھا ہے کہ

Marfat.com

مخلوق میں بدترین فرد مخلوق کا کفیل بن کر وعظ کے ذریعے ہدایت کا راستہ دکھائے گا چنانچہ میں نے خود کو بدترین فرد تصور کیا اور وعظ گوئی پھر سے شروع کر دی۔ (تذکرۃ الاولیاء:۳۲۴)

اللہ عزوجل نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے وعظ میں بڑا اثر رکھا تھا اور لوگ جوق در جوق آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وعظ میں شمولیت اختیار کرتے اور معرفت و اسرار و رموز سے اپنی اپنی جھولیاں بھرتے تھے۔ معاشرے کے بگڑے ہوئے اور راہِ حق سے بھٹکے ہوئے افراد اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وعظ سن لیتے تو تائب ہو کر نیکی کا راستہ اپنا لیتے تھے۔

Marfat.com

سفرِ حج

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد بار حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بیت اللہ شریف کے مناظر اور دیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی رونقوں سے لطف اٹھایا اور اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ جو واقعات پیش آئے وہ کچھ اس طرح سے ہیں۔

بچپن میں سفرِ حج:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ماموں حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ سات برس کی عمر میں پہلی مرتبہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔ تذکرۃ الاولیاء کے مطابق سفرِ حج کے دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کو چار سو مشائخ کے سامنے مسئلہ شکر پر گفتگو کا موقع ملا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جواب سن کر تمام مشائخ بے ساختہ پکار اٹھے اے صدیقوں کے آنکھوں کی ٹھنڈک! تم نے کیا خوب جواب ارشاد فرمایا۔ (تذکرۃ الاولیاء:۲۱۶)

تاج العارفین کا خطاب:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ کم سنی میں حج بیت اللہ شریف کے لئے گئے اور وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ایک اہم واقعہ پیش آیا۔ حضرت ابوبکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حج کے دنوں میں مکہ مکرمہ میں محبت کے موضوع پر بحث چھڑ گئی اور مشائخ اس موضوع پر گفتگو کرتے رہے۔ پھر کسی نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے جو اس وقت کم سن تھے پوچھا کہ اے عراقی! تم کیا کہتے ہو؟ اس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا سر جھکا لیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

Marfat.com

''وہ بندہ جو خود سے غافل ہو جائے اور اپنے رب کے ذکر میں مشغول رہے، اللہ عزوجل کے حقوق ادا کرتا رہے، نگاہِ قلب سے اس کا مشاہدہ کرتا رہے، اللہ عزوجل کے انوارِ ذاتی اس کے قلب کو جلا بخشیں، اللہ عزوجل کی محبت کے پیالے سے اس کا پینا صاف اور خالص ہو اور ذاتِ باری تعالیٰ غیب کے پردوں سے اس پر منکشف ہو تو پھر جب وہ شخص گفتگو کرے گا تو اللہ عزوجل اس کے ساتھ بولے گا اور جب وہ حرکت کرے گا تو اللہ عزوجل کے حکم سے کرے گا اور جب سکوت اختیار کرے گا تو اللہ عزوجل کے لئے کرے گا اور وہ اللہ عزوجل کے لئے اور اللہ عزوجل کی معیت میں ہوگا۔''

تمام مشائخ یک زبان بولے اس میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے اے تاج العارفین! اللہ عزوجل تیری حالت قائم رکھے۔ (رسالہ قشیریہ:۵۵۹)

مدینہ منورہ میں قیام:

محبوبِ الٰہی، سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے میں نے حق کو مدینہ منورہ کی گلیوں میں پایا۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ وہ کیسے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں ایک روز مدینہ منورہ کے بازار میں جا رہا تھا میں نے کچھ خستہ حال لوگوں کو دیکھا جن کی خستہ حالی بیان سے باہر ہے، مجھے ان پر ترس آ گیا اور میں نے فیصلہ کیا کہ میں ان کی صحبت اختیار کروں گا چنانچہ میں کچھ عرصہ ان کی صحبت میں رہا اور جان گیا کہ اللہ عزوجل واقعی خستہ حالوں کے ساتھ ہے۔

Marfat.com

بغداد میں مصروفیات

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کا زیادہ وقت بغداد میں ہی بسر کیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عبادت وریاضت کے علاوہ دنیاوی معاملات بھی سرانجام دیئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شب وروز کیسے بسر ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مصروفیات اور مشاغل کیا تھے ان کا مختصر احوال ذیل کی سطور میں بیان کیا جارہا ہے۔

تجارت:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ رزقِ حلال کمانے پر زور دیتے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آباؤ اجداد کا پیشہ تجارت اپنایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جو بھی آمدن ہوتی اسے اپنی ضروریات کے علاوہ مریدوں اور مہمانوں کے اخراجات پر خرچ کیا کرتے تھے اور پھر اگر کچھ بچ جاتا تو اسے راہِ خدا میں خرچ کر دیتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ریشمی کپڑے کی تجارت کرتے تھے اسی وجہ سے ''انخزار'' کہلائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دوکان بازار میں تھی مگر ان کاروباری مصروفیات اور معاملات نے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یادِ الٰہی سے غافل نہیں ہونے دیا۔

حضرت جعفر خلدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی دوکان بازار میں تھی مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ روزانہ تین سو رکعات نفل ادا کرتے تھے اور تیس ہزار مرتبہ ''سبحان اللہ'' کی تسبیح پڑھا کرتے تھے۔

حضرت اسماعیل بن نجید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ روزانہ بازار میں آتے، اپنی دوکان کھولتے اور پھر پردہ لٹکا کر چار سو رکعات نفل ادا کیا کرتے تھے۔

Marfat.com

درس وتدریس:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی علم وحکمت ومعرفت کے موتی لوٹاتے بسر کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں حصولِ علم کے لئے آئے طالبین کی محافل جما کرتی تھیں جہاں بحث ومباحثہ کے ذریعہ علمی نکات کو بیان کیا جاتا تھا۔ قرآن وحدیث اور فقہ وتصوف کی تعلیم دی جاتی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنا فیض پہنچانے میں نہایت فراخدلی کا مظاہرہ کیا کرتے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے فیضیاب ہونے والوں کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اکتسابِ فیض کرنے والے دوزانو ہوکر بیٹھتے تھے اور ان کے متعلق شیخ ابوطالب مکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

> ''حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں علماء اور تلامذہ کا اندازِ نشست ایسا تھا کہ وہ گھٹنوں کے بل اپنے قدموں پر التحیات کی صورت میں بیٹھا کرتے تھے اور اپنی دونوں کہنیاں پڑھتے وقت اپنے گھٹنوں پر رکھ لیا کرتے تھے۔''

ازدواجی زندگی:

بعض صوفیاء کے نزدیک مجرد رہنا نیکی ہے حالانکہ یہ بات سراسر رہبانیت ہے اور دینِ اسلام کی فطرت کے خلاف ہے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نیکی کا راز سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی میں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے نکاح کیا اور نہایت خوشگوار ازدواجی زندگی بسر کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے اہل وعیال کی تمام ضروریات کا خیال رکھتے تھے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے شادی کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے فرزند کا نام قاسم تھا جس کی نسبت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ''ابوالقاسم'' مشہور ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے قاسم کی تربیت ظاہری وباطنی پر خصوصی توجہ دی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نمازِ جنازہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے قاسم رحمۃ اللہ علیہ نے ہی پڑھائی۔ طریقت میں خلافت اور باطنی فیضان کا منتقل

Marfat.com

کرنا وراثت منتقل کرنے کی طرح نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابومحمد جریری رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا جانشین اور خلیفہ اکبر مقرر کیا اور یوں آپ رحمۃ اللہ علیہ اولادِ محبت کی آزمائش میں بھی پورا اترے۔

سلسلہ رشد و ہدایات:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا ہر لمحہ تبلیغ دین کے لئے وقف تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی تعلیمات اور عمل سے سالکین راہِ حق کو صحیح راستہ پر چلاتے اور بحیثیت مرشد تزکیہ نفس اور تطہیر قلب کا درس دیتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت کی وجہ سے دنیا کے کونے کونے سے سالک راہِ حق آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور اکتسابِ فیض کرتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نہایت خوشدلی سے ان کی روحانی تربیت فرماتے اور سلوک کی منازل طے کرواتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے مریدوں سے بے پناہ انسیت تھی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر وقت ان کی ظاہری و باطنی اصلاح پر توجہ دیتے تھے اور مریدوں کو بدعات سے بچنے کی تلقین کرتے تھے۔ مریدوں کو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہونے اور شریعت کی پاسداری کی نصیحت کرتے تھے۔

مشائخ سے خط و کتابت:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ماہر علومِ شریعت و طریقت اور قطب ارشاد تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر مشائخ اور ارادت مند جو بغداد سے دور دیگر علاقوں میں مقیم تھے وہ خط و کتابت کے ذریعے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے رابطہ رکھتے تھے، آپ رحمۃ اللہ علیہ سے مسائل دریافت کرتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کے مسائل کے شافعی جواب انہیں لکھتے تھے۔ حضرت ابوبکر کسائی رحمۃ اللہ علیہ نیشاپور سے مسائل لکھ کر بھیجتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ان مسائل کا جواب دیتے تھے۔ اصفہان سے حضرت علی بن سہیل رحمۃ اللہ علیہ افکار کا تبادلہ کرتے تھے۔ حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ ارضِ مقدس سے خط و کتابت کا سلسلہ جاری رکھتے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ بڑی باقاعدگی سے ان کے خطوط کا جواب دیا کرتے تھے۔

شام کے کچھ مشائخ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے استفسارات کئے جن کے جوابات آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رسالہ کی صورت میں تحریر کر کے ان کو بھیج دیئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

کے چند خطوط ''کتاب اللمع'' میں محفوظ ہیں۔

حضرت یوسف بن الحسین الرازی، حضرت یحییٰ بن معاذ الرازی، حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر یارانِ طریقت نے جو خطوط حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو تحریر کئے ان میں سے بعض خطوط طباعت کے مراحل سے گزر چکے ہیں اور یہ مخطوطہ رسائل کی صورت میں شہید علی پاشا کے مخطوطوں کے مجموعہ کا ایک حصہ ہیں۔

عبادت وریاضت:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ شب بیدار عابد و زاہد تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نہایت پابندی کے ساتھ اپنے معمول کے اوراد واذکار کیا کرتے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بیشتر وقت عبادتِ الٰہی میں بسر ہوتا تھا اور عبادتِ الٰہی کا یہ معمول تادمِ وصال جاری رہا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نمازِ تہجد باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے اور مسلسل روزہ رکھا کرتے تھے۔ نوافل اس کثرت سے ادا کیا کرتے تھے کہ اپنی دوکان میں تین سو نوافل باقاعدگی سے پڑھنا معمول بنا رکھا تھا۔ شام ہوتی اور جب گھر تشریف لاتے تو ایک ہزار مرتبہ، تین ہزار مرتبہ یا تیس ہزار مرتبہ تسبیح پڑھا کرتے تھے۔

ابن علوان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ باوجود بڑھاپے اور ضعف کے نماز کی پابندی کیا کرتے تھے اور آخری عمر میں جب ضعف بڑھ گیا اور نماز پڑھنا دشوار ہو گیا تو اس وقت بھی نمازوں کی پابندی میں کوئی فرق نہ آیا اور نوافل کا اہتمام بھی حسب معمول جاری رہا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے جب کسی بھی چیز میں تخفیف کے لئے کہا جاتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ ہم اسی کے ذریعے خدا تک پہنچے ہیں اب آخری عمر میں اس کو کیسے ترک کر دیں؟

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اوراد وغیرہ کے لئے ہاتھ میں تسبیح رکھتے تھے (چونکہ تسبیح رکھنا علماء کا شیوہ نہیں تھا اور اس کو بدعت سمجھا جاتا تھا اس لئے) کسی نے کہا حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ علم وفضل کے باوجود یہ (تسبیح) رکھتے ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہم نے اس کے ذریعے اللہ عزوجل کو پایا لہٰذا اسے ترک نہیں کر سکتے۔ (تاریخ بغداد جلد ۷: ۲۴۵)

حضرت جعفر خلدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے

Marfat.com

چالیس برس سے اپنے کپڑے کبھی سونے کے لئے نہیں اتارے۔ (تاریخ بغداد جلد ۷: ۲۴۳)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو غایت درجہ تعلق باللہ تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر معاملہ میں اللہ عزوجل کی جانب رجوع کیا کرتے تھے۔ اگر کوئی مسئلہ پوچھنے آتا تو تب بھی اللہ عزوجل سے رجوع کرتے، نماز پڑھتے، دعا مانگتے یا پھر کوئی جواب دیتے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا رجوع بارگاہِ الٰہی سے ہی ہوتا۔ کسی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ یہ بزرگی کیسے عطا ہوئی؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے گھر کے زینے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا میں اس کے نیچے بیس برس تک اللہ عزوجل کے حضور بیٹھا رہا ہوں۔ (تاریخ بغداد جلد ۷: ۲۴۷)

جود وسخا:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ مہمان نواز اور غریب پرور تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا مقصد مساکین اور ضرورت مندوں کے کام آنا تھا اور جب بھی کوئی غریب مدد کے لئے آتا تو اس کی مدد کو اپنا اولین فرض جانتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں جو بھی مہمان ہوتا اس کے قیام وطعام کی ذمہ داری خود اٹھاتے تھے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شناسا حسین بن المصری تھے۔ ایک دن حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حسین بن المصری کے گھر ولادت ہے اور وہ خود گھر میں موجود نہیں بلکہ کسی صحرا میں ہے اور کوئی بھی اس وقت اس کی بیوی کے پاس موجود نہیں۔ راوی کہتے ہیں پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کچھ درہم لے کر اس کے گھر گئے اور اس کی بیوی کو دیئے مگر اس کی بیوی نے لینے سے انکار کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ درہم اس کوٹھڑی میں پھینکے اور بلند آواز سے کہا یہ تمہارے لئے ہیں پھر انہوں نے مجبوراً وہ درہم قبول کر لئے۔ (اللمع: ۲۶۳)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ایک روز حضرت ابن الکرنبی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے اور وہ اس وقت غالباً ضرورت مند تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی کچھ مدد کرنا چاہی تو انہوں نے وہ مدد قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ رقم رکھ لیجئے اور اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اس کی ضرورت نہیں تو یہ سوچ کر رکھ لیں کہ میں ایک مسلمان ہوں اور اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ یہ رقم قبول فرما لیں گے تو مجھے خوشی ہوگی چنانچہ انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خوشی کی خاطر وہ رقم قبول فرمالی۔

Marfat.com

اسی طرح کا ایک واقعہ حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے کہ ایک مرتبہ وہ شدید بیمار ہو گئے اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی خدمت میں کچھ رقم ارسال کی مگر انہوں نے اس رقم کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ (تاریخ بغداد)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے دریافت کیا کہ شفقت علی الخلق کیا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا شفقت علی الخلق یہ ہے کہ مخلوق تجھ سے جو کچھ بھی طلب کرے تو اسے عطا کرے نیز یہ کہ تو مخلوق پر ان امور کا بار نہ ڈالے جنہیں وہ اٹھانے کے قابل نہیں اور نہ ہی تو ان کو مخاطب کرتے ہوئے ایسی بات کرے جن کا انہیں علم نہیں۔ (اللمع)

سخاوت اور جود و سخا کے متعلق حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول مشہور ہے کہ کریم وہ ہے جو تجھے اس بات کی ضرورت نہ محسوس ہونے دے کہ تو کسی کو اس کے پاس بطورِ وسیلہ یا سفارش کے لئے لے جائے۔ (اللمع)

ان واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بڑے مخیّر اور طبع طبیعت کے مالک تھے اور ضرورت مندوں کی مدد کرتے تھے اور مشکل وقت میں لوگوں کے کام آنا اپنا فرض جانتے تھے۔

Marfat.com

رومی سرحد پر محاذِ جنگ کے واقعات

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں رومیوں کے خلاف متعدد بار جہاد کیا گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی جہادی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیا اور کئی مہمات میں شریک ہو کر دادِ شجاعت وصول پائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی محاذِ جنگ میں شمولیت کے چند واقعات ذیل ہیں۔

راہِ خدا میں خرچ کرنے کا انعام:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ جب میں ایک لشکر لے کر رومی لشکر کے خلاف گیا تو امیر لشکر نے میرے ذاتی اخراجات کے لئے کچھ رقم بھیجی، میں نے اس رقم کو اپنی ذات پر خرچ کرنا پسند نہ کیا بلکہ اس رقم کو ضرورت مند مجاہدین میں تقسیم کر دیا۔ ایک روز میں نمازِ ظہر ادا کرنے کے بعد بیٹھا تھا اور مجھے یہ پریشانی لاحق تھی کہ میں نے کہیں وہ رقم قبول کر کے غلطی تو نہیں کی گو کہ میں نے وہ رقم ضرورت مند مجاہدین میں تقسیم کر دی تھی مگر نماز کے بعد مجھے بار بار یہی احساس تنگ کر رہا تھا، اسی فکر میں میری آنکھ لگ گئی اور میں نے خواب میں دیکھا کہ کئی شاندار محل تعمیر کئے جا رہے ہیں جن میں تمام آسائش زندگی میسر ہیں۔ میں نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ محل جنت میں ان لوگوں کے لئے تیار ہو رہے ہیں جن کی راہِ خدا میں دی گئی رقم آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجاہدین میں تقسیم کر دی۔ مجھے یہ سن کر بہت خوشی ہوئی اور میں نے دریافت کیا کیا میرا بھی کوئی مکان ہے یا نہیں؟ اس پر مجھے ایک بڑا محل دکھایا گیا جو دیگر تمام محلوں سے شاندار تھا۔ میں نے حیرانگی کا اظہار کیا کہ مجھے ان لوگوں سے بڑا محل کیوں دیا جا رہا ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں نے ثواب کی امید پر اپنا مال راہِ خدا میں دیا جبکہ تم نے وہ مال پھر راہِ خدا میں خرچ کر دیا اور تم اپنے نفس کا محاسبہ کرتے

Marfat.com

رہے اور بارگاہِ الٰہی میں اس کے قبول ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں فکر میں مبتلا رہے لہٰذا تمہیں ان سے دوگنا اجر دیا گیا ہے۔ (تذکرۃ الاولیاء، روض الرحاحین: ۳۲۴)

شہادت کا انعام:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اپنے آٹھ خاص مریدوں کے ہمراہ جہاد کی غرض سے روم کے محاذ پر پہنچے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں نے اپنی بہادری کے جوہر دکھاتے ہوئے جامِ شہادت نوش فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ہوا میں نو ہودے معلق دیکھے اور میرا جو بھی مرید شہید ہوتا ملائکہ اسے اس ہودے میں رکھ کر آسمان کی جانب لے جاتے۔ جب آٹھوں ہودے چلے گئے اور صرف ایک ہودا باقی رہ گیا اور میں سمجھا کہ شاید یہ ہودا میرے لئے ہے اور مجھے بھی جامِ شہادت نوش فرمانے کا موقع ملے گا۔ ابھی میں یہ خیال کر رہا تھا کہ ایک رومی کافر میرے پاس آیا اور اس نے مجھ سے درخواست کی کہ میں اسے کلمہ پڑھاؤں، میں نے اسے کلمہ پڑھایا اور وہ مسلمان ہو گیا۔ اس نے مجھ سے فرمایا یہ نواں ہودا میرے لئے رہنے دیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ واپس لوٹ جائیں اور لوگوں کو راہِ حق کی نصیحت کریں۔ پھر وہ نومسلم میدانِ جنگ میں بڑھا اور اس نے آٹھ رومی سپاہیوں کو جہنم واصل کرنے کے بعد جامِ شہادت نوش فرمایا اور میں نے دیکھا کہ وہ ہودا اسی روحِ سعید کے انتظار میں تھا اور ملائکہ نے اسے اس ہودے میں رکھا اور آسمان کی جانب پرواز کر گئے۔ (تذکرۃ الاولیاء: ۲۴۲)

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

Marfat.com

ہم عصر مشائخ سے تعلقات

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے اپنے ہم عصر مشائخ خواہ وہ بغداد میں مقیم تھے یا پھر کسی اور شہر میں نہایت دوستانہ اور خوشگوار تعلقات رہے اور اس زمانہ کے مشائخ یا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں سے تھے یا پھر مریدوں میں سے تھے یا پھر احباب میں شامل تھے اور ایسا حسن اتفاق بہت کم دیکھنے میں آتا ہے۔

مشائخ بغداد:

بغداد کے مشائخ میں حضرت محمد بن ابی الورد اور حضرت احمد بن ابی الورد رحمۃ اللہ علیہم دونوں بھائی حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں جو علمی مذاکرے اور روحانی مجالس منعقد ہوتی تھیں ان میں یہ دونوں بھائی انتہائی گرمجوشی سے شرکت کیا کرتے تھے اور روحانی فیوض و برکات سے مالا مال ہوتے تھے۔

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۲۸۳ھ) کا شمار شیخ طریقت میں ہوتا ہے اور ان کے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے انتہائی دوستانہ اور برادرانہ تعلقات تھے۔

حضرت ابوسعید الخراز رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۲۸۶ھ) کے بارے میں شیخ الاسلام ہروی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ وہ خود کو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد کہتے تھے حالانکہ درحقیقت وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے یار جانثار تھے۔ (طبقات صوفیاء ہروی: ۱۳۴)

حضرت خیر النساج رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بھی حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر مشائخ میں ہوتا ہے اور ان کا اس سے بڑھ کر خیر خواہی کا ثبوت کیا ہوسکتا ہے کہ انہوں نے اپنے مرید حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی خدمت کی غرض سے بھیج دیا تھا۔

Marfat.com

حضرت محمد السمین رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے رشتہ محبت واحترام پر مبنی تھا۔

حضرت ابوعمرو جماد قرشی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی آمدورفت اکثر و بیشتر رہا کرتی تھی۔ (طبقات الصوفیاء:۱۵۴)

حضرت سمنون محب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی دوستی مثالی تھی۔

حضرت ابوالعباس احمد بن مسروق رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۹۹ھ) کا شمار حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے مشفق استاد اور مخلص دوستوں میں ہوتا ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ بغداد کی گلیوں میں گزر رہا تھا اور ہم نے ایک مغنی کو ذیل کا مصرعہ گاتے سنا۔

منازِلُ کنت تھواھا و تالفھا ایامَ اَنتَ علی الایام منصور

"کیسی کیسی اترنے کی جگہیں تھیں جن سے تو محبت کرتا تھا اور ان دنوں تو گردشِ روزگار سے بھی محفوظ تھا۔"

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مصرعہ کو سنا تو پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور مجھ سے کہا اے ابوالعباس (رحمۃ اللہ علیہ)! انس اور الفت کی منازل کتنی پیاری اور پاکیزہ ہیں اور ان کی مخالفت کے مقامات کتنے وحشت ناک ہیں۔ میں نے ابتدائے عشق الٰہی میں بے پناہ مشقت اٹھائی ہے اور بڑی تگ ودو کی اور اپنا خون و پسینہ ایک کیا ہے۔

حضرت ابومحمد المروزی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۹۰ھ) حج بیت اللہ کے لئے جاتے ہوئے کئی مرتبہ بغداد میں مقیم ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے زبردست مداح تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی معرفت کے بڑے معترف تھے۔

حضرت ابوعثمان الحیری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۹۸ھ) نے بغداد میں سماعت حدیث کی اور پھر ان کا قیام نیشاپور میں رہا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قلب میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے انتہائی پرخلوص جذبات پائے جاتے تھے۔

حضرت ابوبکر کسائی دینوری رحمۃ اللہ علیہ بھی نیشاپور میں مقیم تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے فیض پایا اور دونوں حضرات کے درمیان خط و کتابت

کا سلسلہ بھی جاری رہتا تھا۔ ایک روایت کے مطابق آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کم و بیش ایک ہزار مسائل حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کئے جن کے جوابات حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو لکھ کر بھیجے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وصال سے قبل ان تمام خطوط کو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق بادل نخواستہ ضائع کر دیا تھا۔

مشائخ شام:

بغداد اور نیشاپور کی شہرت کے بعد شام کا مدرسہ تصوف ممتاز تھا اور مشائخ شام میں حضرت احمد بن ابی الحواری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۴۶ھ) شہرت رکھتے تھے۔ تاریخ میں ان دونوں بزرگوں کی ملاقات کا کوئی احوال بیان نہیں ہوا مگر دونوں حضرات ایک دوسرے کی عظمت کے معترف تھے اور حضرت احمد بن ابی الحواری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد ان کے بیشتر تلامذہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت اختیار کی اور ایک مرتبہ مشائخ شام نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے چند مسائل دریافت کئے جن کے جواب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رسالہ تحریر کیا اور انہیں بھجوا دیا۔

مشائخ بصرہ:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت بصرہ میں بھی عام تھی اور حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۳۸۳ھ) کے وصال کے بعد ان کے مریدوں کی ایک بڑی تعداد نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت اختیار کی اور بصرہ کے کئی مشائخ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے طریقت میں اکتسابِ فیض کیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بعض بصری مرید اور احباب فتوحات اور ہدایہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجا کرتے تھے۔

مشائخ سلسلہ طیفوریہ:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات گو کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۶۱ھ) سے نہیں ہوئی مگر ان کے دوست اور رفیق حضرت یحییٰ بن معاذ الرازی رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے کا اتفاق اس وقت ضرور ہوا جب وہ بغداد تشریف لائے۔

حضرت ابوحمزہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۸۶ھ) اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے مابین دوستی اور بے تکلفی کا رشتہ تھا اور ایک مرتبہ جب حضرت ابوحمزہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ حج بیت اللہ سے واپس آئے تو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچ کر چند کھانوں کی فرمائش کی اور خلافِ معمول تمام کھانا کھا کر گئے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے مسکراتے ہوئے وجہ دریافت کی تو فرمایا بھائی حیران نہ ہو یہ مکہ مکرمہ سے یہاں تک میرا تیسرا کھانا تھا۔ (طبقات الصوفیاء ہروی)

مشائخ نیشاپور:

تیسری صدی ہجری میں نیشاپور کا مدرسہ تصوف بڑی شہرت کا حامل تھا اور وہاں کے مشائخ حج بیت اللہ کے لئے مکہ مکرمہ جاتے ہوئے بغداد کا راستہ اختیار کرتے تھے اور ان میں سے بیشتر مشائخ کی حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی اور یوں ان کے مابین عقیدت واحترام کا ایک رشتہ قائم ہوا۔ حضرت ابوحفص حداد رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۷۰ھ) دو تین مرتبہ بغداد آئے اور ان کے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے انتہائی دوستانہ مراسم تھے۔ حضرت ابوحفص حداد رحمۃ اللہ علیہ جب بھی آتے آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں کو ان کے استقبال کے لئے بھیجا کرتے تھے۔ سخا کی حقیقت پر جب افکار کا تبادلہ ہوا تو دونوں بزرگ ایک دوسرے کی عظمت کے قائل ہو گئے اور ایک مرتبہ تو حضرت ابوحفص حداد رحمۃ اللہ علیہ اپنے آٹھ مریدوں کے ہمراہ قریباً ایک برس تک آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مہمان رہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میزبانی کا حق بھرپور ادا کیا۔ حضرت ابوحفص حداد رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نیشاپور آنے کی متعدد بار دعوت دی مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی بے پناہ مصروفیات کی وجہ سے نیشاپور نہ جا سکے۔ ان کے علاوہ حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۹۱ھ) فضیلت صحو میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم مشرب تھے اور دونوں میں خلوص کا رشتہ تھا جبکہ حضرت یوسف بن حسین الرازی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۳۰۴ھ) جب بغداد آئے تو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ احوال و مقامات پر سیر حاصل گفتگو ہوئی اور دونوں کا تعلق اس قدر مضبوط ہوا کہ بعد میں خط و کتابت کا سلسلہ جاری رہا۔

Marfat.com

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی استعداد

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ عزوجل نے بے پناہ علمی استعداد سے نوازا تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ بچپن سے ہی ذہین تھے اور اس کے مصداق آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کامل اساتذہ اور شیوخ کی صحبت میسر آئی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ علومِ ظاہری و باطنی سے آراستہ ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قرآن و سنت اور فقر و تصوف پر کامل دسترس حاصل ہوئی۔

قرآن فہمی:

قرآن مجید تمام علوم کا منبع و سرچشمہ ہے اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ حافظ قرآن تھے اور جب چاہتے جہاں چاہتے قرآنی آیات کے حوالہ جات کا استعمال کرتے اور قرآن مجید کے احکام پر دسترس ہونے کی وجہ سے استحصار کے ساتھ مسائل کو نہایت آسانی سے بیان فرمایا کرتے تھے۔

قرآن فہمی کا ملکہ ہر کسی کا نصیب نہیں بنتا اور قرآن مجید کے اسرار و رموز ہر کسی پر عیاں نہیں ہوتے۔ قرآن مجید کے جوہر کو حاصل کرنے کے لئے زبان کی مہارت سے زیادہ طہارت و پاکیزگی کا ہونا لازم ہے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ان اوصاف کی کوئی کمی نہ تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اساتذہ اور مشائخ کی صحبت میں رہ کر قرآن مجید کے حقائق و معارف اور اس میں موجود تمام علوم سے آگہی پائی تھی اور قرآن فہمی کی دولت سے مالا مال ہوئے تھے۔

کتابِ الٰہی پر جس قدر غور و فکر کیا جائے اتنے ہی اسرار عیاں ہوتے ہیں اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو تفقہ فی القرآن سے طبعی انسیت اور اس پر مہارت حاصل تھی۔ ذیل

Marfat.com

میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قرآن فہمی کے چند واقعات کو اختصار کے ساتھ بیان کیا جا رہا ہے۔

۱۔ منقول ہے کہ حضرت ابوالعباس بن سریج فقیہ رحمۃ اللہ علیہ کا گزر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی محفل سے ہوا اور انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کلام سنا پھر جب ان سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کے متعلق دریافت کیا گیا کہ اس کلام کے متعلق آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کیا رائے ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے معلوم ہے کہ یہ کیا کہتے ہیں لیکن ان کا کلام اس قدر رعب و دبدبہ والا ہے جو کسی باطل والے کے کلام میں نہیں پایا جاتا۔

حضرت عبداللہ بن سعید کلاب رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر کسی کے کلام پر جرح کرتے ہیں یہاں ایک جنید (رحمۃ اللہ علیہ) نام کا شخص ہے کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ ان پر بھی کبھی اعتراض کر سکے یا نہیں؟ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں آئے اور توحید کے متعلق سوالات کیے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ان سوالات کے جوابات دیئے اور وہ حیرانگی کے عالم میں بولے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ دوبارہ ارشاد فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دوبارہ کسی اور عبارت کا ذکر کیا تو حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا یہ تو کوئی اور بات ہے جو مجھے یاد نہیں اسے ایک مرتبہ پھر بیان فرما دیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عبارت بدل کر پھر اس موضوع پر گفتگو کی تو حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ جو کچھ فرماتے ہیں میرے لئے اسے یاد رکھنا ممکن نہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے لکھ کر دے دیں۔ (رسالہ قشیریہ: ۵۸۵)

۲۔ حضرت عبداللہ المکاسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ابوالقاسم حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت آئی اور کہنے لگی حضور! میرا بیٹا گم ہو گیا ہے دعا فرمائیں وہ لوٹ آئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جاؤ اور صبر سے کام لو۔ وہ عورت چلی گئی اور پھر کچھ دیر بعد دوبارہ آئی او دعا کی درخواست کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسب سابق لوٹا دیا۔ وہ عورت کئی مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر مرتبہ اسے صبر کی تلقین فرما کر لوٹا دیتے رہے۔ بالآخر اس ماں کی ممتا نے جوش مارا اور بیٹے کی جدائی کے غم میں اس کا برا حال تھا اور وہ بڑی بے چین دکھائی دیتی تھی اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا حضور! مجھ میں اب صبر کی تاب باقی نہیں رہی اللہ عزوجل کے حضور دعا فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس کی یہ بے قراری

Marfat.com

دیکھی تو فرمایا تم گھر لوٹ جاؤ تمہارا بیٹا گھر پہنچ چکا ہوگا۔ وہ عورت گھر گئی تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ اس کا بیٹا واقعی گھر پہنچ چکا تھا۔ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئی اور شکریہ ادا کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کیسے علم ہوا کہ اس کا بیٹا گھر لوٹ آیا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ (۲۷:۶۲)

''یعنی اللہ کے سوا کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جبکہ وہ اس کو پکارتا ہے اور اس کی تکلیف کو دور کرتا ہے۔''

(تذکرۃ الاولیاء: ۲۴۰)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا ایک دن میں حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا تو میں نے ایک شخص کو بے ہوش ہوتے ہوئے دیکھا۔ میں نے دریافت کیا اسے کیا ہوا؟ انہوں نے فرمایا اس نے اللہ عزوجل کی کتاب کی ایک آیت سنی ہے۔ میں نے عرض کیا وہ آیت اس کے سامنے دوبارہ پڑھی جائے چنانچہ وہ آیت دوبارہ پڑھی گئی اور اس شخص کو افاقہ ہوگیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا تمہیں یہ بات کہاں سے معلوم ہوئی؟ میں نے عرض کیا حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص ہی حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی جانے کا سبب بنی تھی اور پھر اسی قمیص کی وجہ سے ان کی بینائی لوٹ آئی تھی۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے میری بات کو سراہا۔ (رسالہ قشیریہ: ۵۸۵)

۳۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ مریدوں کو بزرگوں کی حکایات وغیرہ کے سننے سے کچھ فائدہ بھی ہوتا ہے یا نہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حکایات یقیناً افادیت رکھتی ہیں کیونکہ الحکایات جُندٌ من جنودِ اللّٰہ یقوی بھا قلوب المریدین یعنی بزرگوں کے یہ قصے کہانیاں اللہ عزوجل کے لشکروں میں سے ایک لشکر کا درجہ رکھتی ہیں کہ ان سے مریدوں کے قلوب تقویت پاتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے جب اس قول کی دلیل پوچھی گئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے آیت ذیل تلاوت فرمائی:

وَکُلًّا نَّقُصُّ عَلَیْکَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَکَ (۱۱:۱۲)

Marfat.com

"اور ہم پیغمبروں کے قصوں میں یہ سارے (مذکورہ) قصے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بیان کرتے ہیں جن کے ذریعے سے ہم آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دل کو تقویت دیتے ہیں۔"

(اللمع: ۳۴۳)

۴۔ حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھا۔ یہ کلمہ عموماً کسی ناگوار بات پر پڑھا جاتا ہے لہٰذا حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تمہارا یہ کلمہ پڑھنا اس بات کی دلیل ہے کہ تمہارا سینہ تنگ ہے۔ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مزید فرمایا تمہارا سینہ تنگ ہے اس کے علاوہ یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ تم قسمت پر بھی راضی نہیں۔

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ اس قول کی تشریح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا رضا کی بنیاد کی جانب متوجہ کرنا ہے اور وہ یہ ہے کہ مقامِ رضا قلب کے انشراح کی بدولت حاصل ہوتا ہے اور شرح صدر ہمیشہ نورِ یقین سے میسر آتا ہے جیسا کہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ (۲۹:۲۲)

"پس خدا نے جس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیا ہو وہ اپنے رب کے (عطا کردہ) نور پر ہے۔"

(عوارف المعارف: ۶۶۸)

اسی طرح ایک اور آیت میں یہی حقیقت کھول کر بیان کر دی گئی ہے۔

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا الآیۃ (۶:۱۲۵)

"جس شخص کو اللہ ہدایت دینا چاہے اس کے سینے کو اسلام کے لئے کشادہ کر دیتا ہے اور جس کو گمراہ کرنا چاہے اس کے سینے کو تنگ اور بہت تنگ کر دیتا ہے۔"

Marfat.com

مذاکرے:

علم حاصل کرنے کا ایک بہترین ذریعہ بحث ومباحثہ ہے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں اساتذہ اور شیوخ کا یہ طریقہ تھا کہ وہ کسی بھی مسئلے کی حقیقت کو واضح کرنے کے لئے بحث ومباحثہ کا اہتمام کرتے تھے۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں کو مباحثہ کے ذریعے تعلیم دیتے تھے اور ان مباحثوں میں کتاب وسنت سے دلائل دے کر مسئلہ کو واضح کیا جاتا تھا اور اس طریقہ سے استنباطِ مسائل کی صلاحیت کو جلا ملتی تھی۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ زمانہ طالب علمی کے دور میں ہی ان مذاکروں اور بحث ومباحثہ میں شرکت فرماتے تھے اور اپنے خیالات کا اظہار کیا کرتے تھے۔ رسالہ قشیریہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مذاکرے کا ذکر یوں ملتا ہے:

موضوع کا عنوان ذیل کی عبارت تھی۔

مَا نَجَا مَنْ نَجَا اِلَّا

"نہیں نجات پائی جس نے بھی نجات پائی مگر۔"

مذاکرہ کے شرکاء میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ ان کے مایہ ناز شاگرد حضرت رویم، حضرت جریری اور حضرت ابن عطا رحمہم اللہ بھی تھے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے بحث کا آغاز کیا اور فرمایا:

مَا نَجَا مَنْ نَجَا اِلَّا بصدق اللجاء

"نہیں نجات پائی جس نے بھی نجات پائی مگر اللہ کی سچی حفاظت کے ذریعے۔"

پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مؤقف کی تائید میں آیت ذیل تلاوت فرمائی:

وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ الآیۃ (۹:۱۱۶)

"اور ان تین شخصوں میں جو پیچھے رہ گیا تھا یہاں تک کہ جب ان پر

زمین باوجود اپنی وسعت کے تنگ ہو گئی حتیٰ کہ ان پر اپنا وجود تنگ ہو گیا تھا اور انہوں نے یقین کر لیا کہ اللہ (کے عذاب) سے ان کے لئے سوائے اس ذات کے کوئی پناہ گاہ نہیں ہے۔"

حضرت رویم رحمۃ اللہ علیہ نے اس موضوع پر یوں لب کشائی فرمائی:

ما نجا من نجا الا بصدق التقٰی

"نہیں نجات پائی جس نے بھی نجات پائی مگر تقویٰ کی سچائی کے ساتھ۔"

پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے موقف کی تائید میں آیت ذیل تلاوت فرمائی:

وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (۳۹:۶۱)

"اللہ ان لوگوں کو جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا حفاظت کی جگہ پر پہنچا دے گا، ان لوگوں کو کوئی برائی پیش نہ آئے گی اور نہ وہ غمزدہ ہوں گے۔"

حضرت جریری رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا:

مَا نَجَا مَنْ نَجَا اِلَّا بمرعاةِ الوفا

"نہیں نجات پائی جس نے بھی نجات پائی مگر وفا کی پوری نگہداشت کے ساتھ۔"

پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے موقف کی تائید میں آیت ذیل تلاوت فرمائی:

اَلَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ (۱۳:۲۰)

"یہ (سمجھدار) لوگ ایسے ہیں کہ اللہ سے جو کچھ انہوں نے عہد کیا ہے اس کو پورا کرتے ہیں اور (اس) عہد کو توڑتے نہیں۔"

اور اس کے بعد کی ایک آیت میں کہا گیا ہے:

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ

"یعنی نیک انجام انہی لوگوں کے لئے مقدر ہے۔"

Marfat.com

اب حضرت ابن عطاء رحمۃ اللہ علیہ کی باری آئی اور انہوں نے عرض کیا:

مَا نَجا مَنْ نَجا اِلَّا بتحقیق الحیاء

"نہیں نجات پائی جس نے بھی نجات پائی مگر حیاء کی حقیقت کے ساتھ۔"

پھر انہوں نے اپنے موقف کی تائید میں آیت ذیل تلاوت فرمائی:

اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَریٰ (۹۶:۱۴)

"کیا اس شخص کو یہ خبر نہیں کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔"

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بعد بحث کا اختتام کرتے ہوئے دو معرفت بھرے نکات بیان فرمائے اور فرمایا:

مَا نَجا مَنْ نَجا اِلَّا بالحکم و القضاء

"نہیں نجات پائی جس نے بھی نجات پائی مگر اللہ کے حکم اور فیصلے کے ساتھ۔"

پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر یہ دلیل پیش کی:

اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَھُمْ مِنَّا الْحُسْنٰی اُولٰٓئِکَ عَنْھَا مُبْعَدُوْنَ (۲۱:۲۱۰)

"بے شک جن لوگوں کے لئے ہماری بھلائی مقدر ہو چکی ہے وہ اس (دوزخ) سے دور کئے جائیں گے۔"

نیز فرمایا:

مَا نَجا مَنْ نَجا اِلَّا بِمَا سَبَقَ لَہٗ من الاجتباء

"نہیں نجات پائی جس نے بھی نجات پائی مگر محض اس بات کے ساتھ کہ اللہ نے ان کو پہلے ہی سے چن لیا تھا۔"

پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے موقف کی تائید میں آیت ذیل تلاوت فرمائی:

و اجتبیناھُمْ و ھدینا ھم الی صراطِ مُستقیم (۶:۶۸)

"ہم نے انہیں چن لیا اور سیدھے راستے کی طرف ہم نے ان کی رہنمائی کی۔"

Marfat.com

روایت حدیث:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ روایت حدیث میں بھی ایک معتبر نام ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث کے راوی کی حیثیت سے بھی خود کو متعارف کروایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ ابو عبدالرحمٰن سلمی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روایت ان اسناد کے ساتھ یوں بیان کی ہے:

حدثنا محمد بن عبدالله الحافظ قال حديثا بكير بن محمد الحداد الصوفى بمكة حدثنا الجنيد بن محمد ابو القاسم الصوفى حدثنا الحسن بن عرفه حدثنا محمد بن كثير الكوفى عن عمرو بن قيس الملائى عن عطية عن ابى سعيد الخدرى رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلى الله عليه صلی اللہ علیہ وسلم احذروا فراسةَ المومنِ فَاِنَّهٗ ينظر بنور اللّٰهِ وقرا اِنَّ فِىۡ ذَالِكَ لَاٰيَاتٍ لِلۡمُتَوَسِّمِيۡنَ ۔ (طبقات الصوفیاء:۱۱۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی فراست (اعلیٰ سمجھ) سے بچو کیونکہ وہ نورِ الٰہی کی روشنی سے دیکھتا ہے اور پھر آپ نے آیت ذیل تلاوت فرمائی:

اِنَّ فِىۡ ذَالِكَ لَاٰيَٰتٍ لِلۡمُتَوَسِّمِيۡنَ

یہاں متوسمین سے انہوں نے مراد مُتَفَرِّسِيۡنَ (فراست والے) لیا ہے۔

(طبقات الصوفیاء:۱۱۶)

فقہی علوم میں مہارت:

علم فقہ کی بدولت مسلمان حلال وحرام میں فرق، فرض، واجب، موکدہ وغیر موکدہ، سنت اور مستحب ومباح کا علم حاصل کرتے ہیں اور تصوف وطریقت میں فقہی علوم کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں اور ایک صوفی کے لئے لازم ہے کہ وہ حلال وحرام اور دیگر مسائل ضروریہ کو جاننے کی کوشش کرے۔

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حق یہ ہے کہ فقہ میں مشغولیت بیکار نہیں بلکہ طریقت کی اساس فقہی علوم ہیں اور اہل طریقت کی شان ہے کہ ان کی تمام حرکات وسکنات سب

Marfat.com

کتاب وسنت کے عین مطابق ہوں اور اس کا علم اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک حدیث، فقہ اور تفسیر کے علوم پر عبور حاصل نہ ہو۔ (الیواقیت والجواہر)

انسان کی تخلیق کا مقصد عبادتِ الٰہی ہے لیکن انسان اس وقت تک عبادت کا حق ادا نہیں کرسکتا جب تک وہ شرعی علوم سے واقف نہ ہو اور اہل طریقت کے لئے شرعی علوم کے اسرار و رموز سے آگاہی حاصل کرنا لازم ہے اور شرعی علوم سے واقفیت کی بناء پر ہی انسان سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل پیرا ہوسکتا ہے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فقہی علوم کی تعلیم اس وقت کے نامور اساتذہ سے حاصل کی۔ ابن خلقان لکھتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ کی تعلیم حضرت ابوثور رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ (وفیات)

بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے فقہی مسلک سے بھی استفادہ کیا اور اس طرح فقہی علوم سے خصوصی دلچسپی کے باعث آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بہت جلد فقہی علوم پر دسترس حاصل کرلی اور امام و مجتہد قرار پائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اصحابِ حدیث حضرت ابوعبید اور حضرت ابوثور رحمۃ اللہ علیہم کے مسلک پر فقہ کی تعلیم حاصل کی اور حضرت حارث محاسبی اور حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہم کی صحبت اختیار کی اور یہی چیز میری کامیابی و کامرانی کا باعث بنی کہ ہمارا علم طریقت کتاب وسنت سے مستفید اور نصوصِ شریعہ سے مضبوط ہے اور جو شخص راہِ طریقت میں قدم رکھنے سے قبل قرآن مجید حفظ نہیں کرتا، حدیث کا علم حاصل نہیں کرتا اور نہ ہی اسے فقہی علوم پر دسترس حاصل ہوتی ہے ایسے شخص کی پیروی کرنا جائز نہیں۔ (طبقات شعرانیہ جلد۳)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی فقہی علوم پر مہارت کی ایک جھلک ان کی تصانیف اور ان کے رسائل میں بھی دکھائی دیتی ہے۔

علم لدنی:

علم لدنی کا حصول اللہ عزوجل کی نگاہِ کرم کے بغیر ممکن نہیں اور علم لدنی اللہ عزوجل کے چند مقرب بندوں کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔ یہ علم خلوصِ نیت کے ساتھ ساتھ اعمالِ

صالحہ کے ساتھ مشروط ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ جب انسان کے اندر روحانی بصیرت پیدا ہوتی ہے تو جو چیز اسے عطا کی جاتی ہے وہ علم لدنی کہلاتی ہے۔ حافظ ابن کثیر البدایہ والنہایہ میں لکھتے ہیں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے خود کو عبادتِ گزاری کے لئے وقف کر دیا تھا اس کی برکت کی وجہ سے اللہ عزوجل نے ان پر بے شمار علوم کے دروازے کھول دیئے۔ (البدایہ والنہایہ جلد ۱۱: ۱۱۳)

نامور فقیہہ حضرت ابن سریج رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کوئی سوال پوچھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے متعدد جواب دیئے پھر جب انہوں نے املاء کرانے کی درخواست کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر میں یہ بات از خود کہتا تو لکھوا دیتا یعنی جو کچھ میں نے تمہیں بتایا یہ اللہ عزوجل نے میرے قلب میں القا کیا اور میری زبان گویا ہوئی۔ اس علم کا تعلق پڑھنے پڑھانے اور قلم و قرطاس سے قطعاً نہیں بلکہ یہ اللہ عزوجل کا خصوصی فضل و کرم ہے اور وہی اسے میری جانب الہام کرتا ہے اور پھر میری زبان سے یہ جملے ادا ہو جاتے ہیں۔ (البدایہ والنہایہ جلد ۱۱: ۱۱۳)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ معمول تھا کہ جب بھی کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو بارگاہِ الٰہی سے رجوع کرتے تھے۔ حضرت فارس بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب بھی مجھ سے علم حقیقت کے متعلق دریافت کیا جاتا ہے اور مجھے اس کے جواب پر قدرت نہیں ہوتی تو میں پوچھنے والے سے توقف کے لئے کہتا ہوں۔ حضرت فارس بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایسے موقع پر آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے گھر میں داخل ہو جاتے اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں رجوع کرتے اور پھر باہر آ کر سوال کا جواب دیا کرتے۔ (تاریخ بغداد جلد ۷: ۲۴۶)

اللہ عزوجل نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو علم لدنی کی دولت سے مالا مال کیا تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کسی بھی مشکل موقع پر بارگاہِ الٰہی سے رجوع کیا کرتے تھے۔

علوم میں کامل دسترس:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ساری زندگی علم کی تلاش میں سرگرداں رہے اور جہاں

سے جو بھی علم ملا اسے حاصل کیا۔ حصولِ علم کی اس سعی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ظاہر و باطن کو بہت سے علوم کا جامع بنا دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل نے روئے زمین پر جس قدر بھی علم پھیلایا ہے مخلوق کو اس سے استفادہ کرنے کا موقع بھی دیا ہے اور اس میں میرا حصہ بھی رکھا ہے۔ (تاریخ بغداد جلد ۷)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی صلاحیتوں کا اعتراف ایک زمانہ کرتا ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ہر علم و فن کے استاد نے اپنے زانوتلمذ کئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے گفتگو کے دوران بہت کچھ سیکھا۔ مشہور معتزلی عالم ابوالقاسم الکعبی (المتوفی ۳۱۹ھ) کی عینی شہادت اس حقیقت کی نشاندہی کرتی ہے اور وہ لوگوں کو مخاطب کر کے کہتے تھے کہ میں نے بغداد میں تمہارے ایک بزرگ کو دیکھا ہے جنہیں جنید رحمۃ اللہ علیہ بن محمد کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور اللہ عزوجل کی قسم میری ان دونوں آنکھوں نے ان جیسا بزرگ نہیں دیکھا۔ ان کے علم و فضل کا یہ عالم ہے کہ ادیب ان کی ثروتِ الفاظ کے لئے موجود ہوتے تھے، فلسفی ان کے ہاں دقیق معانی اور لطیف مطالب کے لئے حاضر ہوتے تھے، شاعر ان کی فصاحت اور خوش بیانی کے لئے حاضر ہوتے تھے اور متکلمین ان کی مسکت اور دلائل کی دولت سے مالا مال علم سے استفادہ کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ان لوگوں کی فہم، ان کے علم اور کلام سے بالا تھا۔ (تاریخ بغداد جلد ۷)

ذوق شعر و شاعری:

جذبات کے اظہار کا ایک مؤثر ذریعہ شعر و شاعری ہے۔ شعر کے ذریعے شاعر اپنے اندر چھپے جذبات کو قوتِ گویائی عطا کرتا ہے۔ معاشرے کی اصلاح کے لئے صوفیاء کرام نے اس سخن کا بھرپور فائدہ اٹھایا۔ عشق الٰہی، روحانی کیفیات، معرفت کے مضامین کو صوفیاء کرام نے اشعار کے قالب میں ڈھالا۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ جہاں دیگر تمام علوم پر کامل دسترس رکھتے تھے وہاں شعر کہنے کا بھی ملکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حاصل تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری کے چند نمونے ملتے ہیں۔ گو کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ بہت کم شعر کہتے تھے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جو

Marfat.com

بھی کلام ملتا ہے وہ درد و سوز میں ڈوبا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک وعظ میں فرمایا کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک پر اکثر یہ شعر ہوتا تھا۔

اَیُّ شیئٍ عَلی مِنّی   العبد وما یملك بمولاہ

"میرا کیا ہے غلام خود اور جو کچھ اس کے پاس ہے سب کچھ آقا کا عطا کردہ ہے۔" (غوث یزدانی)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے وقت کے گزر جانے پر افسوس کے اظہار کے متعلق دریافت کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا زمانہ بسط کہ جس کے بعد انقباض ہو یا زمانہ انس جس کے چلو میں وحشت محسوس ہو اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ذیل کا شعر پڑھا۔

قَدْ کَانَ لی مشرب یصفُو برؤیتکم   فَکَدَّرتُہٗ یَدُ الْاَیَامِ حِیْنَ صَفَا

"میرے لئے ایک گھاٹ تھی جو تمہاری دید و زیارت سے صاف رہتی تھی مگر افسوس کہ گردشِ ایام کے ہاتھوں صفائی کے بعد اس میں کدورت آ گئی۔" (طبقات الصوفیاء)

امام کلابازی رقمطراز ہیں کہ ہم تک حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر پہنچا۔

ذکرتك الا انی نسیتك لمحةً   وأیسَرُ ما فِی الذکر ذکر لسانی

"میرے محبوب میں تجھے یاد کرتا ہوں اور ایک لمحہ کے لئے بھی تجھے نہیں بھولا اور مجھے ذکر میں سب سے زیادہ آسانی زبان سے ذکر الٰہی کرنا لگتا ہے۔"

شیخ ابوعبدالرحمٰن السلمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادی اور حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو کوئی عارضہ لاحق ہو گیا حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا اظہار کر دیا جبکہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اظہار کو پسند نہ کیا۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے جب اس کی وجہ دریافت کی گئی تو انہوں نے فرمایا ہم کسی تکلیف میں مبتلا ہی نہیں جو حرفِ شکایت زبان پر لائیں اور پھر انہوں نے چند اشعار پڑھے۔ جب یہ اشعار حضرت جنید بغدادی

رحمۃ اللہ علیہ کو سنائے گئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وضاحت فرمائی کہ ہم بھی شکوہ و شکایت نہیں کرتے بلکہ ہم نے تو عین القدرت سے پردہ اٹھانا چاہا اور ہمیں یہ غم بھی عزیز ہے کہ یہ اسی کا عطا کردہ ہے اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ذیل کے اشعار پڑھے۔

اجل ما منك یبدو لانّه عنك جلا
وانت یا انس قلبی أجلّ من عن تجلّا
افنیتنی عن جمیعی فکیف ارعی المحلا؟

"جو کچھ بھی تو ظاہر کرتا ہے وہ عالی مرتبت ہے کہ وہ تمہاری جانب سے ہے۔ اے میرے دل کا قرار! تو اس سے بالا ہے کہ تیری کسی چیز سے اظہارِ کراہت کیا جائے۔ تو نے مجھے اپنی ہر چیز سے لاتعلق کر دیا پس میں کیسے اپنی مصیبت کی حفاظت کروں؟" (طبقات الصوفیاء)

علم تصوف:

علم تصوف کے ذریعے انسان کے قلب و باطن کی اصلاح ہوتی ہے اور علم تصوف عبادت میں خشوع و خضوع کی جانب راہنمائی کرتا ہے۔ نفس جو انسان کا کھلا دشمن ہے صوفی اس نفس کی خواہشات کی نفی کے بعد کسی مقام و مرتبہ کا حقدار ہوتا ہے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ شریعت و تصوف و طریقت کے امام ہیں اور ان علوم میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جو مقام و مرتبہ حاصل ہوا وہ اہل نظر کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں۔

مقام و مرتبہ:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ایک عالم دین اور فقیہہ ہونے کے علاوہ ایک جلیل القدر صوفی بھی تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی سالکانِ راہِ حق کے لئے ایک نمونہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے زمانہ کے تمام مشائخ، علماء، فقہاء اور متکلمین کا احترام کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر ایک معتزلی عالم ابوالقاسم الکعبی نے ابوالحسین فارسی سے کہا میں نے بغداد میں تمہارے ایک شیخ کو دیکھا جن کا نام جنید رحمۃ اللہ علیہ ہے اور میری آنکھوں نے ان جیسا کوئی نہیں دیکھا، کتاب

Marfat.com

(مصنفین) ان کے پاس الفاظ کے لئے آتے ہیں، فلاسفہ وقت معانی کے لئے آتے ہیں اور متکلمین ان کے پاس علم کے حصول کے لئے آتے ہیں اور ان کا کلام سب کی فہم سے بالا ہے اور ان کے علوم وکلام سے جدا ہے۔ (تاریخ بغداد جلد ۷: ۲۴۳)

حضرت جعفر خلدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اپنے مشائخ میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا جن کی شخصیت میں علم اور حال یوں جمع تھے کہ علم کو دیکھو تو حال کو ترجیح دو اور حال کو دیکھو تو علم کو ترجیح دو۔ (طبقات الشافعیہ جلد ۲: ۲۶)

خطیب بغدادی نے محمد بن عبداللہ المناوی سے بیان کیا ہے کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے بے شمار احادیث سنیں، صالحین اور اہل معرفت کی صحبت اختیار کی، اللہ عزوجل نے ان کو ذہانت اور مختلف علوم میں ایسی حاضر جوابی کی قوت عطا فرمائی تھی جو ان کے زمانہ میں اور نہ ہی ان سے قبل کسی میں دکھائی دیتی ہے۔ (تاریخ بغداد جلد ۷: ۲۴۲)

طبقات الشافعیہ میں لکھا ہے کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اولیاء کے گروہوں کے سردار، جماعت صوفیاء کے مقتداء و اہل خرقہ کے امام، تصوف کے شیخ اور اپنے عہد کے اولیاء کے سردار و عارفین کی طاقت تھے۔ (طبقات الشافعیہ جلد ۲: ۲۶۰)

علوم وفنون کے سرپرست جن کی آنکھوں سے حلم آشکار، خالص یقین اور پختہ ایمان سے منور، کتاب کی گہرائیوں کے رمز شناس، خطاب میں ذہانت کی جلوہ گری، جن کے بیان میں سلامت و تاثیر ابوالقاسم حضرت جنید بن محمد بن جنید رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن کا کلام نصوص سے مربوط ہے اور جن کا بیان دلائل سے مبسوط ہے اور جن کی شکلیں بیان شافی کے ذریعہ بلند کی گئی ہیں اور نہی کافی سے ان کا چمٹے رہنا اور ساتھ ہی عمل وافی سے ان کا لزوم فوقیت لے گیا۔

(حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰: ۲۵۵)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے جامع مسجد بغداد میں اپنا ایک مستقل حلقہ قائم کیا اور اپنے اصحاب کے ساتھ وہاں بیٹھ کر گفتگو کیا کرتے تھے۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اس عادت پر تنقید کی۔ کتاب اللمع میں لکھا ہے حضرت جعفر خلدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھ سے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا

کہ مجھے علم ہوا ہے کہ تم جامع مسجد بغداد میں حلقہ لگا کر بیٹھتے ہو اور لوگ تمہارے اردگرد ہوتے ہیں۔ میں نے کہا ہاں ایسا ہی ہے اور وہ میرے بھائی ہیں اور ہم آپس میں مذاکرہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے مستفید ہوتے ہیں۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے ابوالقاسم (رحمۃ اللہ علیہ)! افسوس تم بیہودہ لوگوں کا اڈہ بن گئے ہو۔ (اللمع: ۲۴۰)

تاریخ بغداد میں اس واقعہ کو حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب منسوب کیا گیا ہے کہ جامع مسجد بغداد میں ان کے گرد احباب کا حلقہ ہوتا تھا تو حضرت ابوجعفر السماک رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ناپسند کیا اور کہا ابوالحسن صرف منا خاللبطالین ابوالحسن یعنی افسوس تم بیہودہ لوگوں کو جمع کرنے والے بن گئے ہو۔ (تاریخ بغداد جلد ۱۴: ۶۱۱)

Marfat.com

القابات وخطابات

القاب وخطاب کسی بھی شخص کو اس کی خوبیوں کی بناء پر اس کے چاہنے والے اسے عطا کرتے ہیں جس سے اس شخص کی عظمت میں اضافہ ہوتا ہے۔ تعریف اسی کی ہوتی ہے جو تعریف کے قابل ہوتا ہے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیگر مشائخ کے مقابلہ میں زیادہ القاب وخطاب کا مستحق سمجھا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چند مشہور القابات ذیل ہیں۔

۱۔ تاج العارفین یعنی عارفوں کے سر کا تاج:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ خطاب حرمِ کعبہ کے سائے تلے مشائخ کے ایک عظیم اجتماع کے دوران عشق الٰہی کے حقائق ومعارف بیان کرنے پر عطا کیا گیا اور یہ خطاب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت وجلالت کی عکاسی کرتا ہے جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو علم وعرفان میں حاصل تھی۔

۲۔ سیّد الطائفہ یعنی طبقہ صوفیاء کے سردار:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ لقب مشہور ہے اور تمام مؤرخین نے اس لقب کا ذکر کیا ہے اور اہل طریقت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مقبولیت کا اظہار اس لقب سے ہوتا ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اس لقب میں منفرد وممتاز ہیں۔

۳۔ امام الائمہ یعنی اماموں کے امام:

علومِ ظاہری و باطنی میں دیگر ائمہ پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی برتری اس لقب سے ظاہر ہوتی ہے۔ حضرت سیّدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اور شہزادہ دارالشکوہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اسی لقب سے یاد کیا ہے۔

Marfat.com

۴۔ طاؤس العلماء یعنی علماء کے طاؤس:

یہ لقب بلاشبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے علمی وقار کو ظاہر کرتا ہے۔ انسائیکلو پیڈیا آف اسلام کے مقالہ نگار "اہوار" اور صاحب کارنامہ بزرگانِ ایران نے اس لقب کو بیان کیا ہے۔

۵۔ طاؤس العُبادِ یعنی عابدوں کے طاؤس:

طبقات الصوفیاء میں خواجہ عبداللہ انصاری نے اس لقب کو بیان کیا ہے اور اس کی وجہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کثرتِ عبادت میں مشغول ہونا بیان کی ہے۔

۶۔ طاؤس الربانیین یعنی اہل اللہ کے طاؤس:

طاؤس یعنی مور ایک خوبصورت پرندہ ہے اور یہ شان و شوکت و وقار کی علامت ہے چونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اولیاء اللہ کی شان ہیں اس لئے اس لقب سے یاد کئے جاتے ہیں۔

۷۔ علم الاولیاء یعنی اولیاء کے سربراہ:

آپ رحمۃ اللہ علیہ اولیاء اللہ کے پیشوا اور علمبردار اور سرخیل ہیں اور تمام روحانی سلاسل آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا مقتداء سمجھتے ہیں۔

۸۔ لسان القوم یعنی قومِ صوفیاء کے ترجمان:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسلامی تصوف کا مؤثر دفاع کیا اور تصوف کی تعلیمات کو فصاحت و بلاغت اور حسن و خوبی سے ایسے بیان کیا گویا کہ صوفیاء کی ترجمانی کا بھرپور حق ادا کیا اس لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ اس لقب سے سرفراز ہوئے۔

۹۔ لسان التصوف یعنی تصوف کی زبان:

آپ رحمۃ اللہ علیہ چونکہ علم تصوف کے متکلمین کے سربراہ اور باطنی علوم میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تحریریں اور تقریریں مستند حیثیت کی حامل ہیں اس لئے اس لقب سے ملقب ہوئے اور حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے "تذکرۃ الاولیاء" میں اس کی جانب اشارہ کیا ہے "اول کسے کہ علم اشارت منتشر کرد جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بود۔"

۱۰۔ قطب علوم لدنیہ یعنی لدنی علوم کے مرکز:

امام یافعی نے ''روض الریاحین'' میں اس لقب کا ذکر کیا ہے جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ید طولیٰ میسر تھا اور یہ لقب علومِ لدنیہ پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دسترس کی عکاسی کرتا ہے۔

۱۱۔ اعبد المشائخ یعنی مشائخ میں سب سے زیادہ عابد:

نواب صدیق حسن خاں بھوپالی نے ''تقصار جیود الاحرار'' میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس لقب کا ذکر کیا ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ دیگر مشائخ میں عبادت کے اعتبار سے بڑھ کر تھے۔

۱۲۔ اعدل المشائخ یعنی مشائخ میں سب سے زیادہ عدل کرنے والے:

صوفیاء میں کچھ حقوق اللہ پر زیادہ زور دیتے ہیں اور کچھ حقوق العباد پر زیادہ زور دیتے ہیں جبکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا تھے اور اعتدال کی راہ اختیار کرتے تھے یوں شریعت و طریقت سے ہم آہنگ ہونے کی وجہ سے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں کوتاہی کا مظاہرہ نہ کرتے تھے۔

۱۳۔ سلطان المحققین یعنی محققین کے بادشاہ:

آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے اندازِ فکر اور تحقیقی انداز کے سبب اس لقب سے ملقب ہوئے۔

۱۴۔ بہلوان العارفین یعنی اہل معرفت کے بطل جلیل:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اسرار و معرفت کے جو مراحل طے کئے بلاشبہ وہ مردانِ ہمت کا کام ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اسی وجہ سے اس لقب سے ملقب ہوئے۔

۱۵۔ سیّد الحکماء والعارفین یعنی حکمت و معرفت کے سردار:

حضرت یوسف بن حسین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ لقب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی علم و حکمت و دانش کی بدولت عطا کیا اور خواجہ ہروی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سیّد العارفین کے لقب سے یاد کیا ہے۔ (جنید بغداد: ۹۷-۹۴)

Marfat.com

تصانیف حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کئی کتب اور رسائل کے مصنف بھی ہیں۔ جو کتب اور رسائل آپ رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب ہیں ان میں سے چند ایک تو یقیناً آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی کے تصنیف کردہ ہیں مگر کچھ وقت گزرنے کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب کردیئے گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کئی تصانیف وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ناپید بھی ہوگئیں۔ ذیل کی کتب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات اور افکار کا مجموعہ ہیں۔

۱۔ امثال القرآن:

قرآنی تشبیہات اور مثالیں، یہ کتاب تفسیری نوعیت کی ہے جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ناپید ہوگئی۔ (ابن الندیم)

۲۔ تصحیح الارادہ:

ارادہ ونیت کی اصلاح، آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اس تصنیف کا حوالہ حضرت سیدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے دیا ہے اور یہ کتاب بھی اب ناپید ہے اور اس کا کہیں سراغ نہیں ملتا۔

۳۔ کتاب المناجات:

دعاؤں کی کتاب، حضرت ابونصر سراج رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''اللمع فی التصوف'' میں اس کا ذکر کیا ہے۔ یہ بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دیگر کتب کی طرح ناپید ہے مگر اس کتاب کا ایک نمونہ کتاب اللمع میں ملتا ہے۔

۴۔ شرح شطحیات ابی یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی اس کتاب کا بیشتر حصہ حضرت ابونصر سراج رحمۃ اللہ علیہ نے

Marfat.com

اپنی کتاب ''اللمع فی التصوف'' میں بیان کیا ہے۔

۵۔منتخب الاسرار فی صفات الصدیقین والابرار:

صدیقین وابرار کی صفات کے بارے میں، حضرت شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''مواتی'' میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اس تصنیف کا ذکر کیا ہے۔

۶۔العمدہ:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی اس تصنیف کا ذکر بیشتر مشائخ نے اپنے ملفوظات میں کیا ہے مثلاً انس الارواح (ملفوظات حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ)، دلیل العارفین (ملفوظات حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ)، راحت القلوب (ملفوظات حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ) میں اس تصنیف کے حوالہ جات ملتے ہیں۔

۷۔مقیدہ فی التصوف:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے اس قصیدہ کا قلمی نسخہ برلن (جرمنی) کے کتب خانے (لائبریری) میں ۳۴۵۷ بر محفوظ ہے۔

۸۔دواء الارواح:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں اپنے استاد حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ کے افکار کو اپنی زبان اور اپنے اسلوب میں بیان کیا ہے۔ اس کے متعدد نسخہ جات دستیاب ہیں اور اس کا بیشتر حصہ ''حلیۃ الاولیاء'' میں شامل ہے اور اس کو آربری نے انگریزی زبان میں ترجمہ کے ساتھ ''جنرل آف رائل ایشیاء سوسائٹی ۱۹۳۷ء'' میں شائع کیا۔

۹۔السر فی انفاس الصوفیاء:

اس کا مخطوطہ قاہرہ میں ہے اور اس پر محمد بن الملک الدیلمی (المتوفی ۱۰۸۰ھ / ۱۱۹۳ء) کی شرح بھی ہے البتہ آربری کا خیال ہے اس کے مصنف حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نہیں ہیں۔

Marfat.com

رسائل

رسالہ تکذیب الرویت:

حضرت شیخ ابو بکر کلابازی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ بعض صوفیاء نے دنیا میں آنکھوں سے رویت باری تعالیٰ کا دعویٰ کیا تھا اور ان کی تکذیب میں حضرت ابوسعید الخراز اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہم نے کتابیں اور رسائل تحریر کئے۔()

رسالہ دواء التفریط:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے اس رسالہ کا بیشتر حصہ ''حلیۃ الاولیاء'' میں نقل کیا گیا ہے اور بقول مستشرق لوئی ماسینوں، شیخ ابوعبدالرحمٰن السلمی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی تفسیر میں اس کا بیان کیا ہے جبکہ کتب خانہ سرای امانۃ میں اس کا مخطوطہ موجود ہے۔

رسالہ فی مسائل الشامیین:

''رسالہ قشیریہ'' میں امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے اس رسالہ کا حوالہ دیا ہے کہ کچھ شامی مشائخ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے بعض مسائل دریافت کئے اور ان کے جواب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ رسالہ تحریر کر کے انہیں بھجوایا تھا۔

Marfat.com

رسائل وملفوظات

(مخطوطہ شہید علی پاشا استنبول)

ذیل کی کتب ورسائل کی نسبت حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے ہے جو صحیح ہے۔ مخطوطہ شہید علی پاشا استنبول ۱۳۷۴ء پر محفوظ ہے اور اس کا ذکر ڈاکٹر علی حسن عبدالقادر نے اپنی تصنیف ''جنید بغداد'' میں کیا ہے۔

کتاب الفناء:

اس رسالہ میں فنا کے موضوع پر گفتگو کی گئی ہے۔

کتاب المیثاق:

یہ کتاب عہد وپیمان کے بارے میں لکھی گئی ہے۔

کتاب الالوھیۃ:

اس کتاب میں ''الوہیت'' کے موضوع پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔

کتاب فی الفرق بین الاخلاص والصدق:

اس کتاب میں صدق واخلاص کے موضوعات پر گفتگو کی گئی ہے۔

کتاب آداب الفقر الی اللہ:

اس رسالہ میں فقر اور سلوک کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔

Marfat.com

باب آخر فی التوحید:

اس رسالہ میں توحید پر مزید ایک باب قلمبند کیا گیا ہے۔

مسالۃ اُخریٰ التوحید:

اس کتاب میں توحید کے مدارجِ عالیہ کا جائزہ چھ مسئلوں میں بیان کیا گیا ہے۔

آخر مسئلہ فی التوحید:

یہ کتاب توحید کے موضوع پر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا اختتامی اور آخری اظہارِ خیال ہے۔

مذکورہ بالا کتب وہ ہیں جن کے متعلق یہ یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ یہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات ہیں اور ان کے علاوہ بھی بعض کتب آپ رحمۃ اللہ علیہ سے غلط منسوب ہیں جن کے نام ذیل ہیں۔

> "معالی الهمم ، رساله فی الفاقه، رساله فی الطلاسم، طریقه الجنید التي اخذها عن الحسن البصری فی التقطیر والحل، رساله فی الشکر، کتاب القصد الی الله، تدبیر الحجر المکرم۔"

مکاتیب:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے متعدد خطوط اور رسائل کو مؤرخین نے اپنی کتب میں بیان کیا ہے اور کچھ خطوط ایسے بھی ہیں جو مخطوطات کی شکل میں موجود ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خطوط کا مجموعہ ذیل کی شکل میں موجود ہے۔

۱۔ رساله الی یحییٰ بن معاذ الرازی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۲۵۸ھ / ۸۷۲ء):

اس کتاب کا مخطوطہ کتب خانہ شہید علی میں موجود ہے اور اس کو انگریزی ترجمہ کے ساتھ علی حسن عبدالقادر نے شائع کروایا ہے۔

Marfat.com

۲۔ رسالہ الی یحییٰ بن معاذ الرازی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۵۸ھ / ۸۷۲ء):

اس رسالہ کا ایک حصہ کتاب اللمع فی التصوف میں صفحہ ۳۴۴ پر موجود ہے۔

۳۔ رسالہ الی عمرو بن عثمان المکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۹۷ھ / ۹۱۰ء):

اس کا مخطوطہ کتب خانہ شہید علی میں موجود ہے اور اس کو علی حسن عبدالقادر نے انگریزی ترجمہ کے ساتھ شائع کروایا۔

٤۔ رسالہ الجنید الی ابی یعقوب یوسف بن حسین الرازی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۳۰۴ھ):

اس خط کا اقتباس کتاب اللمع فی التصوف صفحہ ۳۱۱ پر موجود ہے۔

۵۔ رسالہ الی ابی بکر الکتانی رحمۃ اللہ علیہ:

کتب خانہ شہید علی میں اس خط کا آخری حصہ موجود ہے اور مکمل خط کتاب اللمع فی التصوف صفحہ ۳۱۱ اور ۳۱۲ پر موجود ہے۔

٦۔ رسالہ الی علی بن سہل اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ:

اس خط کا اقتباس کتاب اللمع فی التصوف صفحہ ۳۱۰ پر موجود ہے۔

۷۔ رسالہ الی ممشاد الدینوری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۹۹ھ):

اس خط کا اقتباس کتاب اللمع فی التصوف صفحہ ۳۰۵ پر موجود ہے۔

۸۔ رسالہ الی ابوبکر الشبلی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۳۳۴ھ / ۹۴۶ء):

اس خط کا اقتباس اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے نام حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کا خط اللمع فی التصوف میں صفحہ ۳۰۵ اور ۳۰۶ پر موجود ہے۔

۹۔ رسالہ الی ابوالعباس الدینوری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۳۴۰ھ / ۹۵۲ء کے بعد):

اس خط کا اقتباس حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۵ پر موجود ہے۔

۱۰۔ رسالہ الی ابی اسحاق المارستانی رحمۃ اللہ علیہ:

یہ خط مکمل ہے اور حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۶ اور ۲۷۷ پر موجود ہے۔

۱۱۔ رسالہ الی ابی اسحاق المارستانی رحمۃ اللہ علیہ:

یہ خط حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰ صفحہ ۳۳۴ پر موجود ہے۔

Marfat.com

۱۲۔ رسالہ الی بعض اخوانہ:

اس کا مخطوطہ کتب خانہ شہید علی میں موجود ہے اور اس کو علی حسن عبد القادر نے انگریزی زبان میں ترجمہ کر کے شائع کروایا۔

۱۳۔ رسالہ الی بعض اخوانہ:

اس کا مخطوطہ کتب خانہ شہید علی میں موجود ہے اور اس کا انگریزی ترجمہ علی حسن عبد القادر نے کیا اور اسے شائع کروایا۔

۱۴۔ رسالہ الی بعض اخوانہ:

یہ خط حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۹ پر موجود ہے۔

۱۵۔ رسالہ الی بعض اخوانہ:

یہ مکمل خط حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۰ اور ۲۶۱ پر موجود ہے۔

۱۶۔ رسالہ الی بعض اخوانہ:

اس خط کا اقتباس طبقات الصوفیاء میں صفحہ ۱۶۲ اور ۱۶۳ پر موجود ہے۔

۱۷۔ رسالہ الی بعض اخوانہ:

یہ مکمل خط حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۹ اور ۲۸۰ پر موجود ہے۔

۱۸۔ رسالہ الی بعض اخوانہ:

اس خط کا اقتباس حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰ صفحہ ۲۸۰ پر موجود ہے۔

۱۹۔ پانچ رسالوں کے ابتدائیے:

کتاب اللمع فی التصوف میں حضرت ابو نصر سراج رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے خطوط کے ابتدائیے نقل کئے ہیں جو تعداد میں پانچ ہیں۔

Marfat.com

مجموعہ اقوال

المتفرقات الماثورہ عن الجنید رحمۃ اللہ علیہ والشبلی رحمۃ اللہ علیہ وابی یزید البسطامی رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے ''المنقذ من الضلال'' میں اس کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے اس کتاب سے استفادہ بھی کیا۔

شرح اقوال جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ:

مرزا خان اوحد الدین نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال کی شرح میں یہ کتاب تالیف کی۔

باب 4

واقعات وکرامات

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

ایک حریص شخص کی سخاوت کا واقعہ:

حضرت عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں حج کے ایام میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گرد عجمیوں اور مولدین کا ایک بڑا گروہ بیٹھا ہوا تھا اس دوران ایک شخص پانچ سو دینار لے کر آیا اور اس نے وہ دینار آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ انہیں فقراء میں تقسیم فرمادیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا تمہارے پاس اس کے علاوہ بھی کچھ ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں بے شمار دینار ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کیا تو ان کے علاوہ بھی کچھ لینا چاہتا ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اسے اٹھالے تو فقراء کے مقابلے میں ان کا زیادہ محتاج ہے یعنی تو حریص ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ دینار قبول نہ فرمائے۔ (رسالہ قشیریہ: ۳۰۶)

حقیقت نفس:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ایک رات اپنے معمول کے وظائف کے لئے بیدار ہوا تو مجھے وہ مٹھاس اور لذت محسوس نہ ہوئی جو مجھے رب کے حضور مناجات کے وقتِ حاصل ہوتی تھی، میں حیران تھا اور میں نے سونے کا ارادہ کیا مگر میں سو نہ سکا، میں بیٹھ گیا مگر بیٹھ نہ سکا پھر میں نے دروازہ کھولا اور گھر سے باہر نکلا، میری نگاہ ایک شخص پر پڑی جو چوغے میں لپٹا راستہ میں پڑا تھا۔ اس نے میری آہٹ سنی تو سر اٹھایا اور کہا اے ابوالقاسم

Marfat.com

(رحمۃ اللہ علیہ)! اتنی دیر لگادی۔ میں نے کہا میرے آقا! ہمارے درمیان کوئی وعدہ نہ تھا۔ اس نے کہا کیوں نہیں؟ میں نے دلوں کو حرکت دینے والے اللہ عزوجل سے دعا کی کہ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل کو حرکت دے۔ میں نے کہا اللہ عزوجل نے ایسا کردیا اور کیا آپ کو اس کا علم تھا؟ انہوں نے کہا نفس کی بیماری کب اس کی دوا بن سکتی ہے؟ میں نے کہا میں تو اپنی نفسانی خواہشات کی مخالفت کرنے والا ہوں اور میری یہ مخالفت اس کی بیماری کی دوا بن جاتی؟ یہ سن کر اس شخص نے اپنے نفس کی جانب توجہ کی اور کہا تم نے سنا نہیں میں نے تمہیں سات مرتبہ یہ جواب دیا تھا مگر تو نے جنید (رحمۃ اللہ علیہ) کے علاوہ کسی کا جواب سننے سے انکار کردیا تھا اب تو سن چکا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر وہ شخص چلا گیا اور میں اس کو جانتا نہ تھا اور نہ ہی مجھے دوبارہ اس شخص کے متعلق کوئی آگاہی ہوئی۔ (رسالہ قشیریہ ۲۹۰-۲۸۹، روض الرحاحین جلد ۱: ۳۴۶)

تیرا امتحان مقصود تھا:

حضرت ابوعمر بن علوان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک نوجوان نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت اختیار کی اور وہ لوگوں کے قلوب کی کیفیات بیان کرتا تھا۔ اس بات کا ذکر جب آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے دریافت کیا کہ یہ کیسی بات تمہارے بارے میں بیان کی گئی ہے؟ اس نے کہا آپ رحمۃ اللہ علیہ کوئی بات دل میں خیال کریں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے خیال کرلیا۔ وہ نوجوان بولا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فلاں بات دل میں خیال کی ہے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایسا ہرگز نہیں۔ اس نے کہا دوبارہ کوئی بات خیال کریں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پھر ایسا ہی کیا۔ اس نے کہا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فلاں بات سوچی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایسا ہرگز نہیں۔ اس نے تیسری مرتبہ کہا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے وہی جواب دیا۔ وہ نوجوان بولا یہ عجیب بات ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ سچے آدمی ہیں اور میں بھی اپنے دل کو خوب جانتا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تو نے تینوں مرتبہ سچ کہا مگر چونکہ تیرا امتحان مقصود تھا کہ آیا کہیں میرے انکار کی وجہ سے تیرے دل میں کوئی تبدیلی تو پیدا نہیں ہوتی۔

(رسالہ قشیریہ: ۴۲۳)

Marfat.com

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کا حکم:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ایک روز حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے کسی کام کا حکم دیا۔ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا حکم بجالایا اور جب میں واپس آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے ایک رقعہ دیا اور فرمایا یہ اس کے عوض ہے جو تم نے میرا کام فوراً کر دیا۔ میں نے وہ رقعہ پڑھا تو اس میں لکھا تھا کہ میں نے یہ شعر ایک شتربان سے جنگل میں سنا تھا۔

أَبْكِيْ وَهَلْ يَدْرِيْكَ مَا يُبْكِيْنِيْ
أَبْكِيْ حِذَارًا أَنْ تُفَارِقِيْنِيْ

''میں رو رہا ہوں اور تمہیں کیا معلوم کہ میں کیوں روتا ہوں؟ میں اس خوف سے روتا ہوں کہ کہیں تو مجھ سے جدا نہ ہو جائے اور مجھ سے تعلق ختم کر کے نہ چلا جائے۔''

(رسالہ قشیریہ:۵٦۹)

چار درہم:

حضرت جنید جعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ایک روز ابوحسن رحمۃ اللہ علیہ کے دروازہ پر دستک دی اور انہوں نے دریافت کیا کہ کون ہے؟ میں نے ناصر بتایا تو انہوں نے مجھے اندر داخل ہونے کی اجازت مرحمت فرمائی اور میں نے اندر داخل ہونے کے بعد چار درہم ان کی خدمت میں پیش کیے۔ انہوں نے فرمایا میں تمہیں کامیابی و کامرانی کی نوید سناتا ہوں اور اس وقت مجھے ان درہم کی اشد ضرورت تھی۔ (حلیۃ الاولیاء جلد۱۰: ۴۲۵)

ایک یہودی کا مسلمان ہونا:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ باب الطاق میں ایک انتہائی خوبصورت یہودی نوجوان کو دیکھا تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کی الٰہی! تو نے اس نوجوان کو بے پناہ حسن دیا ہے اسے میرے کام کا بنا دے یعنی اسے معرفت الٰہی

عطا فرمادے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اس دعا کو ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ وہ یہودی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا مجھے کلمہ پڑھا دیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے کلمہ پڑھایا اور مسلمان کیا اور پھر وہ نومسلم چند دنوں کی صحبت کے بعد مقامِ ولایت پر بلند درجہ کا حامل ہوا۔

(کشف المحجوب: ۱۶۳)

غیبت کی سزا:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے اگر کوئی خطا ہو جاتی تو اللہ عزوجل اسے کسی نہ کسی وسیلہ سے مٹا دیتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک روز میں مسجد شونیزیہ میں بیٹھا ایک جنازہ کا انتظار کر رہا تھا اور میرے ساتھ بغداد کے دیگر لوگ بھی بیٹھے اس جنازہ کا انتظار کر رہے تھے۔ اس دوران میں نے ایک فقیر کو دیکھا جس کو دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ فقیر انتہائی عبادت گزار ہے مگر وہ لوگوں کے سامنے دست دراز تھا۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ اگر یہ اپنے ہاتھ سے کام کرتا تو یہ بڑی اچھی بات ہوتی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب میں وہاں سے فراغت کے بعد گھر لوٹا اور رات کا وقت تھا۔ میں معمول کے اوراد و وظائف کے بعد نوافل ادا کیا کرتا تھا اور اللہ عزوجل کے حضور گریہ وزاری کیا کرتا تھا مگر اس رات مجھے یہ سب معمول کی بجائے انتہائی دشوار محسوس ہو رہا تھا۔ میں کافی دیر تک بیٹھا جاگتا رہا اور پھر مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا اور میں سو گیا۔ خواب میں مجھے وہی فقیر دکھائی دیا جو لوگوں سے سوال کر رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ ایک بڑا دستر خوان بچھایا گیا اور اس فقیر کو لا کر وہاں بٹھا دیا گیا۔ پھر مجھے حکم دیا گیا کہ تم اس فقیر کا گوشت کھاؤ کہ تم نے اس کی غیبت کی۔ حالت خواب میں تمام حقیقت مجھ پر واضح ہوگئی اور میں نے کہا میں نے اس فقیر کی کبھی غیبت نہیں کی البتہ دل میں ایسا خیال ضرور آیا۔ ندا آئی تم ان لوگوں میں سے نہیں جو ایسی معمولی باتیں بھی ہم پسندیدہ شمار کریں تم جاؤ اور اس فقیر سے اپنی خطا معاف کرواؤ۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب صبح ہوئی تو میں اس فقیر کی تلاش میں نکلا اور پھر میں اس کو ڈھونڈتا ہوا اس جگہ پہنچ گیا جہاں سبزی دھونے سے پانی میں جو پتے گر جاتے ہیں وہ ان کو اٹھا رہا تھا۔ میں نے اس فقیر کو سلام کیا اور اس نے میرے سلام کا جواب

Marfat.com

دیا اور مجھ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا اے ابوالقاسم (رحمۃ اللہ علیہ)! کیا تم آئندہ ایسی خطا کرو گے اور اللہ کے بندوں میں عیب نکالو گے؟ میں نے کہا کہ میں آئندہ ایسا ہرگز نہ کروں گا۔

(نزہۃ البساتین: ۱۵۷)

حقیقی حج:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے دریافت فرمایا کہ تم کہاں سے آ رہے ہو؟ اس شخص نے عرض کیا کہ میں حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کے بعد لوٹا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کیا تم نے حج کیا؟ اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم نے جس وقت حج کی روانگی کے لئے رخت سفر باندھا تو کیا اس وقت گناہ سے بھی خلاصی ہوئی یا نہیں ہوئی؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پھر تم نے اپنے وطن سے سفر ہی نہیں کیا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا اچھا جب تم سفرِ حج کے لئے روانہ ہوئے اور ہر منزل میں رات کو قیام کیا تو کیا راہِ حق کی بھی کوئی منزل طے کی یا نہیں؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پھر تم نے کوئی منزل بھی طے نہیں کی۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت فرمایا اچھا جب تم نے میقات پر احرام باندھا تھا تو کیا اپنی بشری صفات سے بھی کنارہ کشی اختیار کی تھی یا نہیں؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پھر تم نے احرام ہی نہیں باندھا۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت فرمایا جب تم میدانِ عرفات میں کھڑے تھے تو کیا تم نے مقامِ مشاہدہ میں اپنے موجود ہونے کا احساس پایا؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پھر تم میدانِ عرفات میں کھڑے ہی نہیں ہوئے۔ پھر دریافت فرمایا جب تم مزدلفہ پہنچے تو کیا تم نے اپنی مراد پائی اور اپنی تمام خواہشات کو ترک کر دیا یا نہیں؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پھر تم نے مزدلفہ میں قیام نہیں کیا۔ پھر دریافت فرمایا کہ جب تم نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا تو کیا باطنی آنکھ سے تنزیہ (اللہ عزوجل کو تمام عیوب سے پاک جاننا) کے مقام میں جمالِ الٰہی کے لطائف کا مشاہدہ کیا یا نہیں؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پھر تم نے طواف بھی نہیں کیا۔ اس کے

Marfat.com

بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت فرمایا تم نے صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اس دوران تمہیں مقامِ صفا اور رتبہ مروّت سے شناسائی ہوئی یا نہیں؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پھر تم نے سعی بھی نہیں کی۔ پھر دریافت فرمایا کیا جب تم منیٰ پہنچے تو تمہاری تمام خواہشات ختم ہوئیں یا نہیں؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پھر تم منیٰ بھی نہیں گئے۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت فرمایا جب تم نے قربانی کی تو کیا اپنی نفسانی خواہشات کے گلے پر بھی چھری چلائی یا نہیں؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پھر تمہاری قربانی بھی نہیں ہوئی۔ اس کے بعد آپ نے دریافت فرمایا جب تو نے شیطان کو کنکریاں ماریں تو کیا اپنی نفسانی خواہشات کی جانب بھی کنکریاں پھینکیں؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پھر تم نے شیطان کو کنکریاں نہیں ماریں اور نہ ہی تم نے حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی پس تم واپس جاؤ اور اب اس طریقہ سے حج کرو تا کہ تمہیں مقامِ ابراہیم نصیب ہو۔

میں نے ایک بزرگ کو سنا وہ خانہ کعبہ کے سامنے بیٹھے رو رہے تھے اور ذیل کے اشعار پڑھ رہے تھے۔

واصحبت یوم النفر والعین ترحل

دکان حدی الحادی بنا وھو معجل

"کوچ (محبوب سے ملنے) کے دن میں نے صبح کی، سفید اونٹ روانہ ہو رہے تھے، حدی خواں کی آواز آ رہی تھی اور وہ جلدی کر رہا تھا۔"

(کشف المحجوب: ۶۱۲)

گمشدہ بچہ مل گیا:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار صاحب کرامت اولیاء اللہ رحمہم اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مستجاب الدعوات تھے اور بارگاہِ الٰہی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کو فوری قبولیت کا شرف حاصل تھا اور یہ سب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت کو ظاہر کرتا ہے۔ ایک مرتبہ ایک عورت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں روتی ہوئی حاضر ہوئی اور کہنے لگی حضور! میرا بیٹا گم ہو گیا ہے دعا

Marfat.com

فرمائیں وہ لوٹ آئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جاؤ اور صبر سے کام لو۔ وہ عورت چلی گئی اور پھر کچھ دیر بعد دوبارہ آئی اور دعا کی درخواست کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسب سابق لوٹا دیا۔ وہ عورت تیسری مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ایک مرتبہ پھر صبر کی تلقین کی۔ ماں کی ممتا جوش مار رہی تھی اور وہ بیٹے کی جدائی کے غم سے نڈھال تھی اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں عرض کیا حضور! اب صبر کی تاب باقی نہیں رہی آپ رحمۃ اللہ علیہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا فرمائیں کہ میرا گمشدہ بیٹا مجھے مل جائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس کی یہ بے قراری دیکھی تو فرمایا تم گھر لوٹ جاؤ تمہارا بیٹا گھر پہنچ چکا ہوگا۔ وہ عورت گھر گئی تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ اس کا بیٹا واقعی گھر پہنچ چکا تھا۔ اس عورت کے قلب پر رقت طاری ہوگئی اور وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت وکرامت کی دل سے قائل ہوگئی اور اپنے بیٹے کو لے کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شکریہ ادا کرنے لگی اور ساتھ ہی ساتھ اللہ عزوجل کا بھی شکر ادا کرتی تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت کی وجہ سے اس کا گمشدہ بیٹا اسے مل گیا تھا۔ (تذکرۃ الاولیاء: ۳۲۹-۳۳۰)

شریعت کو مقدم رکھا:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کا چرچا زبان زدِ عام تھا۔ حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ پر جب سکر وجذب کا غلبہ ہوا اور وہ فنا الفناء کے درجہ پر فائز ہوئے تو ''انا الحق'' کا نعرہ لگانے لگے اور ان کے اس نعرہ کی وجہ سے علمائے وقت اور کئی لوگ ان کے مخالف ہو گئے۔ خلیفہ وقت کو جب حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کے اس فعل کی خبر ہوئی تو اس نے علمائے وقت کو طلب کیا اور ان سے رائے طلب کی۔ علمائے وقت نے حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کے قتل کا فتویٰ جاری کیا اور لوگ بھی ان کے فتویٰ سے متفق تھے۔

اس عرصہ کے دوران حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ لوگوں اور علمائے وقت کی مخالفت کے باوجود اور ان کی باتوں سے بے نیاز حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر پہنچے اور

Marfat.com

دروازہ پر دستک دی۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ کون ہے؟ تو حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً کہا ''انا الحق'' یعنی میں اللہ ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایسا نہ کہو بلکہ کہو ''ھوالحق'' یعنی وہ اللہ ہے۔ حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ نے کہا وہ تو ہر جگہ موجود ہے جبکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اللہ گم ہے حالانکہ حسین (رحمۃ اللہ علیہ) گم ہے اور اللہ عزوجل ہر جگہ موجود اور باقی ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے جب حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو فرمایا عنقریب وہ وقت آئے گا جب تم اپنے خون سے پھانسی کے تختہ کو رنگین کرو گے۔ حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ نے کہا جب وہ وقت آئے گا اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنا باطنی لباس اتار کو ظاہری لباس زیب تن فرمائیں گے۔

پھر وہ وقت بھی آیا جب علمائے وقت نے اپنا فتویٰ خلیفہ کو سنایا اور خلیفہ نے جب علمائے وقت کا متفقہ فیصلہ سنا تو وہ اس شش و پنج میں مبتلا ہو گیا کہ آیا اسے حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کو پھانسی دینی چاہئے اور ان کے قتل کا فرمان جاری کرنا چاہئے یا نہیں؟ خلیفہ نے کچھ دیر توقف کے بعد کہا جب تک حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اس فتویٰ کی تائید نہیں کریں گے وہ حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کے قتل کا فرمان جاری نہیں کرے گا۔ تمام علماء، خلیفہ کی بات سننے کے بعد حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے اس فتویٰ کی تصدیق چاہی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے حجرہ سے باہر تشریف لائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے صوفیانہ لباس اتارا اور ظاہری علماء کا لباس زیب تن کیا اور اس فتویٰ پر اپنی مہر ثبت کرتے ہوئے کہا ہم ظاہر پر فتویٰ دیتے ہیں۔

ذکرِ الٰہی کا حق:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ہر وقت یادِ الٰہی میں مستغرق رہا کرتے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اوڑھنا بچھونا یادِ الٰہی تھا۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک ہم عصر ولی اللہ حضرت شیخ رویم رحمۃ اللہ علیہ بازار سے گزر رہے تھے کہ ایک بوڑھی عورت نے ان کا راستہ روکا اور کہا مجھے آپ

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ سے ایک ضروری کام ہے اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ میرا کام کر سکتے ہیں تو میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا کام بتاتی ہوں؟ حضرت شیخ رویم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے بڑھیا! تیرا جو بھی کام ہوگا انشاء اللہ العزیز وہ کام میں کروں گا۔ اس بوڑھی عورت نے کہا میرا کام یہ ہے کہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے ہو تو ان سے کہیں کہ کیا تمہیں لوگوں کے سامنے ذکر الٰہی سے حیا نہیں آتی؟ چنانچہ جب حضرت شیخ رویم رحمۃ اللہ علیہ، حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچے اور انہیں اس بوڑھی عورت کا پیغام سنایا تو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اس پیغام کو سننے کے بعد خاموش ہو گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چند لمحے سکوت کے بعد فرمایا میں لوگوں کے سامنے ذکر الٰہی اس لئے کرتا ہوں کہ اس دنیا میں ذکر الٰہی کا حق کوئی بھی نہیں ادا کر سکتا۔

(تذکرۃ الاولیاء: ۳۲۵)

ابلیس لعین سے ملاقات کا قصہ:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میرے قلب میں یہ خواہش بیدار ہوئی کہ کاش میں ابلیس لعین کو دیکھ سکوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک دن میں مسجد کے دروازہ پر کھڑا تھا میں نے ایک بوڑھے کو آتا دیکھا۔ جب میری نگاہ اس بوڑھے پر پڑی اور اس بوڑھے نے بھی میری جانب دیکھا تو میں نے اپنے دل میں وحشت محسوس کی۔ جب وہ میرے نزدیک آیا تو میں نے اس سے دریافت کیا کہ تم کون ہو اور جب میں نے تمہیں دیکھا تو عجیب قسم کی وحشت محسوس کی اور تیری نحوست کا اثر میرے قلب پر ہوا۔ وہ بوڑھا شخص بولا میں وہی ہوں جس کو دیکھنے کی خواہش آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں اس کی بات سن کر سمجھ گیا کہ یہ ابلیس لعین ہے۔ میں نے اس سے کہا اے بدبخت! تجھے کس بات نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے روکا تھا؟ اس نے جواباً کہا اے جنید (رحمۃ اللہ علیہ)! تم جیسے موحد کے قلب میں یہ خیال کیسے جاگزیں ہوا کہ میں اللہ عزوجل کے سوا کسی اور کو سجدہ کرتا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ابلیس لعین کی بات سن کر حیران ہو گیا اور اس کے جواب نے مجھے لاجواب کر دیا تھا اور مجھے اس کی بات کا کوئی جواب سمجھ نہ آیا، قریب تھا کہ میرا

Marfat.com

ایمان متزلزل ہوتا اللہ عزوجل نے میرے قلب پر الہام فرمایا کہ اے جنید (رحمۃ اللہ علیہ)! تو اس خبیث سے کہہ دے کہ تو بالکل جھوٹا اور بے ایمان ہے اور اگر تو بندہ مامور تھا تو اپنے مالک کی حکم عدولی ہرگز نہ کرتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابلیس لعین نے میرے قلب کی پکار سن لی اور وہ ایک چیخ مارتے ہوئے بولا اللہ کی قسم! اے جنید (رحمۃ اللہ علیہ)! تو نے مجھے جلا ڈالا اور یہ کہتا ہوا وہ میری نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ (روض الرحاحین جلد ۱: ۱۵۶)

عیسائی طبیب مسلمان ہو گیا:

ایک مرتبہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو آشوبِ چشم کا مرض لاحق ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ابتداء میں اس مرض کی جانب کچھ توجہ نہ دی مگر جب تکلیف نے شدت اختیار کی اور خدام نے عرض کیا کہ بغداد میں ایک ماہر امراضِ چشم ہے جو مذہبا عیسائی ہے، اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اجازت ہو تو اسے علاج کے لئے بلایا جائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جیسے تمہاری مرضی ہو۔ خدام دوسرے دن اس عیسائی طبیب کو لے آئے اور اس عیسائی طبیب نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں کا معائنہ کرنے کے بعد علاج تجویز کرتے ہوئے کہا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں کا علاج یہی ہے کہ انہیں پانی سے بچایا جائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس عیسائی طبیب کی بات سنی تو فرمایا میں پانچ وقت وضو کرنے کا عادی ہوں ایسے میں اپنی آنکھوں کو پانی سے کیسے بچا سکتا ہوں؟ عیسائی طبیب نے عرض کیا حضور! اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو آنکھوں کی سلامتی منظور ہے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو انہیں پانی سے بچانا ہوگا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر میں ایسا نہ کرسکوں؟ عیسائی طبیب بولا پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بینائی جانے کا خطرہ ہے۔ عیسائی طبیب کا تجویز کردہ یہ علاج اس کے تجربات و مشاہدات کی روشنی میں تھا اور وہ مایوسی کا اظہار کرتا ہوا وہاں سے واپس لوٹ گیا اور جاتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں اور خدام سے کہنے لگا کہ اگر تم اپنے مرشد کی آنکھوں کو صحیح سلامت دیکھنا چاہتے ہو تو پھر انہیں وضو نہ کرنے کا مشورہ دو۔

عیسائی طبیب کے جانے کے بعد مرید اور خدام حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا حضور! شریعت میں ہمیں رعایت دی گئی ہے اور آپ

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ وضو کی بجائے تیمم کرلیا کریں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے اس شرعی رعایت کا بخوبی علم ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بعد وضو فرمایا اور نمازِ عشاء کی ادائیگی کے بعد سو گئے۔ پھر تہجد کے وقت اٹھے اور نمازِ تہجد ادا فرمائی۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد دن کی روشنی میں مریدوں اور خدام کی جانب متوجہ ہوئے تو انہوں نے نہایت حیران کن منظر دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں کی سرخی جاتی رہی تھی اور آشوبِ چشم کا مرض رفع ہو چکا تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ مکمل صحت یاب ہو چکے تھے۔

اگلے روز وہ عیسائی طبیب ایک مرتبہ پھر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں کا معائنہ کر سکے اور جان سکے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مشورہ پر عمل بھی کیا ہے یا نہیں اور آیا مرض میں کمی واقع ہوئی یا پھر مرض نے شدت اختیار کرلی ہے؟ جب وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا حال دریافت کیا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ عزوجل نے مجھے اس عارضہ سے نجات دے دی ہے۔ عیسائی طبیب بولا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ضرور میرے مشورہ پر عمل کیا ہوگا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایسا ہرگز نہیں اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسکراتے ہوئے مزید کہا کہ میں نے تمہارے بتائے ہوئے علاج کے الٹ کیا اور تم اس مسیحائے حقیقی کی شان دیکھو کہ جو پانی تمہارے نزدیک میری آنکھوں کے لئے مضر تھا وہی پانی میرے لئے اکسیر بن گیا۔

عیسائی طبیب نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو حیرانگی کا اظہار کیا اور پھر جب اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں کا معائنہ کیا تو حیران رہ گیا کہ مرض کا نام و نشان بھی باقی نہ تھا۔ وہ عیسائی طبیب بے ساختہ پکار اٹھا کہ یہ مخلوق کا علاج نہیں بلکہ خالق کا علاج ہے اور پھر اس عیسائی طبیب نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر اسلام قبول کرلیا۔ (تذکرۃ الاولیاء:۳۲۶)

شرابیوں کی توبہ:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص حاضر خدمت ہوا اور کہنے لگا حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وعظ صرف شہر میں ہی اثر رکھتا ہے یا پھر اس کا اثر

Marfat.com

جنگل میں بھی ہوتا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے دریافت فرمایا کہ تیری بات کا مطلب کیا ہے؟ وہ بولا فلاں جنگل میں چند لوگ بیٹھے شراب نوشی میں مشغول ہیں اور انہیں اس فعل سے روکنے والا کوئی نہیں ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص کی بات سنی تو اپنا چہرہ ڈھانپتے ہوئے اٹھے اور اس جنگل کی جانب چل دیئے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ ان شرابیوں کے نزدیک پہنچے تو انہوں نے وہاں سے بھاگنے کی کوشش کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے آواز دے کر انہیں روکا اور فرمایا کہ تم مجھ سے یوں نہ بھاگو میں بھی تمہاری طرح کا ہوں، تم میرے لئے بھی شراب لاؤ، شہر میں تو ہم پی نہیں سکتے اس لئے یہاں جنگل میں چھپ کر پینے آئے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ ان شرابیوں کے بھاگتے قدم رک گئے اور وہ کہنے لگے افسوس کی بات ہے اب ہمارے پاس شراب باقی نہیں رہی اگر آپ کہیں تو ہم شہر سے منگوا لیتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نہیں ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے اور کیا تم کوئی ایسا فن جانتے ہو کہ شراب خود بخود تمہارے پاس پہنچ جایا کرے؟ وہ کہنے لگے یہ کمال ہم میں نہیں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا چلو میں تمہیں یہ فن سکھا دیتا ہوں کہ شراب خود بخود تمہارے پاس پہنچ جایا کرے گی اور تم شراب کا مزہ چکھ سکو گے۔ وہ شرابی حیران تھے اور اسی حیرانگی میں گویا ہوئے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمیں یہ فن ضرور سکھائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم سب پہلے غسل کرو اور صاف ستھرے کپڑے پہن کر میرے پاس آؤ۔ وہ سب گئے اور خوب اچھی طرح غسل کرنے کے بعد اپنے کپڑوں کو پاک کرنے کے بعد اور نہایت عمدہ حالت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم سب اب دو رکعت نماز نفل ادا کرو۔ جب وہ سب نماز کی ادائیگی کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کے لئے ہاتھ بلند کئے اور عرض کی الٰہی! تو بڑا غفور و رحیم ہے میرا کام یہی تھا کہ انہیں تیری بارگاہ میں کھڑا کر دوں اب یہ تیرا اختیار ہے کہ تو انہیں یونہی گمراہ رکھتا ہے یا پھر ہدایت عطا فرماتا ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ابھی یہ دعا مانگ رہے تھے اللہ عزوجل نے ان شرابیوں کی کایا پلٹ دی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کو شرف قبولیت عطا فرماتے ہوئے انہیں راہ ہدایت

Marfat.com

عطا فرمائی اور وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کی برکت سے توبہ کر کے صراطِ مستقیم پر گامزن ہو گئے۔

شہداء کا مقام:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے آٹھ مریدوں نے جہاد پر جانے کی خواہش کا اظہار کیا اور ان دنوں لشکر اسلامی، رومیوں کے خلاف جہاد کی غرض سے روانہ ہو رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے ان آٹھ مریدوں کے ہمراہ جہاد کی غرض سے لشکر اسلام میں شامل ہو گئے۔ دورانِ لڑائی گھمسان کا رن پڑا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آٹھوں مریدوں نے کئی کافروں کو جہنم واصل کرنے کے بعد شہادت کا رتبہ حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس وقت فضا میں نو پالکیاں معلق دیکھیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آٹھوں مریدوں کی ارواح کو آٹھ پالکیوں میں رکھا گیا تھا جبکہ نویں پالکی خالی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دل میں خیال کیا کہ شاید وہ نویں پالکی میرے لئے ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اس خیال سے بے جگری کے ساتھ کفار کا مقابلہ کرنے لگے۔ وہ کافر جس کے ہاتھوں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آٹھوں مریدوں نے جامِ شہادت نوش فرمایا تھا اچانک وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے آیا اور عرض کیا کہ مجھے کلمہ پڑھا کر دائرہ اسلام میں داخل فرمائیں اور جب بغداد واپس لوٹیں تو لوگوں کو بتائیں کہ وہ نویں پالکی میرے لئے تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے کلمہ پڑھایا اور دائرہ اسلام میں داخل فرمایا۔ وہ نو مسلم اپنی قوم پر حملہ آور ہوا اور بہادری کے جوہر دکھاتا ہوا مرتبہ شہادت پر فائز ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ اس کی روح کو اس نویں پالکی میں رکھا گیا۔

اصلاحِ مرید کا ایک واقعہ:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اربابِ عرفان میں کامل اور طریقت و تصوف میں بلند مرتبہ کے حامل ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید کو یہ گمان ہوا کہ وہ اب باکمال ہو چکا اور اسے اب اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی صحبت سے اجتناب برتنا چاہئے اور گوشہ نشینی اختیار کر لینی چاہئے اور پھر وہ اپنے اس گمان کے تحت اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی صحبت ترک کر کے گوشہ نشین ہو گیا۔ گوشہ نشینی کے دوران اس نے ایک رات نصف شب کے قریب دیکھا کہ ایک جماعت اس

Marfat.com

کے پاس آئی اور کہنے لگی تجھے تو جنت میں ہونا چاہیے اور اس جماعت کے پاس ایک اونٹ بھی تھا۔ اس مرید نے جب اس جماعت کی یہ بشارت سنی تو فوراً سے بیشتر اونٹ پر سوار ہو گیا اور کچھ دیر بعد اونٹ نے اسے اس جگہ پر پہنچا دیا جہاں ہر جانب باغات تھے اور بے شمار حسین وجمیل لوگ وہاں موجود تھے۔ ہر جانب نہریں بہہ رہی تھیں اور عمدہ ولذیذ کھانے اس کی چاروں جانب موجود تھے۔ اس نے جب یہ منظر دیکھا تو خوشی سے پھولا نہ سمایا اور ساری رات اس جگہ پر قیام کیا۔ جب صبح ہوئی تو اس نے خود کو اپنے حجرہ میں پایا۔ پھر چند دنوں تک اس کے ساتھ یہی معاملہ پیش آتا رہا اور اس نے خود کو خوش نصیب جانا اور مغرور ہو گیا یہاں تک کہ اس نے اپنا حال دوسروں پر ظاہر کرنا شروع کر دیا اور ولی کامل ہونے کا دعویٰ کرنے لگا اور لوگ اس کے معتقد ہونے لگے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو جب اپنے اس مرید کے حال کی خبر ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ خود چل کر اس کے حجرہ جہاں وہ عبادت کیا کرتا تھا تشریف لائے اور اس کی کیفیت دریافت کی۔ اس نے اپنی ساری کیفیت بیان کر دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی بات سنی تو فرمایا اب اگر تم آج رات اس جگہ پہنچو تو تین مرتبہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھ لینا۔ یہ فرما کر آپ رحمۃ اللہ علیہ واپس لوٹ آئے۔ جب رات ہوئی اور حسب معمول نصف شب کو اس مرید کے ساتھ یہی واقعہ پیش آیا تو اس کے دل میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے بدگمانی پیدا ہوئی مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو آزمانے کے لئے اس نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم تین مرتبہ پڑھ لیا۔ جیسے ہی اس نے یہ کلمات پڑھے وہ جماعت شور مچاتی غائب ہو گئی اور اس نے خود کو ایسی جگہ پایا جہاں گندگی ہی گندگی تھی اور بے شمار ہڈیوں کے ڈھیر پڑے ہوئے تھے۔ وہ اپنی غلطی پر نادم ہوا اور گوشہ نشینی سے توبہ کرتے ہوئے اس نے اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی صحبت میں حاضری کو اپنا معمول بنا لیا۔

(تذکرۃ الاولیاء، ۳۳۲)

اپنی چادر فروخت کر کے تمہارے لئے طہارت خریدی ہے:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ایک شب اپنے مریدوں کے ہمراہ کسی دعوت میں تشریف

Marfat.com

لے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہاں ایک اجنبی شخص کو دیکھا تو اسے پاس بلا کر اپنی چادر دیتے ہوئے فرمایا کہ اسے گروی رکھ لو اور فقراء کے لئے دو سیر شکر خرید لاؤ۔ وہ شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چادر لے کر اس جگہ سے باہر نکلا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اندر سے دروازہ بند کر دیا اور بلند آواز سے فرمایا اے شخص! تو چادر لے جا اور یہاں ہرگز لوٹ کر نہ آنا۔ لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے وجہ دریافت کی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے اپنی چادر فروخت کر کے تمہارے لئے وقت کی طہارت خریدی ہے اور تم میں سے ایک ایسے شخص کو تم سے جدا کر دیا جو تم میں سے نہ تھا۔ (روض الرحاحین جلد ۱: ۲۷۹-۲۷۸)

منزل مخالفت و وحشت کس قدر اذیت ناک ہے؟:

ایک بزرگ فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ تھا اور ایک قوال نے شعر پڑھا جس کا مفہوم تھا یہ وہ منزلیں ہیں جن سے تو پیار کرتا تھا اور ان دنوں تو دنیا میں کامیاب و کامران تھا۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ شعر سنا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ بے اختیار رو پڑے اور فرمایا محبت و انس کا مقام کتنا پیارا ہوتا ہے اور منزل مخالفت و وحشت کس قدر اذیت ناک ہے، مجھے ہمیشہ ابتدائی ارادت، شوق، شدید مجاہدہ اور پُر خطر احوال کا اشتیاق رہا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چند اشعار پڑھے جن کا مفہوم تھا:

> ''اے دوست! کیا کوئی آنکھ شام میں رونے والی ہے جو نجد کی جدائی پر غمزدہ ہو تاکہ میں اس کا ساتھ دوں۔ اسے چغلی کرنے والوں نے چھوڑ دیا مگر ایک کبوتر ایسا ہے جس کے گلے میں پٹہ پڑا ہے اور اس کا ساتھی اس سے جدا ہو گیا ہے۔'' (روض الرحاحین)

حضرت ابو العباس بن سریج رحمۃ اللہ علیہ کا اعتراف:

حضرت ابو العباس بن سریج رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام سنا تو ان سے دریافت کیا گیا کہ اس کلام کے متعلق آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کیا رائے ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے ان کا کلام سمجھ میں نہیں آتا لہٰذا میں اس کے متعلق کوئی رائے کیسے قائم کر سکتا ہوں؟

Marfat.com

میں تو صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ ان کے کلام میں مجھے ایسی شان وعظمت دکھائی دیتی ہے جو کسی اہل باطل کے کلام میں ہرگز نہیں ہوسکتی، پہلے پہل وہ صوفیاء سے برگشتہ تھے لیکن بعد میں وہ صوفیاء کے مداح اور عقیدت مند ہوگئے اور پھر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ بعض جلیل القدر فقہاء اور خود حضرت ابوالعباس بن سریج رحمۃ اللہ علیہ بھی ان کی محفل میں ان کے کلام کو سن کر خوشی کا اظہار کرتے اور دورانِ محفل حضرت ابوالعباس بن سریج رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات کا اعتراف کیا کہ میرا تمام علم حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت بابرکت کا فیض ہے۔ (روض الرحاحین)

اللہ پر توکل:

منقول ہے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کچھ لوگ حاضر ہوئے اور روزی طلب کرنے کی اجازت مانگی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر تمہیں علم ہے کہ لوگوں کی روزی کہاں ہے؟ تو تم ضرور اسے طلب کرو۔ انہوں نے عرض کیا پھر کیا ہم اللہ عزوجل سے مانگیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ اللہ عزوجل نے تمہیں فراموش کر دیا ہے تو پھر اسے ضرور یاد دلاؤ۔ انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو عرض کیا اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ ہم اپنے گھروں میں بیٹھ جائیں اور اللہ عزوجل پر توکل کریں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ عزوجل کے معاملہ کا تجربہ کرنا اس کی قدرت میں شک کرنے کے مترادف ہے۔ وہ بولے پھر ہم کیا ذریعہ اختیار کریں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ذریعہ یہ ہے کہ تم ذریعہ کو ترک کردو۔

(روض الرحاحین جلد ۱: ۳۳۲)

نفس کے خلاف جہاد:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں جہاد کا شوق جاگزیں ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ہتھیاروں سے لیس ہو کر گھر سے نکلے اور لشکر اسلام میں شمولیت اختیار فرمائی۔ لشکر اسلام جہاد کے لئے روانہ ہوا تو امیر لشکر کی نگاہ آپ رحمۃ اللہ علیہ پر پڑی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اس وقت اپنے ظاہری حلیہ کے اعتبار سے نہایت پریشان حال معلوم ہوتے تھے۔ امیر لشکر نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مفلس جانا اور کچھ رقم آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دی تاکہ دورانِ سفر خرچ کرنے میں سہولت ہو۔ آپ

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ نے وہ رقم قبول فرمالی اور پھر اس رقم کو ان فقراء میں تقسیم فرمادیا جو آپ رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ مفلوک الحال تھے۔ دورانِ سفر لشکرِ اسلام ایک مقام پر خیمہ زن ہوا اور مجاہدین نمازِ ظہر کی ادائیگی میں مشغول ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نماز کا ارادہ کیا اور اس دوران یہ خیال دل میں پیدا ہوا کہ آیا مجھے امیر لشکر کی دی ہوئی رقم کو قبول کرنا چاہئے تھا یا نہیں اور اگر میں نے وہ رقم قبول کر لی تھی تو کیا مجھے وہ رقم فقراء میں تقسیم کرنی چاہئے تھا اور جو بات میں نے اپنے لئے پسند نہ کی اسے اپنے بھائیوں کے لئے کیسے پسند کر لیا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ اسی سوچ میں گم تھے کہ آنکھ لگ گئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ بے شمار عالی شان محلات جنت میں جگمگا رہے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حیرانگی کے عالم میں خود سے کہا اللہ عزوجل بہتر جانتا ہے کہ یہ محلات کن کے ہیں؟ ندائے غیبی آئی یہ محلات ان لوگوں کے لئے جن میں تم نے وہ رقم تقسیم کی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کیا میرے لئے بھی کچھ ہے؟ ندائے غیبی آئی وہ محل جو سب سے بلند اور روشن ہے وہ تمہارا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا مجھے ایسی فضیلت کیوں عطا کی گئی؟ ندائے غیبی آئی وہ لوگ اس لئے انعام کے حقدار ہوئے کہ انہوں نے وہ رقم اپنی ضرورت پر خرچ کر دی اور تم ان سے زیادہ انعام کے حقدار اس لئے ہوئے کہ تم نے وہ مال اپنے سے زیادہ ضرورت مندوں پر خرچ کر دیا اور تم پھر بھی اپنے عمل پر نادم ہوئے اور تمہاری اس ندامت نے تمہیں ان کے مقابلے میں دوگنا ثواب کا حقدار ٹھہرایا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ جہاد میں شرکت کی غرض سے گئے تھے مگر جنگ شروع ہونے سے قبل ہی امیر لشکر کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی حقیقت کا علم ہو گیا۔ اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ واپس لوٹ جائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حیرانگی کا اظہار کیا تو اس نے بصد احترام عرض کیا حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی خانقاہ میں دنیا و مافیہا سے بے پرواہ انسانی معاشرے میں موجود برائیوں کے خلاف جہاد کر رہے ہیں اور لوگوں کی اصلاح کا فریضہ انجام دے رہے ہیں، آپ رحمۃ اللہ علیہ یہ کام ہمارے لئے چھوڑ دیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے امیر لشکر کی بات سنی تو واپس لوٹ آئے اور آخری سانس تک اپنے نفس کے خلاف

Marfat.com

جہاد میں مصروف رہے اور لوگوں کی اصلاح کا فریضہ انجام دیتے رہے۔ (نزہۃ البساتین: ۳۲۴)

غیبی مدد:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں سفرِ حج کے دوران ایک ریگستان سے گزرا اور میں نے وہاں ایک شخص کو ببول کے درخت کے نیچے بیٹھا دیکھا۔ میں اس کے نزدیک گیا تو وہ ایک نوجوان تھا جو حق کی تلاش میں گھر سے نکلا تھا۔ میں نے اس نوجوان سے کہا لوگ آتے جاتے ہیں مگر تم اپنی جگہ پر بیٹھے ہو اس کی کیا وجہ ہے؟ وہ اداس نگاہوں سے میری جانب دیکھا اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے بولا مجھ پر ایک کیفیت طاری تھی مگر جب میں یہاں پہنچا تو میری وہ کیفیت ختم ہوگئی اور اب میں اپنی اس کیفیت کی تلاش میں یہاں بیٹھا ہوں۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اس نوجوان کی بات سنی اور پھر اپنے سفر پر روانہ ہوگیا۔ جب میں ارکانِ حج سے فارغ ہوا اور واپس لوٹا تو میں نے اس نوجوان کو دیکھا وہ پہلے والی جگہ سے قدرے ہٹ کر بیٹھا ہوا تھا اور اب اس کے چہرے پر افسردگی کی بجائے خوشی تھی۔ میں اس کے نزدیک پہنچا اور اس سے دریافت کیا کہ اب تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ وہ نوجوان پرجوش انداز میں بولا مجھے میری کھوئی ہوئی چیز مل گئی اس لئے اب میں اس مقام پر پاؤں توڑ کر بیٹھ گیا ہوں۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ واقعہ حاضرینِ محفل کے سامنے بیان کیا تو فرمایا میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان دونوں باتوں میں سے کون سی بات عمدہ ہے کہ کھوئی ہوئی چیز کی تلاش میں ایک جگہ بیٹھنا یا پھر اس جگہ پر مستقل بیٹھے رہنا جہاں گوہرِ مقصود حاصل ہوا ہو۔

(رسالہ قشیریہ: ۳۷۸)

اس قصہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو غیب سے ہر قدم پر ہدایت دی جاتی تھی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ معرفت کے اسرار و رموز نہایت عجیب انداز میں بیان فرمایا کرتے تھے۔

Marfat.com

انجیر کھانے کی خواہش ترک کر دی:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے احباب میں ایک بزرگ حضرت جعفر بن نصیر رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نفس کشی کا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ میں ایک دن حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا اے جعفر (رحمۃ اللہ علیہ)! آج میرا دل انجیر کھانے کی خواہش کر رہا ہے۔ میں نے عرض کیا حضور! میں ابھی بازار جاتا ہوں اور انجیر لے آتا ہوں اور یہ کہہ کر میں اپنی نشست سے اٹھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یوں نہیں بلکہ تم مجھ سے پیسے لے جاؤ۔ میں نے عرض کیا حضور! میرے پاس اتنے پیسے ہیں کہ میں انجیر خرید کر لا سکتا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نہیں اور پھر ایک درہم مجھے دیا اور فرمایا کہ انجیر وزیری لے کر آنا۔ (وزیری انجیر عمدہ اور اعلیٰ قسم کی انجیر ہوتی ہے) حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں بازار گیا اور وزیری انجیر خرید لایا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کی۔ جب افطار کا وقت ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک انجیر اٹھائی اور اسے منہ میں رکھا۔ پھر دوسرے لمحے میں وہ انجیر منہ سے نکال کر پھینک دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خدام سے فرمایا انہیں میرے سامنے سے ہٹا دو اور حاضرین محفل کی اس سے تواضع کرو۔ حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے جھجکتے ہوئے عرض کیا حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انجیر کھانے کی خواہش کی اور پھر خود ایک درہم دے کر انجیر منگوائی اور اب آپ رحمۃ اللہ علیہ اسے کھانے سے انکار کرتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب میری بات سنی تو آنکھوں میں آنسو آ گئے اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب میں نے انجیر منہ میں رکھی تو ندائے غیبی آئی اے جنید (رحمۃ اللہ علیہ)! کیا تجھے شرم نہ آئی کہ تیرے نفس نے جس خواہش کا اظہار کیا تو اسے پورا کرنا چاہتا ہے جبکہ تو اپنی نفسانی خواہشات کو میرے لئے ترک کئے ہوئے ہے اور اب پھر اپنی نفسانی خواہش کے تابع ہوتا ہے۔

(تذکرۃ الاولیاء: ۳۲۶)

درویش ناقابل فروخت ہوتے ہیں:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص نمازِ جمعہ کے بعد حاضر ہوا اور

Marfat.com

عرض کیا حضور! مجھ پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بڑا فضل ہو گا اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے حلقے کے کسی ایک درویش کو میرے ہمراہ روانہ کریں گے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے دریافت فرمایا تمہارا مقصد کیا ہے؟ اس نے عرض کیا میں اس درویش کو کھانا کھلاؤں گا اور اس کی صحبت بابرکت سے فیضیاب ہوں گا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی بات سنی تو اپنی چاروں جانب نگاہ دوڑائی اور پھر ایک ایسے درویش پر نگاہ پڑی جس کے چہرہ پر بھوک اور فاقہ کشی کے آثار نمایاں تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس درویش کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تم اس شخص کے ساتھ چلے جاؤ اور اسے اپنی صحبت سے فیضیاب کرو اور اس کی میزبانی سے لطف اندوز ہو۔

وہ درویش حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر اس شخص کے ساتھ چل دیا اور اس درویش کے زہد و تقویٰ کا چرچا بغداد شہر میں خوب تھا۔ کچھ دیر بعد وہ درویش واپس لوٹ آیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ کے ایک گوشے میں حسب معمول بیٹھ گیا۔ اس درویش کا میزبان وہ شخص بھی اس کے پیچھے پیچھے آیا اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ حضور! جس درویش کو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میرے ساتھ بھیجا تھا وہ ایک لقمہ کھانے کے بعد بغیر کچھ کہے واپس لوٹ آیا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس کی بات سنی تو فرمایا تم نے یقیناً کوئی ایسی بات کی ہو گی جو اس کی طبع کو ناگوار محسوس ہوئی ہو گی وگرنہ وہ درویش اپنے میزبان کی یوں دل شکنی نہ کرتا۔ اس شخص نے عرض کیا حضور! میں نے ایسی کوئی بات ہرگز نہیں کی جو ان کی طبع کو ناگوار محسوس ہوتی۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس شخص کی بات سنی تو خانقاہ میں نگاہ دوڑائی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو وہ درویش خانقاہ کے ایک گوشہ میں نظر آ گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس درویش کو بلایا اور یوں کھائے پئے بغیر واپس لوٹ آنے کی وجہ دریافت فرمائی۔ وہ درویش آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر بولا حضور! میں ایک مفلوک الحال اور فاقہ کش انسان ہوں، میرا وطن

کوفہ ہے اور میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اسی لئے حاضر ہوا تھا کہ اپنی حالت آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کروں مگر غیرت کی وجہ سے کچھ نہ کہہ سکا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میری حالت کا اندازہ خود لگا لیا اور مجھے اس شخص کے ساتھ جانے کا حکم دیا۔ میں دل ہی دل میں خوش ہوا اور اس شخص کے ساتھ چلا گیا۔ اس شخص نے نہایت اہتمام کے ساتھ میرے سامنے دستر خوان بچھایا اور پھر اپنے ہاتھ سے نوالہ بنا کر مجھے دیا اور کہنے لگا کہ یہ نوالہ مجھے دس ہزار درہم سے زیادہ عزیز ہے۔ میں نے اس کی بات سنی تو جان گیا کہ میرا یہ میزبان دنیادار انسان ہے اور یہ نمود و نمائش کا دلدادہ ہے لہٰذا اسی وجہ سے میں اس کے دستر خوان سے اٹھ گیا اور کھانا کھائے بغیر واپس لوٹ آیا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس درویش کی بات سنی تو اس شخص کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا میں نے تم سے کہا تھا کہ تم نے یقیناً کوئی ایسی بات کی ہوگی جو اس کی طبع کو ناگوار محسوس ہوئی ہوگی۔ اس شخص نے ندامت سے سر جھکا دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر تم کسی درویش کو کھانا کھلانے کی استطاعت رکھتے ہو تو پہلے میزبانی کے آداب سیکھو۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص کی ندامت کو دیکھتے ہوئے اس درویش کو ایک مرتبہ پھر اس شخص کے ساتھ جانے کا حکم دیا۔

اہلِ بغداد کو اس واقعہ کے بعد اندازہ ہو گیا کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ایک غیرت مند مرد ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ میں بیٹھنے والے دیگر درویش بھی غیرت مند ہیں اور انہیں دنیاوی آسائشوں سے کوئی غرض نہیں ہے۔ اگر کوئی صاحب ثروت، حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے کسی ارادت مند یا مرید کی تضحیک کرتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کے ساتھ نہایت سختی سے پیش آتے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد کے صاحب ثروت لوگوں پر واضح کر دیا تھا کہ درویش ناقابلِ فروخت ہوتے ہیں۔

نگاہِ کیمیاء کا اثر:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں نے دس برس تک اپنے دل کے

Marfat.com

دروازہ پر بیٹھ کر اس کی حفاظت کی ہے اور پھر دس برس تک میرا دل میری نگرانی کرتا رہا اور اب بیس برس ہو چکے میں نہ اپنے دل کی کچھ خبر رکھتا ہوں اور نہ ہی میرے دل کو میری کچھ خبر ہوتی ہے اور تیس برس گزر چکے میں ماسوائے حق تعالیٰ کے کسی چیز کا مشاہدہ نہیں کرتا اور لوگ اس بات سے غافل ہیں۔

جب بندہ عاشق کے عشق اور محویت کا یہ عالم ہو تو پھر اس میں کوئی شک نہیں کہ مومن کا ہاتھ درحقیقت اللہ عزوجل کا ہاتھ ہے۔

ایک دن حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ مسجد شونیزیہ میں تشریف فرما تھے اور اس وقت وہاں درویشوں کا ایک ہجوم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گرد تھا اور آیاتِ قرآنی پر بحث ہو رہی تھی۔ اس دوران مردِ مومن کی روحانی قوت کا ذکر چھڑ گیا اور تمام درویش اس موضوع پر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرنے لگے۔ دورانِ گفتگو ایک درویش نے کہا مردِ مومن کی روحانی طاقت کا اندازہ لگانا ممکن نہیں اور میں ایک ایسے شخص کے متعلق جانتا ہوں جو اگر مسجد کے اس ستون سے کہہ دے کہ تو آدھا سونے کا ہو جا اور آدھا چاندی کا ہو جا تو یہ ستون اسی وقت آدھا سونے اور آدھا چاندی کا ہو جائے گا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اس درویش کا دعویٰ سن کر مسجد کے ستون کی جانب دیکھا تو وہ واقعی آدھا سونے کا اور آدھا چاندی کا ہو چکا تھا۔

یہ درحقیقت حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہِ کیمیاء کا اثر تھا کہ ایک ستون کی ظاہری ساخت تبدیل ہو گئی۔ درویش نے تو یہ کہا تھا کہ وہ ایک شخص کو جانتا ہے مگر قدرت نے یہ راز حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ پر ظاہر کر دیا تھا کہ خود ان کی نگاہ سے ایک ستون کی ظاہری ساخت بدل سکتی ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے رفقاء عام دنیا دار نہیں:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اپنے حلقہ میں بیٹھنے والے دیگر درویشوں کی عزت کیا کرتے تھے اور اگر کوئی شخص ان پر اعتراض کرتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ ان درویشوں کا دفاع بھرپور

Marfat.com

انداز میں کرتے اور ان کی عزت نفس کو مجروح نہ ہونے دیتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحبت میں رہنے والے ان درویشوں کا دفاع دلائل کے ذریعے کرتے اور یہ واضح کر دیتے کہ یہ درویش دنیاداری اور دنیاوی امور سے بہت دور ہیں۔

ایک مرتبہ ایک شخص نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں موجود درویشوں کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ یہ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ جب بھی حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رفقاء کے ہمراہ کسی دعوت میں شریک ہوتے ہیں تو یہ رفقاء بہت زیادہ کھانا کھاتے ہیں۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی بات سنی تو جواباً فرمایا جب کوئی شخص چار دن کا بھوکا ہو اور پھر جب اسے کھانا ملے تو وہ اللہ عزوجل کی نعمتوں کا بھرپور حق ادا کرتا ہے۔

اس شخص نے جب حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا جواب سنا تو دوسرا سوال کر دیا کہ پھر ان لوگوں پر شہوانی قوتوں کا غلبہ کیوں نہیں ہوتا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میرے تمام رفقاء حلال اور صاف لقمہ کھاتے ہیں اس لئے وہ حیوانیت کا مظاہرہ نہیں کرتے۔

سوال کرنے والا شخص عاجز آ گیا اور وہ جان گیا کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے رفقاء عام دنیادار نہیں ہیں بلکہ یہ اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم ہیں۔

ایک معترض کے سوالوں کا جواب:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی شخص نے کہا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے رفقاء پر قرآن مجید سن کر وجدانی کیفیت طاری نہیں ہوتی اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا قرآن مجید میں حال لانے والی چیز کون سی ہے؟ قرآن مجید حق ہے اور اس ذاتِ بابرکات نے اسے نازل فرمایا ہے جس کے لئے مخلوق کی کوئی صفت شایانِ شان نہیں ہے۔

اس معترض نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے رفقاء شعروں پر وجد میں آ جاتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایسا اس لئے ہے کہ یہ خود ان کا بنایا ہوا کلام ہے اور ان کا کلام اہل محبت کا کلام ہے۔

اس معترض نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں موجود درویشوں کی

Marfat.com

ظاہری حالت کا تمسخر اڑاتے ہوئے کہا آپ رحمۃ اللہ علیہ اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے رفقاء تو اللہ عزوجل کے نزدیک ہیں پھر انہیں وہ سب آسائشیں کیوں میسر نہیں جو اہل دنیا کو میسر ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ عزوجل یہ پسند نہیں فرماتا کہ جو چیزیں دنیاداروں کے پاس ہیں وہی چیزیں اس کے خاص بندوں کے پاس بھی ہوں۔

اعتراض کرنے والے شخص نے جب حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی گفتگو سنی تو حیران رہ گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بات کو مزید بڑھاتے ہوئے فرمایا:

''سامانِ دنیا سے محرومی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اللہ عزوجل یہ پسند نہیں فرماتا کہ اس کے خاص بندے خالق کو چھوڑ کر مخلوق کی جانب متوجہ ہوں۔''

پتھروں کا طواف:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ راتوں کو جاگ کر یادِ الٰہی میں مشغول رہتے تھے اور جن دنوں آپ رحمۃ اللہ علیہ مکہ مکرمہ میں مقیم تھے ان دنوں رات کے وقت خانہ کعبہ کے طواف کی سعادت بھی حاصل کیا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ انہی ایام کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ میں ایک مرتبہ حج بیت اللہ شریف کے لئے مکہ مکرمہ پہنچا اور میں نے خانہ کعبہ کے مجاور کی حیثیت سے وہاں قیام کیا۔ میرا معمول تھا کہ جب رات خوب گہری ہو جاتی تو میں خانہ کعبہ کا طواف کرتا تھا۔ ایک روز میں حسب معمول خانہ کعبہ کے طواف میں مشغول تھا کہ میں نے ایک نوعمر لڑکی کو دیکھا جو خانہ کعبہ کا طواف کر رہی تھی اور ساتھ ہی کچھ اشعار بھی انتہائی ذوق وشوق سے پڑھ رہی تھی۔ ان اشعار کا ترجمہ ذیل ہے:

''الفت وعشق کو میں نے بہت چھپایا مگر اب یہ کسی بھی طرح نہیں چھپتے اور انہوں نے میرے اندر ڈیرہ جما لیا ہے۔ مجھ پر جب محبوب کو دیکھنے کا شوق غالب آتا ہے تو میرا دل اس کی یاد میں بے چین و بے قرار ہو جاتا ہے اور اگر میں اپنے محبوب کی قربت کا ارادہ کرتی ہوں تو میرا

Marfat.com

محبوب مجھے اپنے قرب سے محروم نہیں کرتا بلکہ میرے نزدیک آ جاتا ہے اور جب میرا محبوب اپنا جلوہ دکھاتا ہے تو میں فنا ہو جاتی ہوں اور پھر اس کے لئے اور اس کی دستگیری سے زندہ ہوتی ہوں اور وہی میری دستگیری فرماتا ہے یہاں تک کہ میں اس کی عنایات سے لطف اندوز ہوتی ہوں۔''

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اس لڑکی کے اشعار سنے تو اس سے کہا اے لڑکی! تو اللہ عزوجل سے خوفزدہ نہیں جو یوں خانہ کعبہ میں ایسے اشعار پڑھتی ہو؟ وہ لڑکی میری جانب متوجہ ہوئی اور بولی اے جنید (رحمۃ اللہ علیہ)! اگر مجھے اللہ عزوجل کا خوف نہ ہوتا تو میں خوابِ شیریں کو ترک کر کے اس وقت یہاں نہ ہوتی اور اسی خوف نے مجھے میرے وطن سے بے وطن کر دیا، مجھے محبوب کے عشق نے حیران بنا دیا ہے اور اے جنید (رحمۃ اللہ علیہ)! تم ہی بتاؤ کہ تم خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہو یا خانہ کعبہ کے رب کا؟

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اس لڑکی کا سوال سنا تو کہا کہ میں خانہ کعبہ کا طواف کرتا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس لڑکی نے میری بات سنی تو اپنا چہرہ آسمان کی جانب بلند کیا اور کہا آپ کی شان بھی کیا ہے؟ مخلوق جو خود پتھروں کی مانند ہے وہ پتھروں کا طواف کر رہی ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے جب اس لڑکی کی بات سنی تو مجھ پر عجیب کیفیت طاری ہو گئی اور میں بے ہوش ہو گیا۔ پھر جب مجھے ہوش آیا تو مجھے وہ لڑکی کہیں دکھائی نہ دی۔ (روض الرحاحین جلد ۱: ۸۷)

مریدوں کی آزمائش:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے ایک مرید سے بے پناہ انسیت تھی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ مرید بہت متقی، پرہیزگار اور انتہائی مؤدب تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اس مرید کے ساتھ یوں قلبی وابستگی اور لطف و عنایات کو دیکھ کر دوسرے مریدوں کے قلوب میں رشک پیدا ہو گیا

Marfat.com

اور وہ آپس میں باہم گفتگو کرتے کہ اس مرید میں جانے کون سی ایسی بات ہے کہ مرشد پاک کی اس پر خصوصی نگاہ کرم ہے اور وہ اپنے فضل ولطف وعنایات سے اسے نوازتے رہتے ہیں جبکہ ہمارے حال پر ایسی خصوصی توجہ نہیں دیتے۔

حضرت جنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ کو جب اپنے مریدوں کی اس قلبی کیفیت کا علم ہوا تو آپ علیہ رحمۃ اللہ نے تمام مریدوں کو بلایا اور انہیں ایک ایک مرغ اور ایک ایک چھری دی اور حکم دیا کہ تم سب اس مرغ کو اس جگہ پر لے جا کر ذبح کرو جہاں تمہیں دیکھنے والا کوئی نہ ہو۔ تمام مرید، آپ علیہ رحمۃ اللہ کی بات سن کر چل دیئے اور کچھ دیر بعد سب مرید آپ علیہ رحمۃ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ سب اپنا اپنا مرغ ذبح کر کے لوٹے تھے جبکہ وہ مریدان کے ساتھ نہ تھا جس پر آپ علیہ رحمۃ اللہ کی لطف وعنایات خاص تھیں۔ کافی دیر بعد وہ مرید واپس لوٹا اور اس کے ہاتھ میں زندہ مرغ موجود تھا۔ آپ علیہ رحمۃ اللہ نے وجہ دریافت کی تو اس نے عرض کیا حضور! مجھے کوئی جگہ بھی ایسی نہ ملی جہاں مجھے دیکھنے والا کوئی نہ ہوتا اور میں جس جگہ بھی گیا میں نے اللہ عزوجل کو وہاں موجود پایا لہٰذا میں مرغ ذبح کیے بغیر واپس لوٹ آیا۔ اس مرید کی بات سن کر باقی تمام مرید لاجواب ہو گئے اور ان کے دل میں اپنے اس بھائی کے لئے جو حسد موجود تھا وہ جاتا رہا۔ (نزہۃ البساطین: ۳۳۲)

تصوف کا حصول:

اللہ عزوجل نے حضرت جنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ کو اپنے خصوصی فضل وکرم سے نوازا تھا اور آپ علیہ رحمۃ اللہ کو ظاہری وباطنی علوم پر دسترس عطا فرمائی تھی۔ آپ علیہ رحمۃ اللہ کی علمی قابلیت کا اندازہ اس واقعہ سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ عبداللہ بن سعید جو اپنے وقت کے نامور صاحب علم وفن تھے اور ہر ایک کے کلام وبیان پر تنقید کرنا ان کا شغل تھا لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ ہر ایک کے کلام پر تنقید کرتے ہیں مگر یہاں ایک ایسی علمی وروحانی شخصیت بھی ہے جن کا نام جنید (علیہ رحمۃ اللہ) ہے آئیں ان کے پاس چلتے ہیں اور پھر دیکھتے ہیں کہ آپ کو ان کے کلام وبیان میں کوئی اعتراض دکھائی بھی دیتا ہے یا نہیں؟

عبداللہ بن سعید نے جب لوگوں کی باتیں سنیں تو وہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے توحید کے متعلق دریافت کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا جامع جواب دیا کہ وہ حیران ہو گئے اور کہنے لگا اس مضمون کو ایک مرتبہ پھر بیان فرما دیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس مضمون کو مزید دوسرے رنگ میں بیان فرمایا۔ عبداللہ بن سعید کہنے لگا یہ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مزید کچھ اور فرما دیا آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ پھر اس مضمون کو بیان فرما دیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس مرتبہ پھر اس مضمون کو مزید رنگ دیتے ہوئے یکسر مختلف انداز میں بیان فرمایا۔ عبداللہ بن سعید نے حیرانگی کا اظہار کیا اور کہا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی گفتگو وکلام میرے فہم سے بالا ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے براہ کرم لکھ کر دے دیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم نے کیا خوب بات کی کہ بیان بھی میں کروں اور لکھوں بھی میں ہی؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر عبداللہ بن سعید وہاں سے چلے گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے علم وفضل کا اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے دریافت کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس قدر علوم کہاں سے حاصل کئے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں تیس برس تک اللہ عزوجل کے سامنے اس درجہ پر رہا ہوں اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے گھر ایک درجہ کی جانب اشارہ کیا اور فرمایا کہ پھر اللہ عزوجل نے مجھے ان تمام علوم سے نوازا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر میں جانتا کہ آسمان کے نیچے، زمین کے اوپر اور اس علم سے کہ جس میں ہم اور ہمارے اصحاب گفتگو کیا کرتے ہیں کوئی اور بھی علم افضل ہے تو میں اس علم کو بھی حاصل کرنے میں کوتاہی کا مظاہرہ نہ کرتا اور اس علم کے حصول میں کوئی کسر باقی نہ رکھتا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تصوف ہمیں باتیں بنانے سے حاصل نہیں ہوا بلکہ فاقہ کشی، ترک دنیا، ترکِ لذات اور دنیاوی نعمتوں سے منہ موڑنے کے بعد، ذکر الٰہی کی کثرت اور فرض وواجبات کی ادائیگی اور سنت مطہرہ پر عمل پیرا ہونے اور احکام الٰہی کو بجا لانے اور ان تمام چیزوں سے منہ موڑنے جن کا حکم اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے اور،

Marfat.com

کے بعد حاصل ہوا ہے۔

سونا ہمارے اختیار سے باہر ہے:

حضرت علی بن سہیل رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک خط لکھا جس میں انہوں نے لکھا کہ نیند غفلت کا باعث ہے اور محبت اس قدر وارفتگی ہونی چاہئے کہ قرار نہ پائے۔ سونے کی حالت میں انسان اپنے مقصد حقیقی سے دور، اپنے وقت سے بے خبر اور خود سے غافل ہو جاتا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی جانب وحی کی گئی کہ وہ شخص جھوٹا ہے جس نے محبت الٰہی کا دعویٰ کیا اور پھر رات کو سو گیا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں اس خط کا جواب دیتے ہوئے لکھا کہ راہِ حق میں جاگنا ہمارا معاملہ ہے اور سونا ہم پر فعل حق ہے۔ ہمارے لئے جاگتے رہنا اس وقت تک ہمارے اختیار میں ہوتا ہے جب تک ہمیں نیند نہ آئے یعنی سونا ہمارے اختیار سے باہر ہے اس لئے جو چیز ہمارے اختیار سے باہر ہو اور منجانب اللہ عزوجل ہو اس سے بہتر ہے جو ہمارے اختیار میں ہے اور ہماری جانب سے حق کی جانب ہو لہٰذا نیند تو اہل محبت پر اللہ عزوجل کی خصوصی عنایت ہے اور حدیث مبارکہ کے الفاظ ہیں کہ عالم کی نیند عبادت سے بہتر ہے اور میری آنکھیں اگرچہ سوتی ہیں مگر میرا دل نہیں سوتا۔ (کم کھانا اور کم سونا اولیاء اللہ رحمہم اللہ کا شیوہ ہے مگر جب نیند غالب ہو جائے تو پھر سونا ہی بہتر ہے اس لئے کہ اس وقت کوئی کام عمدہ طریقہ سے انجام نہیں دیا جا سکتا اور صحت کے لئے بھی یہ لازم ہے کہ نیند پوری کی جائے۔)

(تذکرۃ الاولیاء: ۳۲۹)

''شطحیات'' کہنے والوں کی کبھی حوصلہ افزائی نہ فرمائی:

''شطحیات'' تصوف کی اصطلاح میں ان کلمات کو کہتے ہیں جو بعض اوقات شریعت مطہرہ کے ظاہری اصولوں سے تجاوز کر جاتے ہیں۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں شطحیات کہنے کا رواج عام تھا مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی بھی ایسے کلمات ادا کرنے والوں کی حوصلہ افزائی نہ فرمائی۔

Marfat.com

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں ایک مرتبہ ایک فقیر آیا جس نے سیاہ رنگ کی گوڈری پہن رکھی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے یوں سیاہ پوشی کی وجہ دریافت فرمائی تو اس نے کہا کہ میرے خدا کی وفات ہوگئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی بات سنی تو اسے تین مرتبہ حکم دیا کہ وہ اسی وقت خانقاہ سے باہر نکل جائے۔ وہ فقیر خانقاہ سے باہر نہ گیا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چوتھی مرتبہ اسے خانقاہ سے باہر نکل جانے کا حکم دیا تو اس نے اپنے مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ میرا نفس مظہر خدا ہے اور میں نے اپنے نفس کو قتل کر دیا ہے لہٰذا اس کے سوگ میں سیاہ پوشی اختیار کیے ہوئے ہیں۔ یوں اس فقیر نے اپنے مفہوم کی وضاحت کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے غیض وغضب سے چھٹکارا پایا۔ (اللمع)

ایک بداعتقاد مرید کی اصلاح فرمانا:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مرید آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بداعتقاد ہو گیا اور وہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہو چکا تھا کہ شاید اب وہ کسی مرتبہ پر فائز ہو چکا ہے اور اس نے اپنے اس گمان کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے اجتناب برتنا شروع کر دیا۔ کچھ روز گزرنے کے بعد وہ مرید یہ سوچ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ اس بات کا تجربہ کرے کہ کیا میری قلبی حالت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل پر منکشف ہوئی بھی ہے یا نہیں؟

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اپنے نورِ فراست کے ذریعے اس مرید کی باطنی حالت سے آگاہ تھے۔ اس مرید نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کوئی سوال کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تو کس طرح کا جواب چاہتا ہے یعنی الفاظ وعبارت میں تجھے جواب چاہئے یا حقیقی معنوں میں؟ مرید نے کہا میں دونوں طرح کا جواب چاہتا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا عبارتی جواب یہ ہے کہ اگر تو میرا تجربہ کرنے کی بجائے اپنا تجربہ کرتا تو پھر تو میرے تجربے کا محتاج نہ ہوتا اور یوں میرے پاس تجربے کی غرض سے نہ آتا اور حقیقی معنوں میں اس کا جواب یہ ہے کہ میں تجھے اسی وقت منصب ولایت سے معزول کرتا ہوں۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ اس مرید کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور

Marfat.com

وہ چیخ و پکار کرنے لگا اور کہنے لگا حضور! میرے دل سے یقین کی راحت جاتی رہی ہے اور میں اپنے فعل پر توبہ کرتا ہوں اور اپنی بداعتقادی پر معافی مانگتا ہوں کہ آئندہ ایسی بداعتقادی نہ کروں گا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے جب مرید کی چیخ و پکار سنی تو فرمایا کہ کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ عزوجل کے اولیاء رحمۃ اللہ علیہم اسرار کے والی ہوتے ہیں اور تجھ میں ان کی ضرب کی تاب نہیں ہے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس مرید کو معاف فرما دیا اور اس کو اس کا پہلا مقام پھر سے لوٹا دیا۔ وہ مرید سچے دل سے توبہ کر کے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں دوبارہ بیٹھنے لگا اور اللہ عزوجل کے برگزیدہ بندوں کے معاملات میں دخل اندازی سے باز رہا۔ (روض الرحاحین)

مریدوں پر خصوصی توجہ دینا:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں پر خصوصی نگاہ رکھا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مرید بصرہ میں مقیم تھا اور گوشہ نشینی کی زندگی بسر کر رہا تھا۔ ایک دن اس مرید کو اپنے کسی گناہ کا خیال آیا اور اس کا چہرہ تین دن تک سیاہ رہا اور جب تین دن بعد اس کے چہرہ کی سیاہی دور ہوئی تو اس کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا خط ملا جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا تھا کہ بارگاہِ الٰہی میں ادب کے ساتھ قدم رکھنا چاہئے اور مجھے تمہارے چہرے کی سیاہی کو دھونے کے لئے تین دن تک دھوبی کی طرح کام کرنا پڑا ہے۔ (تذکرۃ الاولیاء: ۲۳۱)

سماع کے لئے لازم امور:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اپنے چند مریدوں کے ہمراہ رات کے وقت ایک ایسے مکان پر تشریف لے گئے جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت کا انتظام تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہاں پہنچنے کے بعد اپنے نورِ باطن سے حاضرین محفل کا جائزہ لیا اور وہاں ایک اجنبی شخص کو موجود پایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس اجنبی شخص کو پاس بلایا اور اسے اپنی چادر دیتے ہوئے فرمایا کہ تم یہ چادر بازار میں گروی رکھوا کر فقراء کے لئے دو سیر شکر لے آؤ۔ وہ شخص چادر لے کر جب باہر نکلا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دروازہ اندر سے بند کرتے ہوئے اس شخص کو پکارا اور فرمایا کہ تم یہ چادر

Marfat.com

لے کر چلے جاؤ اور دوبارہ یہاں لوٹ کر نہ آنا۔ لوگوں نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو حیرانگی سے اس کی وجہ دریافت کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے اپنی چادر فروخت کر کے تمہارے لئے وقت کی طہارت خریدی ہے اور میں نے اپنے اور تمہارے درمیان سے اس شخص کو باہر نکال دیا ہے جو ہم میں سے نہ تھا اور سماع کے لئے تین چیزوں کا ہونا لازمی ہے یعنی زمان اور مکان موافق ہو اور اہل مجلس بھی اس کی اہلیت وقابلیت رکھتے ہوں۔

(نزہۃ البساطین جلد ۱: ۲۷۹)

اخلاص کا درس:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ مجسم اخلاص ومروت تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اخلاق کا درس ایک حجام سے لیا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ سے وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا کہ میں ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں مقیم تھا اور ایک حجام سے بال کٹوانے کے لئے گیا۔ حجام اس وقت رئیس مکہ کی حجامت کر رہا تھا میں نے کہا تم اللہ عزوجل کے واسطے میرے بال کاٹ دو اور میرے پاس تمہیں بطورِ اجرت دینے کے لئے کچھ نہیں ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حجام نے میری بات سنی تو اثبات میں سر ہلا دیا اور میں نے دیکھا اس کی آنکھیں نم تھیں۔ اس نے رئیس مکہ کی حجامت ادھوری چھوڑ دی اور اس سے کہنے لگا کہ آپ کی مہربانی ہوگی اس نشست سے اٹھ جائیں کہ جب اللہ عزوجل کا نام آ گیا تو مجھے سب کچھ مل گیا۔ پھر اس حجام نے مجھے اس نشست پر بٹھایا اور میرے سر کا بوسہ لیا اور میرے بال کاٹ دیئے۔ پھر اس حجام نے مجھے ایک کاغذ کی پڑیا دی جس میں تھوڑی سی ریزگاری موجود تھی، اس نے مجھ سے کہا اسے اپنی ضرورت پر خرچ کر لیں۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے اس کے حال پر ترس آیا اور میں نے دل میں خیال کیا کہ یہ شخص بہت نیک ہے، پھر میں نے اس بات کی نیت کی کہ مجھے پہلی فرصت میں جو بھی ملے گا وہ میں اس حجام کو بطورِ مروت دوں گا۔ پھر کچھ دنوں بعد میرے کچھ ارادت مندوں نے بصرہ سے میرے لئے اشرفیوں کی ایک تھیلی بھیجی۔ میں نے وہ تھیلی لی

Marfat.com

اور اس حجام کے پاس گیا اور وہ تھیلی اسے پیش کی۔ اس نے تھیلی پکڑی اور پوچھا کہ اس میں کیا ہے؟ میں نے جواباً کہا تم نے میرے ساتھ عمدہ برتاؤ کیا تھا اور میں نے اس وقت نیت کی تھی کہ مجھے جو چیز پہلی فرصت میں ملے گی وہ میں تمہاری خدمت میں پیش کروں گا۔ اس حجام نے میری بات سنی تو کہنے لگا صد افسوس! تمہیں اللہ عزوجل سے شرم نہ آئی جبکہ تم نے مجھ سے خود ہی کہا تھا کہ اللہ عزوجل کے واسطے میری حجامت بنا دو اور اب مجھے اس کا معاوضہ دیتے ہو، کیا تم نے دیکھا کہ کوئی شخص اللہ عزوجل کے لئے مزدوری کرے اور پھر اس کا معاوضہ بھی طلب کرے؟

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اس حجام کی بات سنی تو میں اس کی عظمت کا دل سے قائل ہو گیا۔ (تذکرۃ الاولیاء: ۳۲۹۔۳۲۸)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا توکل:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے پانچ سو اشرفیاں بطورِ نذرانہ پیش کیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے دریافت فرمایا تیرے پاس ان اشرفیوں کے علاوہ بھی کچھ مال ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تجھے مزید مال کی خواہش تو نہیں؟ اس نے عرض کیا میں مزید کی خواہش رکھتا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تو اپنی ان اشرفیوں کو واپس لے جا اور تو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہے کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں اور مجھے پھر بھی کسی چیز کی خواہش نہیں ہے جبکہ تیرے پاس مال موجود ہے اور تو پھر بھی مزید مال کی خواہش رکھتا ہے اور تو اپنی ان اشرفیوں کو واپس لے جا کہ میں کسی ضرورت مند سے نہیں لیتا اور میں سمجھتا ہوں کہ میرا مولا غنی ہے اور سارا جہان فقیر ہے۔

(تذکرۃ الاولیاء: ۳۲۹)

ذکرِ الٰہی کا اثر:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید سے کوئی گستاخی سرزد ہو گئی اور وہ شرمساری کی وجہ سے ایک مسجد میں چھپ گیا اور کئی دنوں تک اس مسجد میں چھپا رہا۔ ایک دن آپ

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ اس کے پاس گئے اور وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر خوف سے لرزنا شروع ہو گیا اور لڑکھڑا کر گر پڑا جس سے اس کا سر پھٹ گیا اور خون جاری ہو گیا اور خون کے ہر قطرہ سے ذکر الٰہی کی آواز آ رہی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تیرا یہ فعل ریاکاری میں شامل ہے جبکہ چھوٹے چھوٹے بچے تیرے جیسے ذکر میں مساوی ہیں۔ اس مرید نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔ کچھ دنوں بعد کسی نے اس مرید کو خواب میں دیکھا تو اس کا حال دریافت کیا؟ اس نے کہا ایک عرصہ گزر گیا تھا اور میں دین سے دور تھا اور جو کچھ میں سمجھتا تھا وہ سب باطل تھا۔ (حکایاتِ اولیاء)

ہمارا درہم ہمیں واپس لوٹا دو:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کرامت ایک بزرگ یوں بیان فرماتے ہیں کہ میں حج بیت اللہ کی سعادت کے لئے عازمِ سفر ہوا اور میں سفر پر روانہ ہونے سے قبل آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے دیکھ کر ایک درہم عطا فرمایا جسے میں نے اپنی کمر بند میں باندھ لیا۔ وہ بزرگ فرماتے ہیں دورانِ سفر میں جہاں بھی مقیم ہوا حسن اتفاق سے وہاں میرے لئے عمدہ سامان میسر آ گیا اور مجھے وہ درہم خرچ کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی۔ پھر جب میں حج بیت اللہ کے بعد واپس بغداد پہنچا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا ہاتھ پھیلاتے ہوئے مجھ سے کہا لاؤ ہمارا درہم ہمیں واپس لوٹا دو اور میں نے وہ درہم آپ رحمۃ اللہ علیہ کو واپس لوٹا دیا۔

روح قفسِ عصری سے پرواز کر گئی:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ پر اللہ عزوجل کا خصوصی فضل و کرم تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے جو بھی کلمات نکلتے تھے اللہ عزوجل انہیں پورا فرما دیتا تھا۔ ایک نوجوان جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہتا تھا اور اس کی عادت تھی کہ جب بھی کوئی ذکر سنتا تو چیخنا چلانا شروع کر دیتا تھا اور خوب شور مچایا کرتا تھا۔ ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے فرمایا کہ اگر تو نے آئندہ ایسی حرکت کی تو میرے پاس آنا چھوڑ دو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس فرمان کے بعد

Marfat.com

جب بھی وہ ذکر سنتا تو اس کے چہرے کا رنگ بدل جاتا مگر وہ انتہائی ضبط کا مظاہرہ کرتا یہاں تک کہ اس کے جسم کے ہر بال سے خون ٹپکنے لگتا تھا۔ پھر ایک دن ایسا ہوا کہ اس نے ایک زبردست نعرہ بلند کیا اور اس کی روح قفس عصری سے پرواز کر گئی۔

ابلیس لعین کا راہِ فرار اختیار کرنا:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ پر اللہ عزوجل کا خصوصی فضل و کرم تھا کہ ابلیس لعین بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دور بھاگتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک بزرگ نے ابلیس لعین کو یوں راہِ فرار اختیار کرتے دیکھا تو حیران رہ گئے۔ پھر وہ بزرگ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو انتہائی جلال کے عالم میں دیکھا۔ ان بزرگ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا حضور! اپنا غصہ تھوک دیں کہ حالت غصہ میں شیطان غالب ہوتا ہے۔ پھر ان بزرگ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ میں جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو رہا تھا میں نے ابلیس لعین کو یوں بھاگتے ہوئے دیکھا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ابلیس لعین میرے غصہ سے دور بھاگتا ہے اس لئے کہ دوسرے لوگ اپنے نفس کی وجہ سے غصہ کرتے ہیں اور اگر اللہ عزوجل کا ابلیس لعین سے پناہ مانگنے کا حکم نہ ہوتا تو میں ہرگز اس سے پناہ نہ مانگتا۔ (قصص الاولیاء)

تمہارا قلب اللہ عزوجل کا گھر ہے:

ایک مرتبہ ایک سیّد صاحب حج بیت اللہ کی سعادت کے لئے عازمِ سفر ہوئے۔ جب وہ بغداد پہنچے تو انہوں نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کا قصد کیا اور اس مقصد کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا کہ آپ سیّد ہیں اور آپ کے جدِ اعلیٰ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نفس اور کفار دونوں کے خلاف جہاد کیا کرتے تھے آپ بتائیں کہ آپ نے کون سا جہاد کیا ہے؟ ان سیّد صاحب نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو ان کے قلب پر رقت طاری ہو گئی اور ان کی آنکھوں سے بے تحاشا آنسو جاری ہو گئے اور وہ کہنے لگے کہ میرا حج تو یہیں ختم ہو گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تمہارا قلب اللہ عزوجل کا گھر ہے تم اس میں کسی دوسرے کو

جگہ نہ دو۔ ان سیّد صاحب نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو ان کی روح قفس عصری سے پرواز کر گئی۔ (قصص الاولیاء)

مقام رضائے الٰہی:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں میں ایک مرتبہ شدید درد ہوئی اور جب تکلیف حد سے بڑھ گئی اور ناقابل برداشت ہوگئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا۔ دم کرنے کے بعد پاؤں کی تکلیف ختم ہوگئی۔ اس وقت ندائے غیبی آئی اے جنید (رحمۃ اللہ علیہ)! تجھے اس بات پر شرمندگی نہیں کہ تو نے اپنے نفس کی خاطر ہمارے کلام کا استعمال کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب ندائے غیبی سنی تو کانپ اٹھے اور شرمندگی محسوس کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اسی وقت اللہ عزوجل سے معافی کے خواستگار ہوئے۔

صاحب وجد اللہ عزوجل کی حفاظت میں ہوتا ہے:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے معاصرین میں ایک بزرگ حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں جو انتہائی شب بیدار اور عبادت گزار تھے۔ ایک مرتبہ وہ ایک مقام پر ذکر الٰہی میں مشغول تھے کہ چند لوگوں نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ تین دن سے ایک پتھر پر بیٹھے باآوازِ بلند ذکر الٰہی میں مشغول ہیں اور وہ نہ ہی کچھ کھاتے ہیں اور نہ کچھ پیتے ہیں جب نماز کا وقت ہوتا ہے تو وہ نماز کی ادائیگی میں مشغول ہو جاتے ہیں اور نماز وقت پر ادا کرتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چند مرید جو اس وقت وہاں موجود تھے انہوں نے جب ان لوگوں کی باتیں سنیں تو کہنے لگے کہ یہ فنا کی علامت نہیں بلکہ ہوشیاری کی علامت ہے کہ فانی شخص تو نماز پڑھنے کا ہوش بھی کھو بیٹھتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب اپنے مریدوں کی بات سنی تو فرمایا کہ ایسا ہرگز نہیں جیسا تم گمان کرتے ہو بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ان پر وجدانی کیفیت طاری ہے اور صاحب وجد اللہ عزوجل کی حفاظت میں ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ نماز اپنے مقررہ وقت پر ادا کرتے ہیں۔

پھر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تشریف لے

Marfat.com

گئے اور فرمایا کہ کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ رضائے الٰہی کو مقدم رکھتے ہیں اور اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ رضائے الٰہی کو مقدم رکھتے ہیں تو پھر یہ شور کیوں برپا کر رکھا ہے؟ حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو خاموشی اختیار کر لی اور کہا کہ اے جنید (رحمۃ اللہ علیہ)! بلاشبہ تم میرے بہترین استاد ہو۔

یہ کرامت نہیں بلکہ فریب ہے:

حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ایک دن دریائے دجلہ کے کنارے گیا اور دریا میں کانٹا ڈال کر کھڑا ہو گیا اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کی کہ اے اللہ! جب تک اس کانٹے میں مچھلی نہیں پھنسے گی میں یونہی کھڑا رہوں گا اور ہرگز یہاں سے نہ لوٹوں گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابھی میرا یہ کہنا تھا کہ ایک بہت بڑی مچھلی کانٹے میں پھنس گئی اور میں نے الحمدللہ کہا کہ میرا کام ہو گیا تھا۔

حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کے بعد میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کو اپنی اس کرامت کے متعلق بتایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سنا تو فرمایا اے ابوالحسن (رحمۃ اللہ علیہ)! اگر مچھلی کی بجائے کوئی بڑا سانپ نکل آتا اور تمہیں ڈس لیتا اور تم مر جاتے تو یہ اس سے کئی گنا بہتر تھا کہ تم اپنی کرامت کا اظہار یوں فخریہ انداز میں کرتے اور اگر مچھلی کی جگہ تمہارے کانٹے میں سانپ پھنس جاتا تو یہ کرامت تھی مگر چونکہ تم ابھی درمیانی منزل پر ہو اس لئے تمہارے ساتھ پیش آنے والے اس واقعہ کو کرامت نہیں بلکہ ایک فریب کہا جا سکتا ہے۔

دوستوں کی عیادت ایسے کرنی چاہئے:

حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ بیمار ہو گئے اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور پھل و پھول پیش کئے۔ پھر جب حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوئے تو حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ ان کی عیادت کے لئے اپنے مریدوں کے ہمراہ تشریف لائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا حال دریافت کیا اور پھر اپنے مریدوں سے کہا تم سب

Marfat.com

جنید (رحمۃ اللہ علیہ) کا مرض خود پر تقسیم کرلو۔ حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کہنا تھا کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا مرض جاتا رہا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ صحت یاب ہو گئے۔ حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ نے رخصت ہوتے وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ اے جنید (رحمۃ اللہ علیہ)! دوستوں کی عیادت ایسے کرنی چاہئے۔

دینے والا ہاتھ اونچا ہے:

حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے دلی عقیدت تھی۔ ایک بزرگ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی بھی اپنا ہاتھ لوگوں کے سامنے پھیلانے میں عار محسوس نہ کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ضرورت کے وقت لوگوں سے سوال کرلیا کرتے تھے۔ مجھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات پسند نہ تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ جیسا عالی مرتبت بزرگ کسی کے سامنے یوں دست دراز ہو۔ میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام واقعہ ان کے گوش گزار کیا۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا تم ابوالحسن (رحمۃ اللہ علیہ) کے اس فعل کو بری نگاہ سے نہ دیکھو کہ وہ لوگوں کے سامنے دست دراز اس لئے ہوتے ہیں کہ وہ انہیں کچھ دینا چاہتے ہیں اور وہ ان سے سوال اسی لئے کرتے ہیں کہ لوگوں کو آخرت میں ثواب ملے اور اس میں ان کا کچھ نقصان نہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اشارہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی جانب تھا:

اَلْمُعْطِیْ ھِیَ الْعَلْیَا

"دینے والا ہاتھ اونچا ہے۔"

بعض علماء نے اس کے معنی بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ معطی کے ہاتھ سے غرض لینے والے ہاتھ سے ہے اس لئے کہ ثواب وہی دیتا ہے اور اعتبار ثواب کا ہے نہ کہ مال کا۔

وہ بزرگ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم ایک ترازو لاؤ۔ جب ترازو لایا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس ترازو میں سو درہم رکھے اور پھر ایک مٹھی مزید بھر کر اس میں ملادی اور فرمایا کہ ان کو حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس لے جاؤ اور جا کر

Marfat.com

انہیں دے دو۔

وہ بزرگ فرماتے ہیں میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ وزن تو اس لئے کیا جاتا ہے کہ مقدار کا اندازہ ہو سکے جبکہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سو درہم تولنے کے بعد اس میں مزید مٹھی بھر درہم بغیر کسی گنتی کے ملا دیئے اس میں ضرور کوئی حکمت پوشیدہ ہے مگر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھنے کی جسارت نہ کر سکا۔ میں نے وہ درہم لئے اور حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ انہوں نے فرمایا ترازو لاؤ۔ میں ترازو لایا اور انہوں نے سو درہم تول کر الگ کر لئے اور فرمایا کہ ان کو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس واپس لے جاؤ اور ان سے کہنا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جو بھیجا میں نے وہ قبول کر لیا اور سو درہم سے جو زیادہ ہیں وہ میں قبول کرتا ہوں۔

وہ بزرگ فرماتے ہیں میں حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر بھی شدید حیران ہوا اور میں نے ان سے دریافت کیا کہ یہ معاملہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا جنید (رحمۃ اللہ علیہ) دانا ہیں وہ چاہتے ہیں کہ رسی کے دونوں سرے خود ہی تھام لیں اور انہوں نے جو سو درہم تولے تھے وہ انہوں نے آخرت میں ثواب کی غرض سے تولے تھے اور پھر ان میں مٹھی بھر درہم جو ملائے وہ اللہ عزوجل کی نیت سے ملائے تھے چنانچہ جو اللہ عزوجل کے لئے ملائے گئے تھے وہ میں نے رکھ لئے اور باقی ان کو واپس لوٹا دیئے۔

وہ بزرگ فرماتے ہیں جب میں ان سو درہموں کو لے کر واپس حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس لوٹا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ ان درہموں کو دیکھ کر رونے لگے اور فرمایا ابوالحسن (رحمۃ اللہ علیہ)! نے اپنا مال رکھ لیا اور ہمارا مال واپس لوٹا دیا۔

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ پر روحانی عنایات:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا حلقہ ارادت بے حد وسیع تھا اور بے شمار اولیاء اللہ رحمہم اللہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے فیض حاصل کیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں کی تعداد ہزاروں میں ہے جنہوں نے شہرتِ دوام پائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک ایسے ہی باکمال اور صاحب علم و

Marfat.com

فضل مرید حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔ حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ رجوع الی اللہ ہونے سے قبل نہاوند کے گورنر تھے۔ ایک مرتبہ عباسی خلیفہ المعتقد باللہ نے اپنے محل میں ایک دعوت کا اہتمام کیا اور قرب و جوار کے تمام گورنروں اور سرداروں کو بغداد میں اپنے محل میں دعوت دی۔ تمام گورنر اور سردار، خلیفہ کے محل میں موجود تھے اور اس وقت ایک عجیب جشن کا سماں تھا۔ خلیفہ اپنی مسند پر بیٹھا تھا اور تمام علاقوں کے گورنر اور سردار اس کے سامنے انتہائی ادب و احترام کے ساتھ دست بستہ کھڑے تھے۔ خلیفہ ان سب کو خلعت عطا فرما رہا تھا کہ اچانک ایک گورنر کو چھینک آ گئی اور اس کی ناک بہہ گئی۔ گورنر کے پاس اس وقت کوئی رومال نہ تھا اس نے جلدی میں ناک اپنی شاہی پوشاک سے صاف کر لی۔ خلیفہ نے اس گورنر کی یہ حرکت دیکھی تو انتہائی غضبناک ہوا اور اسے اسی وقت گورنری سے معزول کر دیا اور اس کی خلعت چھین کر اسے بھرے دربار میں بے عزت کر کے باہر نکال دیا۔

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس وقت گورنروں کی صف میں کھڑے تھے اس پورے معاملے کو بغور ملاحظہ فرما رہے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں خیال آیا کہ ایک شخص نے دنیاوی بادشاہ کے سامنے شاہی آداب کو ملحوظِ خاطر نہ رکھا اور شاہی خلعت کی تعظیم نہ کی اور اس کی اس حرکت نے اسے شاہی دربار سے رسوا کر کے نکال دیا اور اس کی شاہی خلعت اس سے واپس لے لی گئی جب ایک دنیاوی دربار میں ایک شخص کو یوں ذلیل کر کے نکالا گیا ہے تو اس شخص کا کیا انجام ہوگا جو حکم الحاکمین کی عطا کردہ خلعت کی قدر نہ کرے گا اور وہ اللہ عزوجل کا ادب و احترام ملحوظِ خاطر نہ رکھتا ہوگا۔ اس واقعہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل پر اس قدر گہرا اثر ڈالا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے گورنری کو خیر باد کہہ دیا اور حضرت خیر النساج رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کے دست حق پر بیعت کر لی۔

حضرت خیر النساج رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کو حکم دیا کہ تم حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں چلے جاؤ اور ان سے روحانی فیوض و برکات حاصل کرو۔ حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے

Marfat.com

علم ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک گوہر نایاب ہے کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ اسے قیمتاً فروخت کریں گے یا پھر بغیر کسی قیمت کے مجھے عطا کریں گے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر میں اسے فروخت کرنا چاہوں تو تم اس کی قیمت ہرگز ادا نہ کرسکو گے کہ اس کی قیمت تمہاری قوتِ خرید سے باہر ہے اور اگر میں وہ گوہر نایاب تمہیں مفت میں دے دوں گا تو تم اس کی قدر و قیمت کا اندازہ نہ لگا سکو گے کہ جو چیز بغیر محنت و مشقت کے حاصل ہو جائے اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی ،اگر تم اس گوہر نایاب کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو بحرِ توحید میں غرق ہو جاؤ اور خود کو فنا کر دو پھر اللہ عزوجل تم پر صبر و کشادگی کے دروازے کھول دے گا اور جب تم میں برداشت کی قوت پیدا ہو جائے گی وہ گوہر نایاب تمہیں حاصل ہو جائے گا۔

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ میرے لئے کیا حکم ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم ایک سال تک گندھک فروخت کرو چنانچہ حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ ایک سال تک گندھک فروخت کرتے رہے اور پھر ایک برس بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہنا چاہتا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں اجازت دے دی۔

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ چونکہ گورنری کا عہدہ چھوڑ کر درویش ہوئے تھے اس لئے ان کے مزاج میں عجز و انکساری پیدا کرنے کے لئے اور ان کے دماغ سے گورنری کی بو نکالنے کے لئے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا کہ تم ایک سال تک لوگوں سے بھیک مانگو۔ حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق بھیک مانگنا شروع کر دیا اور سارا دن میں جو بھی خیرات ملتی شام کو وہ فقراء و مساکین میں تقسیم فرما دیتے اور خود فاقہ کیا کرتے تھے۔

بھیک مانگنے کے دوران حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کو انتہائی شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا کیونکہ لوگ جانتے تھے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نہاوند کے گورنر رہ چکے ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خیرات کی کوئی ضرورت نہیں اسی لئے وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خیرات دینے سے گریز کرتے تھے مگر آپ

رحمۃ اللہ علیہ ہمت نہ ہارتے اور باوجود دشواری اور انکار کے کچھ نہ کچھ خیرات اکٹھی کرلیا کرتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس تنگی کی شکایت جب حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کی تو انہوں نے فرمایا اب تمہیں اس بات کا بخوبی اندازہ ہو گیا ہو گا کہ دنیاداروں کے نزدیک تمہاری کچھ حیثیت نہیں ہے لہٰذا تم اپنا دل دنیا سے نہ لگانا۔

اس دوران حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کو نیا حکم دیا کہ چونکہ تم نہاوند کے گورنر رہ چکے ہو اور دورانِ گورنری تم نے کئی لوگوں سے زیادتی کی ہو گی لہٰذا تم ہر شخص سے جا کر معافی مانگو گے چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر شخص کے پاس گئے اور اس سے معافی مانگی اور جو شخص وہاں موجود نہ تھا اس سے معافی کے عوض ایک لاکھ درہم خیرات کئے مگر اس کے باوجود دل میں خلش برقرار رہی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی اس بے قراری کے متعلق عرض کیا تو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تمہارے دل میں اب بھی حب جاہ اور حب مال موجود ہے لہٰذا تم مزید ایک سال تک بھیک مانگو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر سر تسلیم خم کیا اور بھیک مانگنے نکل کھڑے ہوئے۔ سارا دن بھیک مانگنے کے بعد جو کچھ بھی بطورِ خیرات ملتا اسے لا کر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کر دیتے اور وہ اسے فقراء و مساکین میں تقسیم فرما دیتے تھے۔ ایک سال گزر گیا اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا اب تم میری صحبت میں رہنے کے قابل ہو چکے ہو لیکن میری صحبت میں رہنے کے لئے لازم ہے کہ تم فقراء کی خدمت کرو گے۔

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان پر لبیک کہا اور فقراء کی خدمت میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ ایک سال مزید گزر گیا۔ ایک سال بعد حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے شبلی (رحمۃ اللہ علیہ)! تم اپنے نفس کو کس مقام پر دیکھتے ہو؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا میں خود کو تمام لوگوں سے ادنیٰ درجہ پر پاتا ہوں۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے سنا تو فرمایا اب تمہارا ایمان مکمل ہو چکا۔

Marfat.com

یوں حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہ کر سلوک وعرفان کی منازل طے کرنا شروع کیں اور اللہ عزوجل نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بلند مرتبہ عطا فرمایا اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں وہ وقت بھی آیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ رشد وہدایت کے لئے منبر پر رونق افروز ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے خطاب کی شعلہ بیانی سے لوگوں کے سامنے حقیقت واسرار ورموز کے کئی پہلو آشکار کرنے لگے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو علم ہوا تو انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بلا کر کہا ہم نے جن چیزوں کو دفن کیا تم نے انہیں عوام الناس کے سامنے یوں کھلے عام بیان کرنا شروع کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا میں جس حقیقت کو بیان کرتا ہوں وہ لوگوں کے اذہان سے بالا ہے اور میرا کلام منجانب حق ہے اور وہ حق کی جانب ہی لوٹ جاتا ہے جبکہ اس دوران شبلی (رحمۃ اللہ علیہ) کا وجود باقی نہیں رہتا۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو فرمایا تمہارا کہنا درست ہے مگر تمہارے لئے یہ مناسب نہیں کہ تم اس قسم کی باتیں یوں بیان کرو۔

ایک دن حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی زوجہ اپنے گھر میں بیٹھی کنگھی کر رہی تھیں کہ حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ اچانک گھر میں داخل ہو گئے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی زوجہ نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یوں گھر میں داخل ہوتے دیکھا تو پردہ کرنا چاہا۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا کہ تمہیں پردہ کی ضرورت نہیں کہ اس وقت شبلی (رحمۃ اللہ علیہ) ہوش میں نہیں ہے۔ اس دوران حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ حالت وجد میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے ذیل کے اشعار پڑھنے لگے۔

عودونی الوصال والوصال عذب
ورمونی یا لصدو الصد صعب
زعمو حین عاتبوا ان جرمی
فرط حنی هم وما ذاك ذنب
لا و حسن الخصوع عند المتلافی
ما جزاء من یحب الا یحب

Marfat.com

''ہمیں وصال کا عادی بنا دیا ہے اور وہ بہت شیریں ہے اور مجھے ہجر
میں مبتلا کر دیا ہے اور وہ بہت سخت ہے، عتاب میں آتا ہے تو کہتا ہے
میرا گناہ ہے، جوش محبت میں ہو تو یہ کوئی گناہ نہیں ہے۔''

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اشعار سنے تو سر ہلاتے ہوئے فرمایا اے شبلی (رحمۃ اللہ علیہ)! ایسے ہی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سنا تو بے ہوش ہو کر گر پڑے اور پھر جب کچھ دیر بعد ہوش آیا تو رونے لگے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زوجہ سے فرمایا تم اب پردہ کر لو کہ اسے ہوش آ گیا ہے۔ (نزہۃ المجالس:۲۷۹)

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ ایک دن حالت وجد میں تھے اور انتہائی مضطرب دکھائی دیتے تھے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا تو فرمایا تم اپنے کام اللہ عزوجل کے سپرد کر دو تاکہ تمہیں سکون کی دولت میسر ہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا سکون کی دولت تو مجھے اسی وقت مل سکتی ہے جب اللہ عزوجل میرے کام مجھ پر چھوڑ دے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے سنا تو فرمایا شبلی (رحمۃ اللہ علیہ) کی تلوار سے خون ٹپکتا ہے۔

غلام خلیل اپنے منصوبہ میں ناکام ہوا:

خلیفہ بغداد کا درباری غلام خلیل اپنے منصوبہ میں ناکام ہوا تو اس کے دل میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے مزید حسد پیدا ہو گیا اور وہ حسد کی آگ میں جلتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت میں شدید ہو گیا۔ اسے اس بات کا دکھ تھا کہ تمام اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم خلیفہ کے دربار سے زندہ بچ کر چلے گئے چنانچہ اس نے نت نئی چالیں چلنا شروع کر دیں اور غلام خلیل کے خلیفہ کے ساتھ ذاتی روابط تھے کہ اس نے دین کو دنیا کے عوض فروخت کر دیا تھا جیسا کہ اس زمانہ میں بھی بعض صوفیاء اور مولوی حضرات ایسے تھے جو دنیادار تھے اور حاکم وقت کے جوتوں کے تلوے چاٹا کرتے تھے اور غلط قسم کے فتوے دے کر اپنے پیٹ کو دوزخ کی آگ سے بھرتے تھے۔ غلام خلیل بھی صوفیاء کے لباس میں خلیفہ کے دربار میں بیٹھا کرتا تھا اور اللہ عزوجل کے نیک بندوں کے خلاف زہر اگلتا رہتا تھا۔

Marfat.com

غلام خلیل نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو رسوا کرنے کے لئے ایک چال چلی اور اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مقرب خاص حضرت ابوالحسن سمنون رحمۃ اللہ علیہ پر پہلا وار کیا۔ اس نے ایک عورت کو حضرت ابوالحسن سمنون رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجا جس نے خود کو حضرت ابوالحسن سمنون رحمۃ اللہ علیہ کے لئے پیش کیا۔ حضرت ابوالحسن سمنون رحمۃ اللہ علیہ نے انکار کر دیا۔ وہ عورت حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ابوالحسن سمنون رحمۃ اللہ علیہ کو حکم دیں کہ وہ مجھے قبول فرمالیں۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس عورت کی بات سنی تو غصہ میں آ گئے اور حکم دیا کہ اس عورت کو یہاں سے نکال دیا جائے۔ خدام نے اس عورت کو خانقاہ سے باہر نکال دیا اور وہ عورت غلام خلیل کے پاس پہنچی اور پھر دونوں نے مل کر اپنے منصوبہ کے مطابق حضرت ابوالحسن سمنون رحمۃ اللہ علیہ پر الزام لگایا کہ انہوں نے اس عورت کے ساتھ زنا کیا ہے۔

غلام خلیل اس عورت کو لے کر خلیفہ وقت کے دربار میں پہنچا اور ایک من گھڑت واقعہ مرچ مصالحہ لگا کر خلیفہ وقت کو سنایا اور اسے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء کے خلاف اکسایا۔ خلیفہ کچے کانوں کا تھا اور اس نے غلام خلیل کی بات پر اعتبار کرتے ہوئے بغیر کسی تصدیق یا ثبوت کے حضرت ابوالحسن سمنون رحمۃ اللہ علیہ کے قتل کا فرمان جاری کر دیا۔ حضرت ابوالحسن سمنون رحمۃ اللہ علیہ کو دربار میں طلب کیا گیا اور جب جلاد کو ان کا سر قلم کرنے کے لئے خلیفہ نے بلانا چاہا تو اس کی زبان بند ہو گئی اور وہ باوجود کوشش کے جلاد کو کوئی حکم نہ دے سکا۔ خلیفہ نے حضرت ابوالحسن سمنون رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ وہ کل دوبارہ دربار میں پیش ہوں۔

رات کے وقت جب خلیفہ سویا تو اس نے ایک ندائے غیبی سنی کہ اگر تو نے حضرت ابوالحسن سمنون رحمۃ اللہ علیہ کو قتل کروایا تو تیری سلطنت زوال پذیر ہو جائے گی۔ اگلی صبح خلیفہ نے حضرت ابوالحسن سمنون رحمۃ اللہ علیہ کو دربار میں بلایا اور ان سے اپنی گستاخی کی معافی مانگی اور پھر نہایت عزت واحترام کے ساتھ دربار سے رخصت کیا۔

یوں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء اور دیگر اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی مخالفت کرنے والا غلام خلیل اپنے منصوبہ میں ناکام ہوا۔

Marfat.com

قصے سنانے کا فائدہ:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ حاضرین محفل کے سامنے وعظ فرما رہے تھے کہ دورانِ وعظ کسی شخص نے اٹھ کر سوال کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ جو قصے مریدوں کو سناتے ہیں ان سے کیا نفع ہوتا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ قصے اللہ عزوجل کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے۔ جس سے مریدوں کے قلوب تقویت پاتے ہیں۔ اس شخص نے کہا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول کی کیا دلیل ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے:

"ہم تم سے انبیاء علیہم السلام کے تمام قصے بیان کرتے ہیں تاکہ اس سے تمہارے قلوب کو تقویت حاصل ہو۔"

معرفت ہی اصل چیز ہے:

حضرت شیخ ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ بغداد تشریف لائے تو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں مہمان ہوئے۔ ان دنوں بغداد میں حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت تھی اور حضرت ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ کو ان سے ملنے کا بے حد اشتیاق تھا کہ ان کی خدمت میں حاضر ہوں اور ان کی زیارت کا شرف حاصل کریں مگر چونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے مہمان تھے اس لئے یہ مناسب نہ جانا کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی اجازت کے بغیر حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لئے جائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عرصہ تک حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں قیام کیا مگر کبھی موقع نہ پاسکے کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت لے سکیں۔ کافی دن گزرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دل میں خیال کیا کہ جب بھی میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے اس موضوع پر بات کرنے کا ارادہ کرتا ہوں تو وہ خود ہی کچھ ایسی صورت پیدا کر دیتے ہیں کہ اس موضوع پر بات نہیں ہو پاتی۔

حضرت ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے رویہ کے متعلق کافی سوچ بچار کی کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کیوں ایسی صورتحال پیدا کر دیتے ہیں جو ان کی سمجھ سے بالا ہے۔ ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے موقع دیکھتے ہوئے ہمت کی اور دوپہر کے وقت

Marfat.com

جب حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ قیلولہ کا ارادہ فرما رہے تھے اور اتفاق سے وہاں کوئی اور موجود نہ تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اجازت طلب کرتا ہوں۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ٹالتے ہوئے فرمایا کہ مجھے معلوم ہے چند دن صبر کرو اس موضوع پر پھر گفتگو ہوگی۔

حضرت ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ نے اس وقت خاموشی اختیار کی مگر اگلے دن پھر موقع دیکھ کر اپنی بات دہرائی اور کہا کہ حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ جانتے ہیں کہ میں کیا بات کرنا چاہتا ہوں؟ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم نے کل اور اس سے قبل بھی کئی مرتبہ مجھ سے اس موضوع پر بات کرنی چاہی مگر کر نہیں سکے اور میرے پاس آج بھی تمہارے لئے وہی جواب ہے کہ تم ابھی صبر کرو اور خود کو یوں پریشان نہ کرو اور نہ ہی مجھے پریشان کرو۔

حضرت ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو ایک مرتبہ پھر خاموشی اختیار کر لی مگر دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ہر مرتبہ ان کی بات کو کیوں ٹال دیتے ہیں؟ کچھ دنوں بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ پھر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور! میں حیران ہوں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے میری بات مکمل نہیں کرنے دیتے؟

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا سبحان اللہ! میں نے تمہیں یا کسی اور کو کہیں آنے جانے سے نہیں روکا۔ حضرت ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ میں حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کا خواہاں ہوں اور یہ سوچ کر ان کے پاس نہیں جاتا کہ کہیں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اجازت کے بغیر گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ میری اس حرکت پر ناراض نہ ہوں اور مجھے یہاں کچھ لوگوں سے اس بات کا علم ہوا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات پسند نہیں ہے؟

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم اپنی بات پھر سے دہرانا کہ مجھے کیا پسند نہیں ہے؟ حضرت ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ کوئی بھی حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ سے

Marfat.com

ملاقات کرے بالخصوص آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے والے لوگ؟

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں خاموشی اختیار کر لی اور حضرت ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ بھی خاموش ہو گئے اور ان دنوں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بے حد کوشش کی تھی کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اجازت مرحمت فرمادیں مگر پھر اس خیال سے خاموش ہو گئے کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اجازت مرحمت نہیں فرمائیں گے۔

ایک روز کا ذکر ہے حضرت ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ کا گزر سے بازار سے ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات ایک بزرگ سے ہوئی جنہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا اے ابوعمرو (رحمۃ اللہ علیہ)! کیا تمہاری ملاقات حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا ابھی نہیں ہوئی اور میں اس سعادت سے محروم ہوں۔ ان بزرگ نے کہا تمہیں ان سے ضرور ملاقات کرنی چاہئے کہ حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ جیسے یگانہ روزگار کا ملنا محال ہے۔ ان بزرگ کی بات سن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شوق میں مزید اضافہ ہو گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس وقت دل میں ارادہ کیا جیسے بھی ہو میں حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ سے ضرور ملاقات کروں گا اور اب حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت بھی نہیں مانگوں گا۔

ان بزرگ نے جب حضرت ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ کو یوں سوچ میں گم دیکھا تو پوچھا اے ابوعمرو (رحمۃ اللہ علیہ)! تم کس سوچ میں گم ہو؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں اس شش و پنج میں مبتلا ہوں کہ وہاں کیسے جاؤں کہ میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں مقیم ہوں اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کو ناپسند فرماتے ہیں کہ بالخصوص ان کی صحبت میں رہنے والا کوئی بھی شخص حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کرے۔ ان بزرگ نے مسکراتے ہوئے فرمایا اس کا مطلب یہ ہوا کہ تمہاری ملاقات حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ سے نہیں ہو سکتی۔

حضرت ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً کہا ایسی کوئی بات نہیں اور میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو بتائے بغیر حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لئے جاؤں گا اور اگر بعد میں انہیں اس کی خبر ہو بھی جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

ان بزرگ نے کہا اے ابوعمرو (رحمۃ اللہ علیہ)! تمہیں اس بارے میں خوب غور کر لینا چاہئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا یہ فیصلہ تمہارے۔لئے کوئی بڑی مصیبت کھڑی کر دے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں نے اب کامل ارادہ کر لیا ہے کہ میں ضرور حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کروں گا۔

پھر حضرت ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ اسی وقت حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی غرض سے ان کی خانقاہ کی جانب روانہ ہوئے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کے آستانہ پر پہنچے تو اس وقت ان کی محفل میں مریدوں اور ارادت مندوں کے علاوہ دور دراز سے آئے ہوئے کئی صوفیاء کرام بھی موجود تھے اور ان کی باتوں کو بغور سن رہے تھے۔ حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ اس وقت حاضرین محفل کے سوالوں کا جواب دے رہے تھے اور ایک کے بعد ایک شخص کھڑا ہوتا اور ان سے سوال کرتا جس کا حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ شافی جواب دیتے۔ اس دوران محفل میں ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا حضور! میں چاہتا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بہت سے سوال کروں مگر میں محسوس کرتا ہوں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کچھ تھکے ہوئے ہیں اور کیا میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت کے متعلق دریافت کر سکتا ہوں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا حال کیسا ہے؟

حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص کا سوال سنا تو فرمایا کہ تم اس شخص کی طبیعت اور حال کے متعلق دریافت کرتا ہو جس کا دین اس کی تمنا ہو، جس کی ہمت اس کی دنیا ہو، ایسا شخص نہ ہی کوئی خوش قسمت پرہیزگار ہو سکتا ہے اور نہ ہی عابد و زاہد اور نہ ہی کوئی نیک خصلت ہو سکتا ہے۔

حضرت ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ اس وقت حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ کا کلام سن رہے تھے اور انتہائی لطف اٹھا رہے تھے۔ حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں ابتداء سے ہی کہہ رہا ہوں کہ معرفت ہی اصل چیز ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ ہم نے جن وانس کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشادِ باری تعالیٰ سنایا تو اسی وقت ان کی نگاہ حضرت

ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ پر پڑی تو دیکھ کر مسکرا دیئے اور اپنی گفتگو کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ انسانوں میں وہ لوگ بھی ہے جنہیں قربِ حقیقی نصیب ہوتا ہے اور ان کی تین اقسام ہیں۔ اول وہ جن کو وحید کہا جاتا ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جن کے قلوب پر ہر وقت ہیبت طاری رہتی ہے، دوم وہ جن کو وعدو کہا جاتا ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو ہر وقت عالم غیوبت میں رہتے ہیں۔ حاضرین محفل جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خطاب میں محو تھے انہوں نے بے چینی سے پوچھا کہ حضور! تیسرے کون ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جنہیں حق کہا جاتا ہے اور یہ وہ ہیں جو ہر وقت خوش وخرم رہتے ہیں اور اپنے حال میں مست ہوتے ہیں۔

حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ نے اس موقع پر اپنا کلام روکتے ہوئے حضرت ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اے ابوعمرو (رحمۃ اللہ علیہ)! تم یہاں کس لئے آئے ہو؟ حضرت ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی غرض سے آیا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کیا تم نے اس کی اجازت حاصل کی تھی؟ حضرت ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو شرمندہ ہوگئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جس طرح میزبان کے ذمہ کچھ حقوق ہوتے ہیں اس طرح مہمان کے ذمہ بھی کچھ حقوق ہوتے ہیں اور انسان ہونے کی حیثیت سے ان حقوق کی پاسداری کرنا ہمارے لئے لازم ہے۔ میں نے تمہیں یہ نہیں کہا کہ تم ان حقوق کی پابندی کرو مگر یہ ضرور پوچھوں گا کہ ایک درویش، دوسرے درویش کو تیسرے درویش سے ملاقات سے کیوں روکتا ہے؟

حضرت ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا حضور! میں اس بارے میں کچھ کہنے سے قاصر ہوں اور اس سوال کا جواب تو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ہے۔

حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم درست کہتے ہو اور میرے اس سوال کا جواب تو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ہی دے سکتے ہیں اور میں ان سے اس بارے میں ضرور پوچھوں گا۔ پھر جب محفل برخاست ہوئی تو حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ پکڑا اور انہیں اپنے حجرہ میں لے گئے اور فرمایا کہ تم اس شہر میں کئی دنوں سے مقیم

Marfat.com

ہو۔ حضرت ابوعمروز جاج رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ بلاشبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے درست فرمایا اور میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس موضوع پر مزید گفتگو کر کے مجھے شرمندہ نہ کریں اور کسی دوسرے موضوع پر بات کریں۔

حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوعمروز جاج رحمۃ اللہ علیہ کی بات کو مان لیااور پھر فرمایا کہ اے ابوعمرو (رحمۃ اللہ علیہ)! پروردگار کی نعمتوں میں قول اور فعل بڑی نعمت ہے اور جسے یہ دونوں نعمتیں عطا ہو جائیں وہ بڑا خوش نصیب ہوتا ہے اور یہ بڑی نیکی کی بات ہے۔ اگر انسان کے قول کو سلب کر لیا جائے اور فعل کو باقی رہنے دیا جائے تو یہ انسان کے لئے نعمت شمار ہوگی اور اگر معاملہ اس کے برعکس ہو یعنی فعل کو سلب کر لیا جائے اور قول کو باقی رہنے دیا جائے تو یہ انسان کے لئے بڑی مصیبت شمار ہوگی۔

حضرت ابوعمروز جاج رحمۃ اللہ علیہ انتہائی انہماک اور توجہ کے ساتھ حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ کی گفتگو سن رہے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا حضور! اگر قول وفعل دونوں کو سلب کر لیا جائے تو پھر کیا ہوگا؟

حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر بدقسمتی سے ایسا کچھ ہو جائے تو پھر سمجھ لینا چاہئے کہ اس انسان کے لئے اس سے بڑی ہلاکت کیا ہو سکتی ہے؟

حضرت ابوعمروز جاج رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ کی گفتگو میں بہت سرور محسوس ہوا اور اسی مستی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا حضور! مزید کچھ ارشاد فرمائیں۔

حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے ابوعمرو (رحمۃ اللہ علیہ)! میں تم سے کچھ ضروری باتیں پوچھتا ہوں، روزِ محشر جب انسانوں کو پل صراط سے گزارا جائے گا تو وہاں عام لوگوں کے مقابلہ میں صوفیاء کو زیادہ دقت کا سامنا ہوگا؟

حضرت ابوعمروز جاج رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا حضور! وہ کیسے جبکہ صوفیاء تو عام لوگوں کی نسبت زیادہ متقی اور پرہیزگار ہوتے ہیں اور فرمانِ الٰہی کے تابع اپنی زندگی بسر کرتے ہیں پھر وہ ایسی مشکل میں کیوں ہوں گے؟

Marfat.com

حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس لئے کہ عام لوگوں سے صرف ظاہری شریعت کے مطابق سوال ہوں گے جبکہ صوفیاء سے باطن کے متعلق پوچھا جائے گا۔

حضرت ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا حضور! میں ایک مسافر ہوں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے آدابِ سفر کے بارے میں کچھ فرمائیں؟

حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا سفر کے آداب میں پہلی شرط یہ ہے کہ مسافر کے قلب میں راستہ کی کسی تکلیف کا خوف نہ ہو اور وہ اپنے قلب کو آرام پہنچانے کی غرض سے کہیں مقیم نہ ہو اور یاد رکھو کہ قلب نے جہاں بھی قیام کیا وہی اس کی منزل ٹھہری۔

حضرت ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تصوف کی اساس کیا ہے؟

حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میرے نزدیک تصوف کی اساس یہ ہے کہ اپنا تعلق فقراء سے رکھو اور عجز وانکساری کے جذبہ سے سرشار ہو کر ثابت قدم رہو اور بخشش وعطا پر کسی قسم کا اعتراض نہ کرو اور اعمالِ صالحہ کرتے رہو کہ اسی کا نام تصوف ہے۔

حضرت ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا توحید کا کیا مطلب ہے؟

حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا محبت الٰہی میں سرشاری کا نام توحید ہے اور اے ابوعمرو (رحمۃ اللہ علیہ)! عارف کا دل ایسا آئینہ ہوتا ہے جس میں ہر ساعت تجلیاتِ الٰہی کا انعکاس ہوتا رہتا ہے اور اے ابوعمرو (رحمۃ اللہ علیہ)! یاد رکھو قربت حقیقی اس چیز کا نام ہے کہ اگر تم اس کے بارے میں جاننا چاہو تو یہ دیکھو کہ قلب میں ماسوائے اللہ عزوجل کچھ اور تو نہیں اور جب تمہیں یہ احساس ہو کہ تمہارا قلب ماسوائے اللہ عزوجل ہر شے سے نفرت کا اظہار کرتا ہے تو جان لو کہ تمہیں قربت الٰہی کی سعادت نصیب ہوگئی۔

حضرت ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ کی گفتگو سے بڑی حلاوت محسوس ہو رہی تھی۔ حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ جب حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو تمہارے یہاں آنے پر اعتراض تھا تو پھر تم یہاں کیوں آئے؟

Marfat.com

حضرت ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا میں جب بغداد میں آیا اور میں نے کئی صوفیاء کرام سے ملاقات کی تو میرے دل میں خیال آیا کہ جب میں یہاں سے واپس لوٹوں گا اور لوگ مجھ سے پوچھیں گے کہ تم بغداد میں اتنا عرصہ مقیم رہے اور تم نے کئی صوفیاء کرام سے ملاقات کی کیا تمہاری ملاقات مشہور صوفی بزرگ حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ہوئی یا نہیں اور لوگ جب مجھ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق دریافت کریں گے تو میں ان کو کیا جواب دوں گا؟ اس لئے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر تم چاہو تو یہاں مزید کچھ دیر قیام کرو۔

حضرت ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ نے اس پیشکش کو قبول کر لیا اور وہاں کچھ دیر رکنے پر آمادگی ظاہر کر دی۔ حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ کو وہیں حجرہ میں چھوڑا اور خود ایک اور کمرے میں تشریف لے گئے۔ کچھ دیر بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی وہیں بلا لیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کمرہ کا منظر دیکھ کر حیران رہ گئے کہ حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ گاؤ تکیے سے ٹیک لگائے بیٹھے ہیں اور جب آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کمرہ میں داخل ہوئے تو انہوں نے فرمایا اے ابوعمرو (رحمۃ اللہ علیہ)! میں نے سوچا کہ تم نے میری جلوت دیکھ لی اب تم میری خلوت بھی دیکھ لو۔

ابھی یہ گفتگو جاری تھی کہ ایک چھوٹی سی بچی حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس بچی کو اپنے پاس بٹھا لیا اور اس سے توحید کے موضوع پر گفتگو کرنے لگے۔ پھر کچھ دیر بعد فرمایا اے ابوعمرو (رحمۃ اللہ علیہ)! تمہارے شیخ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے یہ کیا ڈھنگ اختیار کر رکھا ہے اور میں اپنے اس شغل کو کیوں ترک نہیں کرتا؟ اور یہی وجہ ہے کہ وہ میرے پاس اپنے کسی ارادت مند کو نہیں آنے دیتے اور نہ ہی میں ان کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں۔ اے ابوعمرو (رحمۃ اللہ علیہ)! اب تم بتاؤ کہ میرے پاس اتنا وقت کہاں ہے؟ یہ بچے میرے پاس آتے ہیں اور مجھ سے کچھ نہ کچھ پوچھتے رہتے ہیں اور میں ان کے سوالوں کا جواب دیتا ہوں اور کوشش کرتا ہوں کہ ان تک زیادہ سے زیادہ

Marfat.com

معلومات پہنچاؤں اوران بچوں کوعلم توحید کا سبق دوں اور میں اپنے لئے اس کام کولازمی خیال کرتا ہوں۔

حضرت ابوعمروز جاج رحمۃ اللہ علیہ نے جب حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو کہا آپ رحمۃ اللہ علیہ بلاشبہ درست کہتے ہیں۔

پھر جب حضرت ابوعمروز جاج رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ سے رخصتی کی اجازت لی اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے تو کسی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آمد سے قبل ہی یہ اطلاع حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچا دی تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے گئے تھے چنانچہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے تو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ مسکرائے اور فرمایا کہ تمہارے چہرے سے عیاں ہے کہ تم حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کر کے آ رہے ہو؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہمت سے کام لیتے ہوئے عرض کیا کہ میں ان سے ملاقات کر کے آ رہا ہوں۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا تم نے انہیں کیسا پایا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا وہ بڑے عظیم المرتبت بزرگ ہیں اوران کی گفتگو سے میرا دل خوش ہو گیا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے جب حضرت ابوعمروز جاج رحمۃ اللہ علیہ کا جواب سنا تو فرمایا اللہ عزوجل کا شکر ہے تم نے مجھے خوش کر دیا اور میں اس بات سے ڈرتا تھا کہ کہیں تمہاری ملاقات حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ سے ہو اور تم انہیں گاؤ تکیے کے ساتھ ٹیک لگائے لوگوں سے کلام کرتے دیکھو اور تم ان کے ظاہر کو دیکھ کر ان سے بدظن نہ ہو جاؤ اور تمہارے دل میں ان کی جو عزت موجود ہے وہ باقی نہ رہے اور اسی خطرے کی وجہ سے میں نے تمہیں ان کے پاس جانے نہ دیا۔

حضرت ابوعمروز جاج رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے متعلق ایسا سوچ رہے تھے؟

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے تمہارے بارے میں جو بھی گمان کیا وہ

بشری تقاضے کے مطابق تھا اور اگر تم ایسا سوچتے تو تم اپنے نیک اعمال کا ذخیرہ برباد کر لیتے اور اللہ عزوجل کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تم نے انہیں خوب اچھی طرح سمجھا اور وہ واقعی اللہ عزوجل کے برگزیدہ بندے ہیں۔ (قصص الاولیاء)

پانی یقیناً تمہارے قدموں تلے جاری ہو جاتا:

حضرت شیخ ابو عبد الرحمٰن بن خفیف رحمۃ اللہ علیہ جب حج بیت اللہ کی سعادت کی غرض سے عازمِ سفر ہوئے تو ان کا گزر بغداد سے ہوا اور انہوں نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات نہ کی۔

حضرت شیخ ابو عبد الرحمٰن بن خفیف رحمۃ اللہ علیہ کی ریاضت و مجاہدہ کی یہ کیفیت تھی کہ چالیس روز تک کچھ نہ کھایا پیا تھا اور ہر وقت باوضو رہتے تھے۔ جب ان کا گزر بغداد سے آگے ایک بیابان سے ہوا اور پیاس نے غلبہ پایا تو انہیں ایک کنواں دکھائی دیا جس میں پانی لبالب موجود تھا اور ایک ہرن پانی پی رہا تھا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کنوئیں کے نزدیک پہنچے تو اس دوران ہرن سیراب ہونے کے بعد وہاں سے چلا گیا اور کنوئیں کا پانی نیچے ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دل میں پکارا اے مولیٰ! یہ کیا معاملہ ہے؟ کیا تیرے نزدیک میری قدر اس ہرن کے بھی برابر نہیں ہے؟ ندائے غیبی آئی ہم نے تیری آزمائش کی لیکن تو نے صبر کا دامن چھوڑ دیا اب تو جا کر اس کنوئیں سے پانی پی لے کہ ہرن تو رسی اور ڈول کے بغیر تھا جبکہ تمہارے پاس رسی اور ڈول دونوں موجود ہیں اس لئے تجھ میں اور اس میں بہت فرق ہے۔

اس ندائے غیبی کے بعد حضرت شیخ ابو عبد الرحمٰن بن خفیف رحمۃ اللہ علیہ دوبارہ اس کنوئیں پر گئے تو پانی کنوئیں کی منڈیر تک موجود تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی چھاگل کو پانی سے بھر لیا اور پھر راستہ میں اس پانی کو پیتے گئے اور وضو کرتے گئے مگر وہ پانی ختم نہ ہوا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ حج بیت اللہ کی سعادت اور مدینہ منورہ میں حاضری کے بعد واپس لوٹے تو راستہ میں ایک مرتبہ پھر بغداد سے گزرے اور جب جامع مسجد بغداد میں نماز کی غرض سے گئے تو وہاں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو

Marfat.com

دیکھا تو فرمایا اگر تم صبر سے کام لیتے تو وہ پانی یقیناً تمہارے قدموں تلے جاری ہو جاتا۔

(روض الرحاحین)

اللہ عزوجل خستہ حالوں کے ساتھ ہے:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ دورانِ وعظ ارشاد فرمایا میں نے اللہ عزوجل کو مدینہ منورہ کی گلیوں میں دیکھا ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ حضور! وہ کیسے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں ایک دن مدینہ منورہ کے بازار میں جا رہا تھا کہ میں نے چند خستہ حال لوگوں کو دیکھا جن کی کیفیت کا اظہار ان کے چہروں سے ہو رہا تھا، مجھے ان کا حال دیکھ کر ان پر رحم آیا اور میں نے دل میں خیال کیا کہ میں ان کے ساتھ کچھ دن رہوں۔ پھر میں نے ان کی صحبت اختیار کی اور میں کچھ دن ان کی صحبت میں رہنے کے بعد جان گیا کہ اللہ عزوجل خستہ حالوں کے ساتھ ہے اور اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ میں شکستہ قلوب کے قریب ہوں۔ (قصص الاولیاء)

مناسب ہدیہ:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ ایک ابدال مرد اور ایک ابدال عورت کے نکاح کی محفل میں شریک ہوا اور وہاں حاضرین محفل میں موجود ہر بزرگ نے اپنا اپنا ہاتھ بڑھایا اور موتی و یاقوت سامنے لا کر رکھ دیئے۔ میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور زعفران ان کے سامنے لا کر رکھ دی۔ حضرت خضر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا تم نے دولہا اور دلہن کے لئے مناسب ہدیہ پیش کیا اور حاضرین محفل میں کسی نے ایسا ہدیہ پیش نہیں کیا۔

(نزہۃ البساطین جلد ۱: ۵۰)

درویش اہل ہمت ہوتے ہیں:

ایک مرتبہ ایک مال دار شخص حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں سے کسی درویش کو اپنے ہمراہ لے گیا اور کچھ دیر بعد اس درویش کے سر پر خوان رکھوائے دوبارہ محفل میں حاضر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا تو اس درویش کو حکم دیا کہ یہ خوان اس مال دار کے منہ پر دے مارو اور جس کو درویش کے علاوہ کوئی دوسرا نہ ملا اور درویش صاحب نعمت نہ ہونے کے باوجود

Marfat.com

بھی اہل ہمت ہوتے ہیں اور اگر دنیاوی دولت سے محتاج بھی ہوں تو اجر آخرت ان کا حصہ ہے۔ (تذکرۃ الاولیاء: ۳۳۰)

مقصد حقیقی کو پالیا:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے کسی ارادت مند نے اپنا تمام اثاثہ راہِ خدا میں خرچ کر دیا مگر ایک مکان باقی رہنے دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حکم دیا کہ تم اس مکان کو فروخت کر کے تمام رقم دریا میں پھینک دو اور اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کی تعمیل کی اور پھر خود کو کبھی بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے جدا نہ کیا یہاں تک کہ اپنے مقصد حقیقی کو پالیا۔

صحبت کے لئے شرط:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں ایک نوجوان کو دورانِ وعظ ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ وہ تائب ہو گیا اور اس نے گھر پہنچ کر اپنا تمام سامان صدقہ کر دیا اور ایک ہزار دینار لے کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے روانہ ہوا۔ راستہ میں کچھ لوگوں نے اس سے کہا تم ایک دین دار شخص کو دنیا میں مبتلا کرنا چاہتے ہو؟ اس نے جب لوگوں کی باتیں سنیں تو تمام دینار جا کر دریائے دجلہ میں پھینک دیئے اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس نوجوان سے فرمایا تم میری صحبت کے اہل نہیں ہوئے اس لئے کہ جو دینار تم نے ایک ایک کر کے دریائے دجلہ میں پھینکے وہ کام تم ایک لمحہ میں بھی کر سکتے تھے۔ (تذکرۃ الاولیاء: ۳۳۰)

شکر کیا ہے؟:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے کھیل میں مصروف تھا اور اس وقت میری عمر سات برس تھی۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کچھ لوگ شکر کے موضوع پر گفتگو کر رہے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا یا غُلَامُ مَا الشُّکْرُ یعنی اے لڑکے! شکر کیا ہے؟

Marfat.com

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے کہا اَلَّا تَعْصِیَ اللّٰہَ بِنِعْمَۃٖ یعنی شکر یہ ہے کہ اللہ عزوجل کے احسان کے بدلہ میں اس کی نافرمانی نہ کی جائے۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ عزوجل عنقریب تمہیں زبان کا حصہ عطا فرمائے گا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں مسلسل اس بات پر روتا رہا جو حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا۔ (رسالہ قشیریہ:۳۲۹)

رضائے الٰہی کی طلب:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ایک رات حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں سویا ہوا تھا جب رات کا کچھ حصہ گزر گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا اے جنید (رحمۃ اللہ علیہ)! کیا تم سو رہے ہو؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے حق تعالیٰ نے اپنے سامنے کھڑا کیا اور فرمایا اے سری (رحمۃ اللہ علیہ)! میں نے جب مخلوق کو پیدا کیا تو اس نے میری محبت کا دعویٰ کیا اور جب میں نے دنیا پیدا کی تو ہر دس ہزار میں سے نو ہزار دنیا کی محبت میں مشغول ہو گئے اور میری محبت کو بھول گئے اور پھر ایک ہزار باقی رہ گئے۔ پھر جب میں نے جنت پیدا کی تو ان ہزار میں سے نو سو جنت کی محبت میں مشغول ہو گئے اور میری محبت کو بھول گئے۔ اب ایک سو باقی رہ گئے تھے اور میں نے ان پر بلا نازل کی اور پھر ان میں سے نوے مجھے چھوڑ گئے اور دس باقی رہ گئے اور میں نے ان دس سے کہا تم نہ ہی دنیا کے طلبگار ہوئے اور نہ ہی تم نے آخرت کی پرواہ کی اور نہ ہی تم کسی بلا سے بھاگے تم کیا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا الٰہی! تو جانتا ہے جو ہمارا ارادہ ہے۔ میں نے فرمایا میں تم پر تمہاری طاقت سے زیادہ مصیبت کا نزول کروں گا اور اس مصیبت کو پہاڑ بھی اٹھانے سے عاجز ہوں گے پھر کیا تم ثابت قدمی کا مظاہرہ کر سکو گے؟ انہوں نے عرض کیا الٰہی! جب تو خود ہمیں مصیبت میں مبتلا کرے گا تو ہم تیری مدد سے تیری رضا کی خاطر اس مصیبت کو برداشت کریں گے جسے پہاڑ بھی اٹھانے سے عاجز ہوں گے۔ میں نے فرمایا تم ہی میرے سچے بندے ہو۔

ایک روایت میں ہے حق تعالیٰ نے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا اے سری

Marfat.com

(رحمۃ اللہ علیہ)! میں نے مخلوق کو پیدا کیا اور سب نے میری محبت کا دعویٰ کیا پھر جب میں نے دنیا کو پیدا کیا تو نو سو میں سے آٹھ سو نوے مجھ سے دور ہو گئے اور دنیا کی محبت میں مشغول ہو گئے اور دس میرے ساتھ رہ گئے۔ پھر جب میں نے جنت کو پیدا کیا تو دس میں سے نو مجھ سے بھاگ گئے اور جنت کی محبت ان پر غالب آ گئی۔ پھر میں نے باقی ایک حصہ پر بلا مسلط کر دی اور ان میں سے بھی نو بھاگ گئے اور دسواں حصہ باقی رہ گیا۔ میں نے ان سے کہا تم میرے ساتھ رہے اور تم نے نہ ہی دنیا طلب کی اور نہ آخرت کے طلبگار ہوئے۔ (باقی روایت پہلی روایت کے مطابق ہے)

میری یہ حالت محبت کی وجہ سے ہے:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ایک دن حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جسم بیماری کی وجہ سے لاغر ہو چکا تھا۔ میں نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کا حال دریافت کیا تو فرمایا کہ اگر میں چاہوں تو یہ کہہ سکتا ہوں کہ میری یہ حالت محبت کی وجہ سے ہے اور یہ فرما کر آپ رحمۃ اللہ علیہ بے ہوش ہو گئے اور اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ جو کہ زرد تھا چاند کی مانند روشن اور چمکدار ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ پھر بیمار ہوئے اور میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عیادت کے لئے گیا اور جب میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا حال دریافت کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ شعر پڑھا۔

کیف اشکر الیٰ طبیبی بالی
والذی بی اصابنی من طبیبی

"میں اپنی مصیبت کا شکوہ کیونکر طبیب سے کروں کہ مجھے جو مصیبت پہنچی ہے وہ اسی طبیب سے پہنچی ہے۔"

(نزہۃ المجالس جلد ۱)

بازاری آدمی:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں کے ہمراہ ریاضت و مجاہدہ میں مشغول

Marfat.com

تھے کہ ایک مہمان آ گیا اور اس کی خدمت میں کافی تکلف سے کام لیا گیا۔ کھانا آیا تو وہ کہنے لگا کہ اس کے علاوہ فلاں چیز بھی مل جاتی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تمہیں بازار جانا چاہئے تھا کہ تم بازاری آدمی ہو اور مسجد و خانقاہ سے تمہارا کچھ تعلق نہیں۔ (کشف المحجوب: ۶۴۵)

ایک عیسائی پیشوا کا اسلام قبول کرنا:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اپنی زندگی کا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ میں ایک جماعت کے ہمراہ کوہِ طور پر ایک چشمے کے نزدیک قیام پذیر تھا میں نے دیکھا کہ قریب ہی عیسائیوں کی ایک عبادت گاہ ہے، ہمارے ساتھ ایک قوال بھی تھا اس نے قوالی شروع کی تو ہمارے ساتھیوں پر وجدانی کیفیت طاری ہوگئی اور وہ کھڑے ہو کر جھومنے لگے۔ اس عبادت گاہ کا راہب عبادت گاہ کی چھت پر کھڑا ہمیں دیکھ رہا تھا اور کہہ رہا تھا اللہ عزوجل کی قسم! دین حنفی کی قسم! میرے پاس آ جاؤ۔ ہم خود میں مگن تھے اس لئے اس کی جانب متوجہ نہ ہوئے۔ جب سب لوگ سکون و اطمینان سے بیٹھ گئے تو وہ راہب خود چل کر ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا کہ تمہارے استاد اور مرشد کون ہیں؟ سب نے میری جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا یہ ہمارے مرشد ہیں؟ وہ راہب مجھ سے مخاطب ہوا اور کہنے لگا تم لوگ دورانِ سماع جو حرکت کر رہے تھے کیا وہ تمہارے دین کے ساتھ مخصوص ہے یا عام ہے؟ میں نے جواب دیا کہ مخصوص ہے مگر اس کے ساتھ دنیا اور پرہیزگاری بھی شرط ہے۔ میری بات سن کر اس راہب نے اسی وقت کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔ پھر کہنے لگا میں نے انجیل میں اسی طرح پڑھا ہے کہ تقویٰ و پرہیزگاری کی شرط پر خواص مسلمین سماع کے وقت حرکت کریں گے اور ان کا لباس صوف کا ہوگا اور وہ دنیا سے اپنی ضرورت کے مطابق لیں گے۔ (روض الرحاحین جلد ۱: ۲۷۸)

صحو و سکر:

منقول ہے کہ جب حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ اپنے حال سے مغلوب ہو کر حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ کو چھوڑ کر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے پوچھا کہ کیسے آئے ہو؟

Marfat.com

حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے فیض اٹھانے کے لئے آیا ہوں۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں اہل جنون کو اپنی صحبت میں نہیں رہنے دیتا اور میری صحبت کے لئے عقل وہوش کا ہونا لازمی ہے، اگر تم اپنی اس جنونی کیفیت کے ساتھ میری صحبت میں رہو گے تو اس کا نتیجہ وہی نکلے گا جو حضرت سہل بن عبداللہ تستری اور حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت کا نکلا ہے۔

حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا صحو اور سکر بندے کی دو صفات ہیں اور بندہ اپنے رب سے ہمیشہ حجاب میں رہتا ہے تاوقتیکہ اس کی اپنی صفات فنا نہ ہو جائیں۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے ابن منصور (رحمۃ اللہ علیہ)! تم نے صحو اور سکر کو سمجھنے میں بڑی غلطی کی اور صحو سے مراد بندے کا حق تعالیٰ کے تعلق کے درست ہونے کا نام ہے جو محض حق تعالیٰ کا فضل ہے اور اے ابن منصور (رحمۃ اللہ علیہ)! تمہاری باتیں بے معنی اور بے کار نظر آتی ہیں۔ (کشف المحجوب: ۳۷۶)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فخر:

ایک شخص کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی اس نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ دیکھا اور ایک شخص کوئی فتویٰ لے کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب اشارہ کر دیا۔ اس نے کہا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود موجود ہیں تو پھر کسی دوسرے کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کو اپنی امت پر فخر ہے مگر مجھے اپنی امت میں سب سے زیادہ فخر جنید (رحمۃ اللہ علیہ) پر ہے۔ (تذکرۃ الاولیاء: ۳۲۵)

سچا عشق یہی ہوتا ہے:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اپنی زندگی کا ایک عجیب قصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میرا گزر ایک دن کوفہ کے ایک بازار سے ہوا اور میں نے وہاں ایک عالی شان مکان

Marfat.com

دیکھا جو کسی رئیس کی ملکیت معلوم ہوتا تھا۔ مکان کے چاروں جانب بڑی چہل پہل تھی اور اس مکان کے بے شمار دروازے تھے اور ہر دروازے پر ملازموں اور غلاموں کا ہجوم دکھائی دیتا تھا۔ میں دل ہی دل میں ان لوگوں کی اس غفلت اور بے خبری پر افسوس کر رہا تھا کہ اچانک میری نگاہ ایک خوش گلو عورت پر پڑی جو انتہائی دلکش انداز میں اشعار پڑھ رہی تھی۔ میں اس کی جانب متوجہ ہوا اور وہ کہہ رہی تھی اے مکان! تیری چار دیواری کے اندر کبھی کوئی غم نہ آئے، تیرے رہنے والوں کے ساتھ یہ ظالم زمانہ کبھی مذاق نہ کرے (جیسا کہ زمانہ کی عادت ہے کہ وہ بڑے بڑے محلات اور عالی شان مکانات کو چند لمحوں میں ویرانے میں بدل دیتا ہے) جب کوئی مہمان بے گھر ہو تو ایسے مہمان کے لئے یہ گھر کیسا ہی عمدہ گھر ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اس عورت کے اشعار سنے تو یہ کہتے ہوئے آگے بڑھ گیا کہ ان لوگوں کی حالت بہت نازک اور سنگین ہے اور یہ دنیا اور اس کی رنگینیوں میں مکمل طور پر غرق ہو چکے ہیں۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حسن اتفاق ایک عرصہ بعد میرا گزر پھر اس جگہ سے ہوا اور جب میں نے اس مکان کی جانب نگاہ دوڑائی تو مجھے کوئی ملازم اور غلام دکھائی نہ دیا اور اس مکان کے در و دیوار انتہائی خستہ ہو چکے تھے اور جگہ جگہ سے اینٹیں گر رہی تھیں، ریشمی پردے دھجیوں میں تبدیل ہو کر پیوند خاک ہو چکے تھے، دروازے ٹوٹ چکے تھے اور نہ ہی اب کوئی صاحب جائیداد تھا، نہ دربان، نہ فانوس اور قمقمے اور ان سب کی جگہ چمگادڑوں نے اپنے مسکن بنا لئے تھے۔ جس مکان میں ایک وقت تھا کہ شہر کے بڑے بڑے رئیس اور امراء جمع ہوتے تھے وہاں اب آوارہ کتوں نے ڈیرہ جما لیا تھا اور اس مکان کے ہر گوشے سے ذلت و نحوست عیاں تھی جبکہ ہاتف غیب اشعار پڑھ رہا تھا جن کا ترجمہ ہے:

"اس کی ساری خوبیاں جاتی رہیں اور رنج و الم نمایاں ہو گئے۔ زمانے کا یہی مزاج رہا ہے کہ وہ کسی ایسے مکان کو صحیح سلامت باقی نہیں رہنے دیتا۔ اس مکان کے اندر جو انس موجود تھی اسے وحشت میں بدل

Marfat.com

دیا گیا اور کیف وسرور کی جگہ شور و ماتم نے لے لی۔"

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے مکان کی خستہ حالی دیکھ کر بے حد افسوس ہوا اور میں نے ایک پڑوسی سے دریافت کیا کہ اس عشرت کدہ کے مکین کہاں گئے؟ اس نے کہا مالک مکان مرگیا اور اس کے مرنے کے بعد اس مکان کی تمام رونقیں ماند پڑ گئیں اور اب اس مکان میں کوئی نہیں رہتا ماسوائے ایک بوڑھی عورت کے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اس سے پوچھا کہ وہ بوڑھی عورت کس کمرے میں رہتی ہے اور کس حال میں ہے؟ اس پڑوسی نے جواباً کہا کہ وہ گھر کے فلاں کمرے میں رہتی ہے اور محلہ دار خدا ترسی کرتے ہوئے اسے کھانا کھلا دیتے ہیں اور وہ عورت اس مکان کو چھوڑ کر کہیں جانے کو تیار نہیں ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں مضطرب ہو کر اس کمرے میں پہنچا اور دروازے پر دستک دی۔ اندر سے ایک عورت کی غمزدہ آواز آئی کون ہے؟ میں نے کہا اللہ عزوجل کا ایک بندہ۔ اس عورت نے افسردہ لہجے میں کہا تم واپس چلے جاؤ کہ یہاں اب میرے سوا کوئی مقیم نہیں ہے اور عرصہ ہوا سب یہاں سے رخصت ہو گئے اور تم مجھ غریب کو پریشان نہ کرو۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اس عورت سے کہا تم دروازہ کھولو اور مجھے تم سے کچھ ضروری کام ہے۔ اس عورت نے دروازہ کھول دیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر حیرانگی کا اظہار کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اس سے کہا اس خوبصورت مکان کی آب وتاب کہاں گئی، یہاں چاند چہرے والی کنیزیں اور غلام اور عیش وعشرت کے دلدادہ لوگ کہاں گئے؟

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میری بات سن کر وہ عورت زاروقطار رونے لگی اور کہنے لگی آسائش کی وہ چیزیں کسی اور کے لئے تھیں اور اس مکان میں رہنے والوں نے غلطی سے انہیں اپنے لئے جانا اور وہ سارا سامان کرائے کا تھا جہاں سے آیا وہیں چلا گیا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اس سے کہا کچھ عرصہ پہلے جب میں یہاں سے گزر رہا تھا میں نے ایک عورت کو اشعار پڑھتے سنا تھا اور پھر میں نے وہ اشعار اس عورت کو سنائے۔ وہ عورت ان اشعار کو سن کر بولی کہ اللہ عزوجل کی قسم! وہ عورت میں ہی ہوں جس کی زبان سے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ اشعار سنے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے پوچھا کہ پھر اس عالی شان مکان کے مکین کس حال کو پہنچے؟ وہ عورت روتے ہوئے بولی کہ انسان دنیا پر مغرور ہو جاتا ہے جبکہ دنیا باقی رہنے والی نہیں ہے اور ان کے حال پر ماتم کرنے والے اور ان سے عبرت حاصل کرنے والے باقی رہ جاتے ہیں۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اس عورت سے کہا پھر تم اس حال میں یہاں کیوں مقیم ہو؟ وہ غمزدہ لہجے میں بولی آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی مجھ پر عجیب ظلم کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں اس مکان میں کیوں مقیم ہوں؟ کیا یہ مکان میرے دوستوں اور پیاروں کا مسکن نہیں رہا؟ کیا یہ ان کی محبت کی نشانی نہیں ہے؟ پھر میں اسے چھوڑ کر کیسے جا سکتی ہوں، کہنے والے کہیں گے کہ جب اس مکان کی رونقیں عروج پر تھیں تو میں ان کی ہم نشین تھی اور جب اس مکان کی یہ حالت ہو گئی تو میں اسے چھوڑ کر چلی گئی اور اس کی بدحالی میں اس کی ہم نشین نہ رہی، یہ تو بدعہدی ہو گی اور لوگ میرے عمل کو بے وفائی سے تعبیر کریں گے اور میں اس وقت تک اس مکان سے نہ جاؤں گی جب تک میرا جسم اس عمارت کے ملبے میں دفن نہ ہو جائے گا اور یہ کہہ کر اس عورت نے ایک شعر پڑھا جو محبت کی خلش اور سوز و گداز سے لبریز تھا اور اس کا مفہوم تھا کہ میرا دل مقاماتِ محبت کی تعظیم کرتا ہے اگرچہ ان کے کمرے نعمت و مال سے محروم ہو چکے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس شعر کو سن کر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور میں نے اسی سرشاری کی کیفیت میں کہا تم سچ کہتی ہو اور پھر میں بغداد واپس چلا آیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس عورت کے خلوص اور اس کے استقلال پر حیرانگی ہوتی ہے اور عاشق صادق اسی کو کہتے ہیں اور سچا عشق یہی ہوتا ہے کہ انسان ایک در کا پابند

Marfat.com

ہو جائے پھر چاہے موجِ خوں سر سے گزر جائے یا پھر قیامت کا نزول ہو مگر عاشق اس در سے اپنا تعلق ختم نہ کرے، وہ عورت سچی تھی اور اسی کے ذریعے مجھے معلم غیب نے یہ سبق دیا کہ عشق کیا ہے اور وفاداری کسے کہتے ہیں؟

اللہ عزوجل بے نیاز ہے:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ایک دن جامع مسجد بغداد میں موجود تھے ایک اجنبی شخص مسجد میں داخل ہوا اور وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر ایک نگاہ ڈالی اور اپنے ذکر میں مشغول ہو گئے۔ وہ شخص نماز پڑھنے کے بعد مسجد کے ایک گوشے میں چلا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ جب دوبارہ اس پر پڑی تو اس اشارہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے پاس بلایا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ بلا تامل اس کے پاس چلے گئے۔ اس دوران وہ شخص مسجد کے فرش پر لیٹ چکا تھا اور جب آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کے نزدیک گئے تو اس نے معذرت خواہ انداز میں کہا اے ابوالقاسم (رحمۃ اللہ علیہ)! مجھے معاف فرما دیں کہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے احترام میں بیٹھ نہیں سکتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس تکلف کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس نے کہا میرا اس دنیا سے کوچ کرنے کا وقت آن پہنچا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حیرانگی کا اظہار کیا کہ اس کے چہرے پر کسی بیماری کے آثار نمایاں نہ تھے اور نہ ہی وہ ضعیف معلوم ہوتا تھا جبکہ وہ کہہ رہا تھا کہ اس کے کوچ کرنے کا وقت آن پہنچا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی بات سن کر خاموشی اختیار کی کہ شاید انسان کو اس کی موت کا وقت معلوم نہیں ہوتا۔ اس نے کہا اے ابوالقاسم (رحمۃ اللہ علیہ)! جب میں اس دنیا سے کوچ کر جاؤں اور میری تجہیز و تکفین مکمل ہو جائے تو میرا یہ خرقہ، میری یہ چادر اور یہ مشکیزہ فلاں شخص کے حوالے کر دینا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت فرمایا کہ میں اس شخص کو کس طرح پہچانوں گا؟ اس نے کہا وہ شخص مغنی ہوگا یعنی گانے بجانے والا ہوگا اور میری یہ امانت اس کے سپرد کر دینا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حیرانگی کے ساتھ کہا کیا یہ چیزیں ایک مغنی کو دے دوں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ حیران تھے کہ ایک گانے بجانے والا اور موسیقی کا دلدادہ کس طرح کسی مقام و مرتبہ کا حقدار ہو سکتا ہے؟ اس شخص نے کہا اے ابوالقاسم (رحمۃ اللہ علیہ)! تم حیران نہ ہو اور اللہ

Marfat.com

رب العزت ہمارے اندازوں سے بھی زیادہ بے نیاز اور رحیم و کریم ہے اور اس نے ایک مغنی کو یہ مقام عطا فرمایا ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ابھی اس شخص کی بات پر غور کر رہے تھے اور اللہ عزوجل کے فضل و کرم پر حیران ہو رہے تھے کہ اس شخص نے با آوازِ بلند کلمہ طیبہ پڑھا اور ہوا کے تیز جھونکے کی مانند اس دنیا سے کوچ کر گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیگر لوگوں کے ساتھ مل کر اس کی تدفین کی اور پھر دوبارہ مسجد میں تشریف لے آئے اور انتہائی بے صبری سے اس شخص کا انتظار کرنے لگے جسے وہ امانت پہنچانی تھی۔ ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ ایک نوجوان مسجد میں داخل ہوا اور اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سلام کیا اور کہا اے ابوالقاسم (رحمۃ اللہ علیہ)! میری امانت مجھے لوٹا دیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے کہا تم نے مجھے کیسے پہچانا؟ اس نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں عرض کیا میں لاکھوں انسانوں کے ایک جم غفیر میں پہچان سکتا ہوں کہ شیخ جنید (رحمۃ اللہ علیہ) کون ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ مبارک ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پہچان ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اس نوجوان کی گفتگو سے متاثر ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تمہیں کیسے خبر ہوئی کہ تمہاری امانت میرے پاس ہے؟ وہ بولا میں چند درویشوں کی صحبت میں بیٹھا تھا کہ میں نے ہاتف غیب کی آواز سنی کہ تم شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جاؤ اور ان سے اپنی امانت لے لو کہ تم فلاں جگہ کے ابدال مقرر کیے گئے ہو۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ تمام چیزیں اس نوجوان کے سپرد کیں اور اس نے اسی وقت غسل کیا اور وہ خرقہ زیب تن کیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوا ملک شام کی جانب روانہ ہو گیا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اس نوجوان کے جانے کے بعد رقت آمیز لہجے میں بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا الٰہی! تو بے نیاز ہے اور تو ہی مالک کل ہے اور تمام خزانے تیرے ہی قبضہ قدرت میں ہیں، تو مختار ہے جسے چاہے عطا فرما دے اور جسے چاہے ذلیل و رسوا کر دے اور میں تیری عبادت کرتا ہوں اور تجھ سے ہی مدد مانگتا ہوں۔ (نزہۃ المجالس: ۲۳۰-۲۲۴)

Marfat.com

حاسدوں کا رسوا ہونا:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے حسد کرنے والے کچھ لوگوں نے خلیفہ وقت کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف بھڑ کایا اور یہ حاسد اس سے قبل بھی کئی مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ پر الزامات لگا چکے تھے مگر انہیں ہر مرتبہ ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا تھا اور وہ اپنے مذموم مقاصد میں ناکام رہے تھے۔ ان لوگوں نے اس مرتبہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف خلیفہ کے کان بھرے اور خلیفہ نے ان سے کہا جب تک حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف کوئی جرم ثابت نہ ہوگا میں انہیں کوئی سزا نہ دوں گا اور بغیر جرم کے سزا دینا اچھا نہ ہوگا۔

ایک دن خلیفہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا امتحان لینے کی غرض سے ایک حسین وجمیل کنیز کو عمدہ لباس سے آراستہ کر کے اور بیش قیمت زیورات پہنا کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجا اور اسے ہدایت کی کہ جب تم حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے پہنچو تو اپنا نقاب الٹ دینا اور ان سے کہنا میں ایک رئیس کی بیٹی ہوں اور اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے ساتھ ہم بستری کریں گے تو میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دولت سے مالا مال کر دوں گی۔

وہ کنیز جب روانہ ہوئی تو خلیفہ نے اپنے ایک خاص غلام کو بھی اس کے پیچھے بھیج دیا تا کہ وہ تمام صورتحال خلیفہ سے بیان کر سکے۔ جب وہ کنیز، حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچی اور اپنا نقاب ہٹا کر اس نے ہم بستری کی خواہش کا اظہار کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا سر جھکا لیا اور ایک ایسی آہ بھری کہ وہ کنیز اس آہ کی تاب نہ لا سکی اور وہیں گر پڑی اور اس کی روح قفس عصری سے پرواز کر گئی۔

خلیفہ کا خاص غلام چھپ کر سارا منظر دیکھ رہا تھا وہ اسی وقت واپس لوٹا اور اس نے خلیفہ سے جا کر تمام صورتحال بیان کی جسے سن کر خلیفہ کو بے حد صدمہ ہوا اور وہ اس کنیز سے خود بے پناہ محبت کرتا تھا۔ خلیفہ خود سے کہنے لگا کہ مجھے یہ حرکت ہرگز نہیں کرنی چاہئے تھی۔ پھر خلیفہ خود چل کر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے معذرت طلب کی اور اپنے کیے کی معافی مانگی اور کہنے لگا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کیسے گوارا کیا

کہ ایک خوبصورت کنیز کو اس دنیا سے رخصت کر دیں؟

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے خلیفہ! تجھے امیر المومنین ہونے کے ناطے یہ چاہئے تھا کہ تو مومنوں کے ساتھ مہربانی سے پیش آئے اور ان کے ساتھ حسن سلوک روا رکھے پھر تو نے یہ کیسے گوارا کر لیا کہ تو میری چالیس سال کی عبادت و ریاضت کو یوں خاک میں ملا دے گا۔

خلیفہ نے جب حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا جواب سنا تو انتہائی شرمندگی کے ساتھ اپنے رویہ کی معافی مانگتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔ (اللہ کے مشہور ولی)

Marfat.com

باب 5

تعلیمات واقوال

احادیث کی شرح

سیّد الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانہ میں رشد وہدایت کا سرچشمہ تھے اور ہزاروں لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اکتسابِ فیض کیا اور لوگ دور دراز سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت بابرکت سے فیضیاب ہوتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چند احادیث کی شرح بھی بیان فرمائی ہے جن کا ذکر ذیل کی سطور میں کیا جارہا ہے۔

پختہ یقین کی بناء پر انسان ہوا میں اڑ سکتا ہے:

کسی نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کا مطلب دریافت کیا:

رَحِمَ اللّٰهُ اَخِیْ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ لَوِازْ دَادَ یَقِیْنًا لَمَشٰی فِی الْهَوَاءِ

''اللہ میرے بھائی عیسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے اگر ان کے یقین میں کچھ اضافہ ہوجاتا تو وہ ہوا میں اڑنے لگتے۔''

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا واللہ اعلم! اس فرمان کا مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یقین محکم کے ساتھ پانی پر چلا کرتے تھے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے زیادہ یقین کی وجہ سے معراج کی رات ہوا میں اڑے تھے چنانچہ اسی لئے

Marfat.com

آپ ﷺ نے ایسا فرمایا اور آپ ﷺ کا یہ فرمانا اس وجہ سے بھی تھا کہ اگر وہ میری طرح یقین میں زیادہ پختہ ہوتے تو یقیناً ہوا میں اڑتے اور آپ ﷺ نے اس فرمان کے ذریعے اپنی قلبی کیفیت بیان فرمائی۔ (اللمع: ۲۲۴)

اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَلَا فَخرَ کی تشریح:

حضرت جریری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے حضور نبی کریم ﷺ کے فرمان اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَلَا فَخرَ (میں اولادِ آدم کا سردار و آقا ہوں اور میں اس پر فخر نہیں کرتا) کا مطلب دریافت کیا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تمہیں اس میں کیا الجھن نظر آتی ہے؟ میں نے کہا اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَلَا فَخرَ میں سردار ہونا تو اللہ عزوجل کی عطا ہے لہٰذا حضور نبی کریم ﷺ کا فرمانا کہ میں اس پر فخر نہیں کرتا میرا فخر تو اس عطا فرمانے والے پر ہے جس نے مجھے یہ نعمت عظمیٰ عطا فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میری بات سنی تو فرمایا اے محمد (رحمۃ اللہ علیہ)! تمہاری بات بالکل صحیح ہے یا پھر ایسی ہی کوئی اور بات فرمائی۔ (اللمع: ۲۲۴)

حضرت زید رضی اللہ عنہ کی زوجہ سے حضور نبی کریم ﷺ کی شادی کی وجہ:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت زید رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے حضور نبی کریم ﷺ کی شادی کی وجہ دریافت کی گئی جبکہ آپ ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو اپنا منہ بولا بیٹا کہا تھا۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ عزوجل نے ارادہ فرمایا کہ آپ ﷺ اپنے منہ بولے بیٹے کی بیوی سے شادی کریں تاکہ لوگ جان لیں کہ منہ بولے بیٹے اور حقیقی بیٹے میں فرق ہوتا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کا استغفار کرنا:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے حضور نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کے متعلق پوچھا گیا کہ آپ ﷺ کا ایسا کہنا کس وجہ سے تھا:

اِسْتَغْفِرُو اللّٰہَ وَتُوْبُوْا اِلَیْہِ فَاِنِّیْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ

"اللہ سے بخشش مانگو اور بارگاہِ الٰہی میں توبہ کرو کہ میں خود بھی اللہ سے بخشش مانگتا ہوں اور دن میں سو مرتبہ اس سے رجوع کرتا ہوں۔"

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ عزوجل کا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ معاملہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتب لحظہ بہ لحظہ بڑھتے چلے جاتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پہلے مرتبہ پر نگاہ دوڑاتے تو استغفار فرماتے اور اللہ عزوجل کی جانب رجوع کرتے۔ (اللمع:۲۲۴)

حدیث توکل کی شرح:

حضرت ابوعمرو عبدالواحد بن علوان رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے متعلق دریافت کیا:

لَوْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَغَذَاكُمْ كَمَا يَغْدُو الطَّيْرَ تَغْدُوْا خِمَاصًا وَّتَرُوْحُ بِطَانًا

"اگر تم اللہ پر یوں توکل کرو جیسے کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں ایسے رزق دے گا جیسے پرندوں کو دیتا ہے کہ وہ صبح بھوکے نکلتے ہیں مگر شام کو پیٹ بھر کر واپس لوٹتے ہیں۔"

حضرت ابوعمرو رحمۃ اللہ علیہ نے کہا آپ رحمۃ اللہ علیہ دیکھتے ہیں کہ پرندے رزق کی تلاش میں نکلتے ہیں اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہیں، وہ حرکت کر کے رزق تلاش کرتے ہیں اور وہ زمین سے اٹھتے ہیں یعنی انہیں رزق بغیر کسی سبب کے نہیں ملتا؟ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا

"بے شک ہم نے زمین کا سنگھار کیا جو کچھ اس پر ہے۔"

چنانچہ پرندوں کی یہ پرواز کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ پر جانا اور ایک مقام سے دوسرے مقام پر جانا سب زمین کی خوبصورتی اور زینت شمار ہوتی ہے اور یہ وہی زینت ہے جس کا ذکر اللہ عزوجل نے کیا چنانچہ اللہ عزوجل نے پرندوں کی پرواز کو اسی زینت میں رکھا جس کا ذکر

Marfat.com

کیا گیا ہے نہ کہ رزق کی تلاش کے لئے۔

حب دنیا کی حقیقت:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانِ ذیل کا مطلب دریافت کیا گیا:

حُبُّكَ لِلشَّیْءِ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ

''کسی بھی چیز کی محبت تمہیں اندھا اور بہرا بنا دیتی ہے۔''

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ تمہاری دنیا سے محبت تمہیں آخرت سے اندھا اور بہرا بنا دیتی ہے یعنی تم حب دنیا میں اس قدر محو ہو جاتے ہو کہ تم اپنی آخرت کو بھول جاتے ہو۔

Marfat.com

توحید

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے توحید کے متعلق اقوال ذیل ہیں۔

توحید خاص:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے توحید خاص کے متعلق پوچھا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا توحید خاص یہ ہے کہ بندہ اللہ عزوجل کے سامنے مردہ جسم کی مانند ہو، اللہ عزوجل کے احکامِ قدرت کی تدابیر کا تصرف اس پر جاری ہو اور وہ اپنے نفس سے فنا ہو کر اس کی توحید کے سمندروں میں ہو۔ اس کو یہ خبر نہ ہو کہ مخلوق اسے پکار رہی ہے اور نہ ہی وہ مخلوق کی دعوت قبول کرنے کا خیال دل میں لائے کیونکہ اللہ عزوجل کے حقیقی قرب میں ہونے کی وجہ سے وجود باری تعالیٰ اور وحدانیت کی حقیقت کا علم اسے ہو جائے گا اور فنائے نفس یہ ہے کہ اس کی حس و حرکت ختم ہو جائے کیونکہ اللہ عزوجل ان تمام امور میں بندے سے جو چاہتا ہے وہ اس کا کفیل اور ضامن بن جاتا ہے اس طرح کہ بندے کی انتہاء لوٹ کر ابتداء کی طرف آ جائے اور وہ ایسا ہو جائے جس طرح وجود میں آنے سے پہلے تھا۔ (رسالہ قشیریہ: ۵۱۸)

توحید کیا ہے؟:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے توحید کے متعلق پوچھا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جس ذات کو موحّد (ایک) قرار دیا جا رہا ہے اس کے کمال احادیث کے ہوتے ہوئے اس کی وحدانیت کی تحقیق کی وجہ سے اسے یوں جاننا کہ اس کی نہ ہی کوئی اولاد ہے اور نہ ہی اسے کسی نے جنا ہے، اس کی نہ ہی کوئی ضد ہے اور نہ ہی کوئی اس کا شریک ہے، اس کی کوئی شبیہ نہیں اور نہ ہی کوئی کیفیت ہے اور نہ ہی اس کی صورت اور مثل کوئی اور ہے۔ (رسالہ قشیریہ: ۵)

توحید کے متعلق سب سے عمدہ قول:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں توحید کے متعلق سب سے عمدہ قول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

سُبُحَانَ مَنُ لَّمُ یَجُعَلُ لِخَلُقِهٖ سَبِیُلًا اِلٰی مَعُرِفَتِهٖ اِلَّا بِالۡعِجُزِ عَنُ مَّعُرِفَتِهٖ

"پاک ہے وہ ذات جس نے اپنی ذات کی پہچان کے لئے ایک راستہ بنایا اور وہ اس کی معرفت سے عاجز ہونا ہے۔"

صوفیائے کرام کا طرۂ امتیاز:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو توحید صوفیائے کرام کا طرۂ امتیاز ہے وہ حوادث کو ترک کرنا، اپنے وطن سے نکلنا خواہ وہ حسی ہو یا معنوی، پسندیدہ اشیاء سے قطعی تعلق اختیار کرنا، معلوم اور مجہول چیزوں کو چھوڑنا اور ان سب کی جگہ حق تعالیٰ کو اختیار کرنا ہے۔

علم توحید اور وجود توحید:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں علم توحید اور وجود توحید دو مختلف چیزیں ہیں نیز وجود توحید، علم توحید سے جدا ہے۔

علم توحید کی بساط:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں علم توحید کی بساط کو بیس برس میں لپیٹ دیا گیا اب لوگ اس کے حواشی یعنی بیرونی کناروں کے متعلق گفتگو کرتے ہیں۔ (رسالہ قشیریہ: ۵۱۶)

توحید کی حقیقت:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں توحید کی حقیقت یہ ہے کہ جب اللہ عزوجل اپنی قدرت کی گزرگاہ میں اپنی تقدیر کا تصرف جاری کرے تو بندہ اس کے سامنے اپنی حیثیت ایک پتلے کی سی بنائے اور دریائے توحید میں اپنے اختیار و ارادہ کو فنا کردے اور اپنے نفس کو

Marfat.com

ختم کردے، لوگوں کے بلانے اور انہیں جواب دینے کا خیال دل سے نکال دے اور مقامِ قرب میں اپنی حس و حرکت ختم کردے اور توحید کی معرفت و حقیقت کے سبب حق کے ساتھ اور حق کے ارادے کے ساتھ قائم ہوتا کہ اس کا انجام، آغاز کی مانند ہو اور وہ اس طرح ہو جائے جیسے اپنے موجود ہونے سے قبل تھا۔ (کشف المحجوب: ۵۶۹)

صاحب بصیرت انسان:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں صاحب بصیرت انسان سب سے پہلے مصنوع سے صانع تک پہنچتا ہے اس طرح کہ حادث چیزوں میں نور آتا ہے کہ ان کی ابتداء کیسے ہوئی؟ پھر وہ فنا کیسے ہوں گی؟ پھر فقط اللہ عزوجل کی تعریف، اسی کی عبادت و اطاعت، اسی کی عظمت اور تقدیریت پر اس کا یقین کامل اور پھر بلا ثانی اللہ عزوجل کا ازل سے ہونا اور اس کی اولیت کا اقرار اس یقین کے ساتھ کہ نافع، ضار، معطی، غیر معطی اور رزاق اس کے علاوہ کوئی نہیں اور یہی توحید ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، جلد ۱۰: ۴۲۰)

انس کیا ہے؟

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ انس کیا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہیبت کے ہوتے ہوئے حجاب کا اٹھ جانا انس ہے اور حجاب کے اٹھ جانے کا مطلب یہ ہے کہ امید خوف پر غالب آچکی ہو۔ (۱۶۵:)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے انس کا مطلب پوچھا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا انس یہ ہے کہ قلب میں خوفِ الٰہی کے ہوتے ہوئے اپنی عزت و وقار کو ترک کردے۔

(اللمع: ۱۶۱)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا انس پیدا ہونے میں وعدے موجود ہیں جن پر بھروسہ کر لینا مردانگی میں خلل پیدا کرتا ہے۔ (طبقات الصوفیاء: ۱۱۹)

Marfat.com

عارف کی نشانی

عارفوں کا کام:

حضرت محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں کسی نے معرفت کا ذکر کیا اور کہا کہ اللہ عزوجل کی معرفت رکھنے والے تو نیکی اور اللہ عزوجل کے قرب کی بناء پر ہر قسم کی حرکت ترک کرنے تک مقام حاصل کر لیتے ہیں۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ ان لوگوں کا قول ہے جو کلام کرتے وقت اعمال کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور میرے نزدیک یہ ایک بڑی بات ہے اور میں تو کہوں گا کہ چوری کرنے والا اور زانی ایسی بات کرنے والے کے مقابلے میں زیادہ عمدہ حال میں ہے اور عارفوں کا کام تو یہ ہے کہ وہ اعمال اللہ عزوجل کی توفیق سے ہی کرتے ہیں اور یہی کرتے ہوئے اس کی بارگاہ میں لوٹ جائیں گے۔ میں اگر ایک ہزار سال بھی زندہ رہوں تو نیک کاموں میں سے ایک ذرہ بھی کم نہ کر سکوں گا ہاں! اگر رکاوٹ کر دی گئی تو اور بات ہے اور یہ بات میری معرفت میں زیادہ پختگی پیدا کرے گی اور میرے حال میں زیادہ طاقتور شمار ہوگی۔ (طبقات الصوفیاء: ۱۱۸-۱۱۷)

عارف کب عارف ہوتا ہے؟:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عارف اس وقت تک عارف نہیں ہوتا جب تک وہ زمین کی مانند نہ ہو جائے جسے نیک اور بد دونوں ہی روندتے ہیں اور جب تک وہ بادل کی مانند نہ ہو جائے جو ہر چیز کو سایہ مہیا کرتا ہے اور جب تک وہ بارش کی مانند نہ ہو جائے جو ہر چیز کو یکساں سیراب کرتی ہے خواہ کوئی اسے پسند کرے یا نہ کرے۔ (رسالہ قشیریہ: ۵۴۰)

Marfat.com

عارف کون؟:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عارف وہ ہوتا ہے جو خود خاموش رہے اور اللہ عزوجل اس کے اسرار بیان فرمائے۔ (رسالہ قشیریہ:۵۴۱)

حضرت ابو اسحٰق دینوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے عارف کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا عارف وہ ہوتا ہے جو کسی بھی لمحہ اپنی کسی بھی بات سے اللہ عزوجل سے غافل نہ ہو۔ (طبقات الصوفیاء:۱۱۸)

عارف باللہ کی کیفیت:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول کے متعلق پوچھا گیا جو انہوں نے عارف کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ یہاں تھا پس چلا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا عارف باللہ کسی حالت میں بند نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی منزل اسے دوسری منزل کی جانب منتقل ہونے سے روکتی ہے پس وہ ہر مقام والوں کے ساتھ ہوتا ہے جس حالت پر وہ خود ہوتا ہے وہ اس قسم کی وارداتِ قلبی حاصل کرتا ہے جیسی وارداتِ قلبی ان لوگوں کو حاصل ہوتی ہے اور وہ ان کے اشارات کی ترجمانی کرتا ہے تاکہ وہ ان سے نفع حاصل کریں۔ (رسالہ قشیریہ:۵۴۳)

عارف، اللہ عزوجل کی نگہبانی میں ہوتا ہے:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عارف کی ضرورت اللہ عزوجل کی نظر اور دھیان میں ہوتی ہے اسی لئے اللہ عزوجل نے سورۃ الانبیاء میں ارشاد فرمایا:

قُلْ مَنْ یَّکْلَؤُکُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ (الانبیاء:۴۲)

"فرما دیجئے تمہاری نگرانی دن اور رات میں رحمٰن کے سوا کون کرتا ہے۔"

(طبقات الصوفیاء:۱۱۸)

Marfat.com

سماع

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر مرشد یہ دیکھے کہ اس کے مرید کو سماع کا شوق ہے تو اس کو جان لینا چاہئے کہ اس میں سستی اور ذوقِ عبادت میں تساہل باقی ہے۔

سماع ترک کرنے کی وجہ:

منقول ہے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے سماع کو ترک کر دیا، لوگوں نے وجہ دریافت کی کہ پہلے تو سماع سے رغبت تھی اب کیوں ترک کر دیا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پہلے میں کس کے ساتھ سنتا تھا؟ لوگوں نے کہا آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے لئے سنتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کن لوگوں سے سنتا تھا؟ پھر خود ہی فرمایا میں اس کے اہل کے ساتھ سنتا تھا اور پھر جب ایسے لوگ نایاب ہو گئے تو میں نے سماع ترک کر دیا اور جب روحانی صحبت ختم ہو جائے تو سماع کو ترک کر دینا ہی بہتر ہے۔ (عوارف المعارف: ۲۳۶)

سماع میں جسم کے ہلنے کی وجہ:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ حالت سکون میں ہوتے ہیں اور سماع میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اعضاء تھوڑے سے ہلتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے آیت ذیل کی تلاوت فرمائی:

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ (سورۃ النمل: ۸۸)

”اور تم دیکھو گے کہ پہاڑوں کو، خیال کرو گے وہ جمے ہوئے ہیں اور وہ چلتے ہوں گے بادلوں کی چال، یہ سب اللہ کا کام ہے جس نے ہر

Marfat.com

چیز حکمت سے بنائی۔" (اللمع:۱۸۲)

سماع کی اقسام:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سماع دو قسم کا ہوتا ہے۔ایک گروہ نے کلام سنا تو دوسرے کلام کو نکال باہر کیا اور یہ گروہ امتیاز اور حضورِ دل سے سماع کرتا ہے۔دوسرا گروہ جو سماع سنتا ہے اور یہ اس کی روح کو تقویت پہنچاتا ہے اور جب روح تقویت پاتی ہے تو وہ اپنے مقام سے سر باہر نکالتی ہے اور جسم کی تدبیر سے منہ موڑ لیتی ہے اور اس وقت سامع مضطرب و بے قرار ہو جاتا ہے اور حرکت کرنے لگتا ہے۔(تعرف:۲۵۷)

سماع میں حالت وجد کا پیدا ہونا:

حضرت ابو محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا اور اس وقت حضرت ابن مسروق رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات بھی وہاں موجود تھے اور محفل سماع کا انعقاد کیا گیا تھا۔حضرت ابن مسروق رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کھڑے ہو گئے جبکہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بدستور بیٹھے رہے۔میں نے عرض کیا حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سماع کا لطف نہیں آیا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے آیت ذیل کی تلاوت کی:

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ اِنَّهٗ خَبِيْرٌ بِمَا تَفْعَلُوْنَ.

"اور تم دیکھو گے کہ پہاڑوں کو، خیال کرو گے وہ جمے ہوئے ہیں اور وہ چلتے ہوں گے بادلوں کی چال، یہ سب اللہ کا کام ہے جس نے ہر چیز حکمت سے بنائی بے شک وہ تمہارے کاموں سے آگاہ ہے۔"

پھر مجھ سے پوچھا اے ابو محمد (رحمۃ اللہ علیہ)! کیا تمہیں سماع سے لطف آیا؟ میں نے عرض کیا حضور! میں جب کسی ایسی جگہ جاؤں جہاں محفل سماع کا انعقاد ہو اور کوئی قابل تعظیم شخصیت موجود ہو تو میں اپنے نفس کو وجد سے روک دیتا ہوں اور جب تنہا ہوتا ہوں تو اپنے وجد کو چھوڑ دیتا ہوں اور تکلفاً وجد کی کیفیت پیدا کرتا ہوں۔(حضرت ابو محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت

Marfat.com

میں تَواجُدْ کا لفظ استعمال کیا اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ان پر اعتراض نہ کیا)

(رسالہ قشیریہ:۱۵۶)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا گزر ایک ایسی قوم سے ہوا جو حالت سماع کی وجہ سے وجد میں تھی مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ پر وجدانی کیفیت طاری نہ ہوئی۔ (حلیۃ الاولیاء جلد۱۰: ۴۲۵)

تصوف کیا ہے؟:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے تصوف کے متعلق پوچھا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تصوف یہ ہے حق تعالیٰ تجھے تیری ذات سے فنا کردے اور اپنی ذات کے ساتھ زندہ کردے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تصوف جبر و قہر ہے اس میں صلح نہیں ہوتی۔ نیز فرمایا کہ اہل تصوف ایک گھرانے کی مانند ہوتے ہیں اور ان میں ان کے علاوہ کوئی اور داخل نہیں ہوسکتا۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ تصوف دلجمعی سے ذکر کرنا، ذکر سن کر وجد میں آنا اور اتباعِ سنت پر عمل کرنے کا نام ہے۔ نیز فرمایا کہ صوفی زمین کی مانند ہے کہ اس پر قبیح چیز ڈالی جاتی ہے مگر اس میں سے خوبصورت چیز باہر نکلتی ہے۔ (رسالہ قشیریہ:۴۸۸)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے تصوف کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تصوف یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل کے ساتھ بغیر کسی علاقہ کے رہو۔ نیز فرمایا کہ تصوف یہ ہے کہ وہ تجھ کو تجھ ہی سے مارے اور پھر خود ہی اسی سے زندہ کرے یعنی تیرا اپنی زندگی اور موت پر کچھ اختیار نہ ہو۔ (عوارف المعارف:۱۹۷)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تصوف کی بنیاد آٹھ خصائل پر ہے۔ اول سخاوت، دوم رضا، سوم صبر، چہارم اشارہ، پنجم مسافری، ششم اونی لباس، ہفتم سیر و سیاحت اور ہشتم فقر۔ گویا کہ صوفی سخاوت حضرت ابراہیم علیہ السلام سے، رضا حضرت اسحاق علیہ السلام سے، صبر حضرت ایوب علیہ السلام سے، اشارہ حضرت زکریا علیہ السلام سے، مسافری حضرت یحییٰ علیہ السلام سے، اونی لباس حضرت موسیٰ علیہ السلام سے، سیاحت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اور فقر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل کرے۔

Marfat.com

حضرت ابوبکر ملاعفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تصوف ایک صفت کا نام ہے جس سے بندے کا تعلق قائم کیا گیا ہے۔ میں نے دریافت کیا حضور! یہ نام بندے کی صفت بنتا ہے یا حق تعالیٰ کی؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ درحقیقت اللہ عزوجل کی صفت ہوتا ہے مگر عموماً بندے کی صفت بنا کرتا ہے یعنی بندے کو رسماً صوفی کہا جاتا ہے۔

(طبقات الصوفیاء:۱۱۷)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تصوف یہ ہے کہ تم ماسوائے اللہ عزوجل کسی اور کے ساتھ تعلق قائم نہ کرو۔ (اللمع:۸۵)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں نے حضرت ابن الکرنبی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ ایک شخص تصوف کے متعلق گفتگو کر رہا ہے حالانکہ اس کا عمل اس کے علم کے موافق نہیں تو ایسے شخص کے متعلق آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کیا رائے ہے، کیا وہ خاموش ہو جائے یا اپنی بات کرتا جائے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میری بات سن کر سر جھکا لیا اور پھر کچھ دیر بعد سر اٹھا کر فرمایا کہ اگر وہ تم ہو تو اپنی بات جاری رکھو۔ (اللمع:۳۴۵)

صوفی کون؟:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا صوفی وہ ہے جو زمین کی مانند ہو جسے ہر نیک و بد روندتا ہے اور صوفی وہ ہے جو بادل کی مانند ہو جو ہر ایک کو سایہ مہیا کرتا ہے اور صوفی وہ ہے جو بارش کی مانند ہو جو ہر ایک کو سیراب کرتی ہے۔

نیز فرمایا کہ جب تم صوفی کو دیکھو کہ وہ اپنے ظاہر کو درست کرنے کا اہتمام کرتا ہے تو جان لو کہ اس کا باطن خراب ہے۔ (رسالہ قشیریہ:۴۸۹)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے صوفی کے کاروبار کے متعلق پوچھا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا صوفی کو چاہئے کہ پانی ڈھونے کا کام کرے اور گٹھلیاں اٹھایا کرے۔ (اللمع:۳۴۵)

Marfat.com

محبت کیا ہے؟

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے محبت کی حقیقت پوچھی گئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا محب کی اپنی صفات نکل کران کی جگہ محبوب کی صفات کا آ جانا محبت کہلاتا ہے۔ (اللمع:۱۳۲)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں محبت دلوں کا میلان ہے یعنی صوفی کا دل بے تکلف اللہ عزوجل کی جانب مائل ہواوران امور کی جانب مائل ہو جومنجانب اللہ عزوجل ہیں۔ (تعرف:۱۷۰)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ محبّ اپنے محبوب سے ملاقات کے وقت کس وجہ سے روتا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ رونا خوشی اور سخت شوق کی وجہ سے پیدا ہونے والے وجد کی وجہ سے ہوتا ہے اور مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ دو بھائیوں نے معانقہ کیا تو ان میں سے ایک نے کہا واہ شوق! تو دوسرے نے کہا واہ وجد! (رسالہ قشیریہ:۵۶۷)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے محبت کے متعلق پوچھا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا عاشق کا اپنی صفات کو ترک کر کے محبوب کی صفات کو قبول کرنا محبت ہے۔ (عوارف المعارف:۶۷۴)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

كُلُّ مَحَبَّةٍ كَانَتْ لِغَرْضٍ إِذَا زَالَ الْغَرْضُ زَالَتْ تِلْكَ الْمَحَبَّةُ

''جو محبت کسی غرض پر مبنی ہو وہ محبت غرض پوری ہونے پر زائل ہو جاتی ہے۔''

حضرت ابوعمرو زجاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے محبت کے متعلق دریافت کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کیا اشارہ پوچھنا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کیا دعویٰ پوچھنا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے

Marfat.com

دریافت کیا تیرا ارادہ کیا ہے؟ میں نے کہا میں صرف محبت کے بارے میں پوچھتا ہوں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا محبت یہ ہے کہ تم اس سے محبت کرو جسے اللہ عزوجل اپنی مخلوق میں پسند کرتا ہو اور اسے ناپسند کرو جسے اللہ عزوجل اپنی مخلوق میں ناپسند کرتا ہو۔ (طبقات الصوفیاء:۱۳۲)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب محبت درست ہوتی ہے تو ادب کی شرط ساقط ہو جاتی ہے۔ (رسالہ قشیریہ:۵۵۱)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رقعہ دیا اور فرمایا کہ یہ تمہارے لئے سات سو قصوں یا بلند پایہ باتوں سے بہتر ہے۔ میں نے اس رقعہ کو دیکھا تو اس میں یہ اشعار لکھے تھے:

وَلَمَّا ادَّعَيْتُ الْحُبَّ قَالَتْ كَذَبْتَنِيْ   فَمَا لِيْ أَرَى الْأَعْضَاءَ مِنْكَ كَوَاسِيَا

فَمَا الْحُبُّ حَتّٰى يَلْصَقَ الْقَلْبُ بِالْحَشَا   وَتَذْبُلَ حَتّٰى لَا تُجِيْبَ الْمُنَادِيَا

وَتَنْحَلَ حَتّٰى لَا يَنْقٰى لَكَ الْهَوٰى   سِوٰى مُقْلَةٍ تَبْكِيْ بِهَا وَتُنَاجِيَا

"جب میں نے محبت کا دعویٰ کیا تو محبوبہ کہنے لگی تو نے مجھ سے جھوٹ بولا کہ اگر ایسا ہوتا تو تمہارے اعضاء اسے چھپانے سے قاصر ہوتے۔ محبت میں تو دل انتڑیوں کے ساتھ چپک جاتا ہے اور اس قدر مرجھا جاتا ہے کہ پکارنے والے کو جواب بھی نہیں دے پاتا اور پھر تو اس قدر کمزور ہو جاتا کہ محبت تیرے لئے تیری آنکھوں کے سوا کچھ نہ چھوڑتی کہ تو اس کے ذریعے روتا اور اسی کے ذریعے گفتگو کرتا۔"

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ کیا محبت کا تعلق اللہ عزوجل کی صفاتِ ذاتیہ سے ہے یا صفاتِ فعلیہ سے ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس کا تعلق دونوں سے ہے اور اس کی تشریح فی نفسہٖ صفاتِ ذاتیہ سے ہے اور اللہ عزوجل کے اولیاء سے محبت کرنے کی وجہ سے اس کا تعلق صفاتِ فعلیہ سے بھی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰:۲۷۷)

Marfat.com

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا

جعفر بن محمد بن نصیر، خلدی، ابو طاہر محتسب کے سلسلہ سند سے ابو محمد جعفر بن محمد بن نصیر کا قول مروی ہے کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ان الفاظ میں دعا مانگا کرتے تھے۔

اے اللہ! تمام تعریفیں دائمی طور پر تیرے لئے ہیں اور تو ہی غیر منقطع، لازوال اور غیر فانی ہے اور یہی تیری ذات کریمی اور تیری عظمت وجلال کے شایانِ شان ہے۔ اے باری تعالیٰ! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل واصحاب پر، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین، ملائکہ اور مقربین پر اپنی رحمت کا نزول فرما۔ اے باری تعالیٰ! میں تجھے تیرے جودوکرم، بزرگی، فضل اور احسانات کا واسطہ دیتا ہوں اور تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ اے مالک ارض وسماء! میری سئیات کو حسنات میں بدل دے اور موت تک معاصی سے میری حفاظت فرما۔ الٰہی! تو ناپسندیدہ کاموں کی میرے قلب میں نفرت بھر دے اور اپنی رضا کی میرے قلب میں محبت و الفت پیدا فرما دے اور تادمِ مرگ اپنی رضا کے خلاف کوئی کام مجھ سے نہ ہونے دے۔ الٰہی! تو مجھے موت تک اخلاص کے ساتھ اعمالِ صالحہ کی توفیق عطا فرما۔ اے باری تعالیٰ! تو میرے یومِ وصال کو میرے لئے یومِ ندامت وحسرت بنانے کی بجائے اسے یومِ سرور بنادے اور میری قبر کو میرے لئے آرام گاہ بنانا۔ الٰہی! میری قبر کو کیڑے مکوڑوں اور وحشت کا گھر نہ بنانا اور اسے میرے لئے جائے امن بنانا۔ الٰہی! میری قبر کو جنت کا باغ بنانا اور مجھے اس میں اطمینان عطا فرمانا۔ الٰہی! حوضِ کوثر عطا فرمانا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمانا۔ اے باری تعالیٰ! بروزِ حشر حساب وکتاب میں آسانی پیدا کرنا اور نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں عطا فرمانا۔ الٰہی! اس روز عذابِ دوزخ سے نجات عطا فرمانا اور نارِ دوزخ کو مجھ سے دور کرنا۔

Marfat.com

الٰہی ! اپنے جود و کرم سے انبیاء کرام علیہم السلام، صدیقین و شہداء اور صلحاء کے ساتھ جگہ عطا فرمانا اور جنت میں میرے والدین، اولاد اور دیگر عزیز و اقارب اور دوستوں کو جمع فرمانا اور بروزِ حشر میرے دوستوں کی امیدوں کو بھی پورا فرمانا اور اسی طرح توحید پر اس دنیا سے رخصت ہونے والے تمام جملہ مومنین و مومنات کی امیدوں کو بھی پورا فرمانا اور اس روز ہم سب کو اپنی اپنی ولدیت نصیب فرمانا اور دنیا میں ہم سب کو کامل توبہ نصیب فرمانا۔ اے باری تعالیٰ ! اپنے اور ہمارے دشمنوں کو نیست و نابود فرما اور ان کا مال مسلمانوں کے لئے مالِ غنیمت بنا دے۔ الٰہی ! ہماری، ہمارے چھوٹے بڑوں، ہمارے حاکم و محکوم سب کی اصلاح فرما اور اپنی رحمت کا نزول ہم سب پر فرما اور ہمیں فتنوں و بلاؤں سے محفوظ فرما اور مسلمانوں میں انتشار و اختلاف کی بجائے اتحاد و اتفاق کو فروغ عطا فرما۔ اے باری تعالیٰ ! ہمیں اپنی اطاعت پر جمع فرما اور ذلت سے ہماری حفاظت فرما۔ الٰہی ! ہمیں عزت و بلندی عطا فرما اور ہمارے کاموں کو ہمارے لئے سہل بنا دے۔ اے باری تعالیٰ ! ہمیں علم اور معرفت کی حقیقت عطا فرما اور ہماری اولاد اور تمام مومنین کو کامل عافیت عطا فرما۔ اے باری تعالیٰ ! اے ہماری پکار کو سننے والے ! اے ہر پوشیدہ سے آگاہ ! اے جبار ! تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر ہماری جانب سے رحمت نازل فرما اور اے اکرم الاکرمین ! اے ارحم الراحمین ! ہمارے ساتھ اپنی شایانِ شان معاملہ فرمانا۔ (حلیۃ الاولیاء، جلد ۱۰: ۴۲۷)

Marfat.com

اقوال واحوال

چار باتوں سے نفرت:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شریف آدمی کو چار باتوں سے کبھی نفرت نہیں کرنی چاہئے اگرچہ وہ حاکم ہی کیوں نہ ہو۔ اول اپنے باپ کے لئے نشست خالی کرنا، دوم مہمان کی خدمت کرنا، سوم جس عالم سے سیکھتا ہے اس کی خدمت کرنا اور چہارم جس بات کا علم نہ ہو اس کے بارے میں سوال کرنا۔ (رسالہ قشیریہ:۴۴۷)

اللہ عزوجل کی اطاعت:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اے فقراء کے گروہ! تم اطاعت الٰہی کی بدولت جانے جاتے ہو اور اللہ عزوجل کی وجہ سے ہی تمہاری عزت ہوتی ہے تم دیکھو کہ جب تم اللہ عزوجل کے ساتھ خلوت میں ہوتے ہو تو تمہیں کیسا ہونا چاہئے؟ (رسالہ قشیریہ:۴۷۷)

فقراء کا احترام:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب تم کسی فقیر سے ملا کرو تو اس کا احترام کیا کرو اور اس کے ساتھ نرمی سے پیش آیا کرو اور اس کے ساتھ علم سے نہ ملو یعنی اس پر اپنے علم کا رعب نہ جھاڑا کرو کہ فقیر نرمی سے پیش آنے والے کے ساتھ انسیت محسوس کرے گا اور علم کی وجہ سے وحشت محسوس کرے گا۔ (رسالہ قشیریہ:۴۸۳)

اللہ عزوجل کے قریب ہونا:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یقین رکھو اللہ عزوجل اپنے بندوں کے

دلوں کے اتنا ہی قریب ہے جتنا ان کے دلوں کو اپنے قریب دیکھتا ہے اور اب یہ تمہارا کام ہے کہ تمہارا دل اس کے کتنے قریب ہے؟ (اللمع: ۱۲۸)

بادشاہوں کی صحبت:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تمہیں چاہئے بادشاہوں کی صحبت کی بجائے عارفوں کی صحبت اختیار کرو۔ (حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰: ۴۲۰)

حضرت داؤد علیہ السلام کی بارگاہِ الٰہی میں عرض:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سنت کی پیروی کرنے والے انسان کے لئے خیر کے تمام راستے کھل جاتے ہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا اے باری تعالیٰ! تیرا خوف نہ رکھنے والا انسان غیر عالم ہے۔

بعض حکماء نے حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے وصیت کی درخواست کی تو انہوں نے فرمایا اگر تم معرفت الٰہی حاصل کر لیتے تو مجھ سے یہ سوال نہ کرتے۔ (حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰: ۴۲۰)

وجد:

حضرت محمد بن عبداللہ بن شاذان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا وجد کی حالت میں اللہ عزوجل کا قرب جمع کہلاتا ہے جبکہ انسان کی بشریت کی وجہ سے اس کا غائب ہونا تفرقہ کہلاتا ہے۔ (طبقات الصوفیاء: ۱۱۶)

علم:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہر نفیس اور جلیل القدر علم پوری کوشش سے شروع کیا جاتا ہے اور جو علم کو اللہ عزوجل سے محنت سے مانگے وہ اس جیسا نہیں ہوتا جو وہ عطا کرنا چاہتا ہے۔ (طبقات الصوفیاء: ۱۱۶)

دل میں نیکی:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ عزوجل دلوں میں اس قدر نیکی رکھتا ہے

Marfat.com

جتنا کہ دل اس کے ذکر کے وقت اس کے سامنے خالص ہو لہٰذا تم اپنے دل پر نگاہ دوڑاؤ کہ اس میں کیا شامل ہو گیا ہے؟ (طبقات الصوفیاء:۱۱۶)

ادب:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو نفس کو اس کی خواہش پوری کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے وہ اس کے قتل میں شریک ہے کہ بندگی کے لئے ادب لازم ہے اور سرکشی بے ادبی میں شمار ہوتی ہے۔ (عوارف المعارف:۴۳۰)

نماز کے فرائض:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے نماز کے فرائض کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ماسوائے اللہ عزوجل سے قطع تعلقی، ہمت کو جمع کرنا یعنی یکسوئی کا مظاہرہ کرنا اور اللہ عزوجل کے سامنے دل و جان سے حاضر ہونا۔ (عوارف المعارف:۴۷۶)

حق کا حصول:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے حق کے حصول کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ کسی ہلاکت خیز جنگل و بیاباں اور خطرات سے پُر راستہ سے کم نہیں اور اس میں بغیر کسی پیشوا کے نہیں چلا جا سکتا اور کسی دائمی سواری کے بغیر اس راستہ کو طے کرنا ممکن نہیں۔ میں تمہیں ان جنگلات میں سے ایک جنگل کا پتہ بتاتا ہوں اور میں اس جنگل کی جو صفت بیان کروں وہ تم اچھی طرح جان لو۔ تمہارے آگے ایک جنگل ہے اگر تم اس میں ہو اور کچھ لینا چاہتے ہو اور میں تمہیں اللہ عزوجل کے سپرد کرتا ہوں اور اس ذات سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تمہاری حفاظت کرنے والے اور باقی رہنے والے نگہبان کو مقرر فرمادے کہ اس راستہ میں بے شمار خطرات ہیں اور اس کی گزرگاہ بہت نازک ہے۔ اس راستہ میں پہلے برزخ کا خطرہ ہے اور ایک ہجوم تجھے برزخ کی جانب دھکیلے گا اور تجھے بے آسرا چھوڑ دے گا۔ پھر تیری حالت ایسی ہوگی کہ تو امن میں بھی خوف محسوس کرے گا اور اس کی انسیت میں تجھے وحشت محسوس ہوگی۔ اس کی روشنی ظلمت ہے اور اس کی نرمی درحقیقت شدت ہے۔ اس کی حضوری غائب

Marfat.com

میں ہے اور اس کی زندگی موت ہے۔ (حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰: ۴۲۰)

اللہ عزوجل کا مشاہدہ:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابلیس کو اطاعت و فرمانبرداری کے باوجود اللہ عزوجل کا مشاہدہ حاصل نہ ہوا اور حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی معصیت کے اندر بھی اللہ عزوجل کے مشاہدہ کو گم نہ پایا۔ (تعرف: ۲۰۹)

وصل کیا ہے؟:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ ماالوصل یعنی وصل کیا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ترک ارتکاب الھویٰ یعنی ترکِ ہوا۔ (کشف المحجوب: ۴۱۳)

کفر کی بنیاد:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کفر کی بنیاد بندے کا نفس کی مراد پوری کرنا ہے۔ (کشف المحجوب: ۳۹۵)

قول و فعل میں تضاد:

علی بن ہارون بیان کرتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں پند و نصائح پر مشتمل ایک خط لکھا جس کا مضمون تھا۔ امابعد! اے برادر! قول و فعل میں تضاد نہ کرو اور اپنے قول کے مطابق عمل کرو کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی سیرت کے منافی ہے کہ تمہارے قول و فعل میں تضاد ہو۔ اے برادر! اولیاء اللہ رحمہم اللہ کے قلوب حکمت کے نور سے منور ہوتے ہیں اور وہ ہمہ وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہتے ہیں۔ اے برادر! اللہ عزوجل ہم سب کو علم اور معرفت نصیب فرمائے۔ فقط والسلام۔ (حلیۃ الاولیاء، جلد ۱۰: ۴۲۱)

صاحب حکمت شخص کون؟:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے صاحب حکمت شخص کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا صاحب حکمت شخص ضرورت کے موقع پر عذر خواہی نہیں کرتا اور لوگ اس کی

تعریف کرتے ہیں، عوام الناس میں وہ قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور اس کی تمام امیدیں مخلوق کی بجائے اللہ عزوجل سے وابستہ ہوتی ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰: ۴۳۱)

ادب کی شرائط کا ساقط ہونا:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب محبت کامل ہو تو پھر ادب کی شرائط ساقط ہو جاتی ہیں۔ (رسالہ قشیریہ: ۴۹۸)

علم کا اضافہ زیادہ اہم ہے:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر علم میں اضافہ ہو تو اس کے ساتھ وجد اور حال کی کمی نقصان دہ یا مضر نہیں بلکہ علم کا اضافہ زیادہ اہم ہے۔ (عوارف المعارف: ۴۷۶)

جب میں بھولا نہیں تو یاد کیا کروں:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا لا الہ الا اللہ پڑھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب میں بھولا نہیں تو یاد کیا کروں اور پھر ذیل کے اشعار پڑھے۔

حَاضِرٌ فِیْ الْقَلْبِ یَعْمُرُہٗ

لَسْتُ اَنْسَاہُ فَاَذْکُرُہٗ

فَھُوَ مَوْلَایَ وَمُعْتَمِدِیْ

وَنَصِیْبِیْ مِنْہُ اَوْفَرُہٗ

"وہ دل میں موجود ہے اور دل کو آباد کر رہا ہے، میں اس کو بھولا نہیں کہ اسے یاد کروں، وہ میرا آقا ہے اور میرا سہارا ہے اور مجھے اس سے وافر حصہ ملتا ہے۔" (رسالہ قشیریہ: ۵۳۰)

ذکر خفی:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ذکر خفی زبان کی بجائے قلب سے کیا جاتا ہے جیسے اللہ عزوجل کا خوف، اللہ عزوجل کی تعظیم اور بزرگی وغیرہ کا عقیدہ اور یہ چیز صرف اللہ

Marfat.com

عزوجل اور بندہ کے مابین ہوتی ہے اور جو ذکر کراماً کاتبین لکھتے ہیں وہ ذکر خفی نہیں کہلاتا اور ذکر خفی کو ذکر جہر پر ستر گنا زیادہ فضیلت حاصل ہے۔ (حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰: ۴۳۲)

فراست کا مفہوم:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے فراست کا مفہوم دریافت کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا درست بات کو پالینا فراست ہے۔ سوال کرنے والے نے پوچھا کہ کیا یہ بات صاحب فراست کو ہر وقت حاصل ہوتی ہے یا صرف اسی وقت حاصل ہوتی ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ بات ہر وقت اس میں پائی جاتی ہے کیونکہ یہ عطیہ خداوندی ہے لہٰذا ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے۔ (تعرف: ۲۱۱)

نماز، اللہ عزوجل سے تعلق قائم کرنے کا نام ہے:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں نماز، اللہ عزوجل سے تعلق قائم کرنے کا نام ہے اور نماز ادا کرتے وقت تمہیں اس بات کی خوشی ہونی چاہئے کہ تمہارا تعلق اس ذات سے قائم ہو رہا ہے جس تک پہنچنے کا اس کی مدد کے بغیر کوئی وسیلہ نہیں ہے۔ (تعرف: ۲۳۰)

میرے اور اپنے نفس کے درمیان حائل نہ ہو:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ بیمار پڑ گیا تو بارگاہِ الٰہی میں دعا کہ الٰہی! مجھے صحت عطا فرما۔ ندائے غیبی آئی میرے اور اپنے نفس کے درمیان حائل نہ ہو۔

علماء کے قلوب:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا علماء کے قلوب کو علم کی حرص سے بھر دیا گیا۔ نیز فرمایا کہ کوشش کرنا ہر علم وباب کے لئے مفتاح ہے۔ (حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰: ۴۳۱)

غفلت کی نیند کا انجام:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اپنے ایک ساتھی سے سنا اور اس نے سعدان سے سنا تھا کہ انہوں نے کسی بڑے صوفی کا قول سنایا کہ وہ کہتے تھے کہ میں بعض

Marfat.com

اوقات جب ستاتا ہوں تو مجھے کہا جاتا ہے کیا تو مجھ سے غفلت کی نیند سوتا ہے اور اگر تو یوں غفلت کی نیند سوئے گا تو میں تجھے کوڑے ماروں گا۔ (تعرف:۲۴۷)

آخری زمانہ کے حاکم:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے لوگو! اگر مجھے آخری زمانہ کے حاکم کے رذیل ہونے کا علم ہوتا تو میں تم بھی تم سے بات نہ کرتا۔ (حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰:۴۲۱)

قناعت کیا ہے؟:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے قناعت کی تعریف پوچھی گئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حد شرع سے عدم تجاوز کا نام قناعت ہے۔ (حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰:۴۲۱)

اللہ عزوجل کی نگاہِ کرم:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ عزوجل کی نگاہِ کرم کا ظہور ہو جائے تو خطا کار اور صالحین میں فرق باقی نہیں رہتا۔ (حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰:۴۲۱)

توبہ کیا ہے؟:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک گروہ کا قول ہے توبہ یہ ہے کہ اپنے گناہ کو بھول جاؤ۔ (کشف المحجوب)

علمی بات:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر میں کوئی علمی بات اپنی جانب سے کرتا تو میرا علم فنا ہو جاتا مگر میرے علم کی ابتداء اور انتہاء حق ہے اور کئی مرتبہ میرے دل میں خیال آیا کہ قوم کا حاکم ان کا سب سے زیادہ رذیل شخص ہوتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰:۴۲۱)

حضوری میں کشف کی راحت:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضور! کچھ توجہ فرمائیں تاکہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے باتیں کر سکوں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے

Marfat.com

بھائی! تم نے مجھ سے ایسی چیز کا مطالبہ کیا جس کی تلاش میں خود مدت سے کر رہا ہوں اور کئی برسوں سے میری یہ خواہش رہی ہے کہ ایک لمحہ حضورِ حق میں حاضر ہوں مگر حاضر نہیں ہو پایا اور پھر میں تمہارے ساتھ گھڑی بھر کیسے رہ سکتا ہوں؟ غیبت میں حجاب کی وحشت ہوتی ہے اور حضوری میں کشف کی راحت ملتی ہے اور کسی بھی حال میں کشف حجاب کے برابر نہیں ہوسکتا۔

(کشف المحجوب: ۴۸۰)

بندگانِ خدا کی صفت:

حضرت ابوعمر انماطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم اس وقت تک حقیقت میں اللہ عزوجل کے بندے نہیں بن سکتے جبکہ گھٹیا چیز تم سے چھپی ہوتی ہے اور تم واضح طور پر آزاد نہیں ہو سکتے جب تک تھوڑی سی بھی حقیقی عبودیت تم میں ہو اور جب تم خالص بندے بن جاؤ گے تو تم اپنے سے گھٹیا کے لئے آزاد شمار ہونے لگو گے۔ (طبقات الصوفیاء: ۱۱۷)

فقیر کی پہچان:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک سچے فقیر کی پہچان یہ ہے کہ وہ سوال نہیں کرتا اور نہ ہی کسی کے سامنے آتا ہے اور اگر وہ کسی غرض سے سامنے آ بھی جائے تو خاموش ہو جاتا ہے۔ (اللمع: ۱۱۶)

صبر کی حقیقت:

کسی نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے صبر کی حقیقت دریافت کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آنے والی مصیبت کے ٹل جانے تک رضائے الٰہی کی خاطر تکلیف کو برداشت کرنا صبر کہلاتا ہے۔ (اللمع: ۱۱۷)

توکل اللہ عزوجل پر کامل بھروسہ کا نام ہے:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے توکل کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا توکل اللہ عزوجل پر کامل بھروسہ کا نام ہے۔ (اللمع: ۱۱۲)

توکل:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں توکل یہ ہے کہ بندہ اس طرح اللہ عزوجل کا ہو جائے جس طرح اس وقت تھا جب کچھ بھی نہ تھا یعنی اللہ عزوجل کے لئے ایسا ہو جائے جیسا ازل میں تھا۔ (تعرف:۱۵۵)

رضا:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رضا یہ ہے کہ تو اپنے اختیار کو ترک کر دے۔ (تعرف:۱۵۷)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابراہیم بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اے لڑکے! اگر تم اپنا تھوڑا سا ارادہ بھی اللہ عزوجل کی جانب کر دو تو یہ تمہارے لئے دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (اللمع:۱۲۷)

یقین:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شک کا اٹھ جانا یقین کہلاتا ہے۔ (تعرف:۱۵۹)

صوفیاء کی پہچان:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے صوفیاء کی پہچان پوچھی گئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ اللہ عزوجل کی مخلوق میں وہ گروہ جسے اللہ عزوجل جب چاہتا ہے ظاہر فرما دیتا ہے اور جب چاہتا ہے چھپا لیتا ہے۔ (اللمع:۸۹)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا طرزِ عمل:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے کوئی مسئلہ دریافت کیا جس کا جواب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دے دیا۔ سائل نے اعتراض کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر تم کو میری بات کا یقین نہیں ہے تو پھر تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ تم مجھ سے کنارہ کشی اختیار کر لو۔

(عوارف المعارف:۵۶۸)

Marfat.com

حق کا راستہ:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں خالصتاً حق اختیار کرنے والا مکرم ہوتا ہے اور اللہ عزوجل، انبیاء کرام علیہم السلام والی باتیں ان کے قلوب میں ودیعت فرما دیتا ہے۔

(حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰: ۴۲۲)

محبّ و محبوب:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں محبّ محبوب کی عدم موجودگی کو برداشت نہیں کرسکتا۔ (حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰: ۴۲۳)

آزمائش میں مبتلا انسان:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا سب سے زیادہ آزمائش میں مبتلا ہونے والا انسان ہی لوگوں میں مصائب سے زیادہ واقف ہوتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰: ۴۲۲)

گناہ پر ندامت کا اظہار کرنا:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے انسان! اپنے نفس پر مطمئن نہ ہو اور اپنے گناہ سے ڈرو اور اس پر ندامت کا اظہار کرو۔ (حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰: ۴۲۲)

بولنے کی اجازت نہیں:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں نے میں نے اپنے شیخ حضرت ابوحفص نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک شخص کو خاموش بیٹھے دیکھا اور وہ کسی سے کوئی بات نہیں کرتا تھا۔ میں نے جب اس شخص کے متعلق دریافت کیا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ شخص حضرت ابوحفص نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہتا ہے اور اس نے ان پر ایک لاکھ درہم خرچ کیے اور پھر ایک لاکھ درہم مزید قرض لے کر خرچ کیے مگر حضرت ابوحفص نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ابھی تک بات کرنے کی اجازت نہیں دی اس لئے یہ یوں خاموش بیٹھا رہتا تھا۔

(عوارف المعارف: ۵۶۶)

Marfat.com

نماز کی صحت کے لئے نیت وعہد کافی ہے:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہر چیز کا اہم حصہ ہوتا ہے اور نماز کا پہلا حصہ اس کی تکبیر ہے اور تکبیر اولیٰ اس نیت کے ساتھ ہونی چاہئے جس کے سوا نماز نہیں ہوتی اور وہ نیت یہ کہ تم عہد کرو کہ تمہاری یہ نماز خاص اللہ عزوجل کے لئے ہے اور جب تم نے اس بات کا پختہ عہد کرلیا تو تمہاری نماز میں باطنی طور پر آنے والی آفات نماز کو توڑ نہ سکیں گی اور صرف اتنا ہوگا کہ اس کی اہمیت کو کم کردیں گی اور نماز کی صحت کے لئے نیت وعہد کافی ہے۔ (اللمع: ۲۸۰)

نفل نماز ترک نہ کرنے کی وجہ:

ابن علوان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی نفل نماز ترک نہ کی اور جب آپ رحمۃ اللہ علیہ پر بڑھاپا غالب ہوگیا اور جسمانی اعضاء کمزور ہوگئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا کہ نفل نماز ترک کردیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے ان کے ذریعے وصالِ الٰہی پایا اور اب آخری عمر میں اس کو کیونکر ترک کردوں۔ (اللمع: ۲۸۳)

روزہ کی فضیلت کم نہیں ہوتی:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ روزہ رکھا کرتے تھے مگر جب کوئی بھائی باہر سے آتا تو روزہ چھوڑ دیتے اور کہتے بھائیوں کا ساتھ دینے سے روزہ کی فضیلت کم نہیں ہوتی بشرطیکہ روزہ نفلی ہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جب تم کسی ایسے صوفی کو دیکھو جو نفلی روزے رکھ رہا ہے تو اسے ڈانٹ دو کہ اس میں دنیا کا خیال گھر کرچکا ہے۔ (اللمع: ۲۹۵)

توکل:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں گذشتہ زمانہ میں توکل کی حقیقت موجود تھی مگر اب اس کا نام باقی رہ گیا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰: ۴۲۲)

فقراء سے ملنے کا طریقہ:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں فقراء سے ملو تو گھٹیا بن کر ملو اور علم کے گھمنڈ

Marfat.com

میں نہ ملو، اگر تم فقراء سے گھٹیا بن کر ملو گے تو وہ تمہیں اچھا جانیں گے اور وہ تمہارے علم کو پسند نہیں کرتے۔ (اللمع: ۳۰۸)

حق بات:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے بیس برس تک جس کے سامنے بھی حق بات کہی وہ دوبارہ لوٹ کر میرے پاس نہیں آیا۔ (حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰: ۴۲۲)

ہوائے حس، نفس اور شیطانی وسوسوں میں فرق:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ہوائے حس، نفس اور شیطانی وسوسوں میں اس طرح فرق بیان کیا کہ جب نفس تم سے کسی چیز کا مطالبہ کرے تو وہ اصرار کرتا ہے لہٰذا وہ اصرار اس کا مطالبہ کہلاتا ہے اگرچہ کچھ دیر بعد ہو حتیٰ کہ اسے اس کی مراد مل جائے اور اس کا مقصود حاصل ہو جائے جبکہ مجاہدہ دائمی ہوتا ہے اور وہ اپنا مطالبہ دہراتا رہتا ہے۔ (رسالہ قشیریہ: ۱۸۹)

بدکار، صالح بن جائیں:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر اللہ عزوجل کی نگاہِ کرم کا ظہور ہو جائے تو بدکار، صالح بن جائیں اور عاملین کے اعمال ان کے لئے باعث فضیلت ہو جائیں۔

(حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰: ۴۲۳)

توبہ کے معانی:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا توبہ کے تین معانی ہیں۔ اول ندامت کا اظہار، دوم جس کام سے اللہ عزوجل نے منع کیا اسے ترک کر دینا، سوم دوسروں کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کرتے رہنا۔ (رسالہ قشیریہ: ۲۰۰)

توبہ کا مفہوم:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے توبہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اپنے گناہ کو بھول جانا یعنی اسے ترک کر دینا توبہ ہے۔ (رسالہ قشیریہ: ۲۰۱)

Marfat.com

گوشہ نشینی:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں گوشہ نشینی کی مشقت برداشت کرنا لوگوں کے ساتھ میل جول بڑھانے اور ان کی مدارت سے زیادہ آسان ہے۔ (رسالہ قشیریہ ۲۱۶)

حقیقی پناہ:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جس نے بھی نجات پائی اس نے اللہ عزوجل کے ہاں حقیقی پناہ پائی۔ (رسالہ قشیریہ ۲۲۳)

وقت سے زیادہ قیمتی شے کوئی نہیں:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب کسی کا وقت نکل جائے تو اسے دوبارہ لوٹانا ممکن نہیں اور وقت سے زیادہ قیمتی شے کوئی نہیں ہے۔ (طبقات الصوفیہ ۱۱۹)

شاہد، اللہ عزوجل ہے:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا شاہد کو شاہد کیوں کہا جاتا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا شاہد، اللہ عزوجل ہے جو تمہارے دل پر نگاہ رکھے ہوئے ہے اور تمہارے دل اور تمہارے باطن سے خوب آگاہ ہے اور وہ اپنی مخلوق اور بندوں میں اچھی تخلیق کو دیکھتا ہے چنانچہ جب کوئی اسے دیکھتا ہے تو اللہ عزوجل کا علم گواہ ہوتا ہے کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔
(اللمع ۳۸۰)

حقیقی دوست:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب تمہارا کوئی حقیقی دوست بن جائے تو تم کسی ایسے کام سے پرہیز کرو جس سے اسے تکلیف پہنچے۔ (اللمع ۳۴۷)

بھرپور کوشش کا نتیجہ:

حضرت جعفر خلدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اچھے کام کی راہیں اس وقت کھلتی ہیں جب اس کے لئے بھرپور کوشش کی جائے۔ (طبقات الصوفیہ ۱۰۰)

Marfat.com

سچے شخص کی نشانی:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک سچا شخص دس لاکھ مرتبہ بارگاہِ الٰہی میں پیش ہو اور پھر ایک لمحہ کے لئے اپنی توجہ ہٹالے تو وہ اپنے حاصل کئے ہوئے سے زیادہ گنوا بیٹھے گا۔ (طبقات الصوفیہ، ۱۱۹)

دو رکعت نماز کی فضیلت

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مریدوں سے فرمایا اگر مجھے علم ہوتا کہ میری دو رکعت نماز تمہارے پاس بیٹھنے سے افضل ہے تو میں تمہارے پاس ہرگز نہ بیٹھتا۔

(عوارف المعارف:۵۹۱)

شکر کیا ہے؟

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شکر کے اندر شکر کا سبب پایا جاتا ہے کیونکہ شکر گزار بندہ اپنے نفس کے لئے مزید کا طلبگار رہتا ہے اور وہ درحقیقت اللہ عزوجل کے ساتھ ہو کر اپنے نفس کا حصہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔

اَلشُّکْرُ اَنْ لَّا تَرٰی نَفْسَكَ اَهْلًا لِّلنِّعْمَةِ

''شکر یہ ہے کہ تم اپنے نفس کو نعمت کا اہل نہ جانو۔''

(رسالہ قشیریہ ۳۲۸-۳۲۷)

دعویٰ کرنا کیسا ہے؟

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا دعویٰ کرنا اہل دیانت کے لئے سب سے زیادہ نقصان کا باعث بنتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، جلد ۱۰: ۲۲۳)

عزم:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے لوگو! کام سے قبل اس کے بارے میں عزم مصمم کرو کہ یہ اشیاء کے لئے مقدمات کا کام کرتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰: ۲۲۳)

Marfat.com

مروۃ:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مروۃ لوگوں کے لئے آزمائش کا سبب ہوتی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰ ۴۲۳)

خلوت کیا ہے؟:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا خلوت وگوشہ نشینی کیا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا سلامتی اسی کے لئے ہے جسے سلامتی کی ضرورت ہو اور ایسا شخص مخالفت ترک کر دیتا ہے نیز وہ ان امور کی جانب متوجہ نہیں ہوتا جن کے چھوڑنے کی نمائش ظاہر ہوتا ہے۔ (اللمع ۳۴)

مخلوق پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ لادو:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے مخلوقِ خدا پر شفقت سے متعلق پوچھا گیا کہ یہ کیا ہوتی ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم مخلوق کو اپنی جانب سے منہ مانگا دو۔ ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ ان پر نہ لادو اور جس کے بارے میں انہیں علم نہیں اس بارے میں ان سے بات نہ کرو۔

(اللمع ۳۸۴)

شکر:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ عزوجل کی نعمت کو معاصی کا ذریعہ نہ بنانا شکر کرنے کے مترادف ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا شعر:

ابوحسن بن مقسم، ابوبکر بن سعید وابوبکر ختقن کے سلسلہ سند سے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مروی ہے، ورع فی الکلام ورع فی الاکتساب سے بھی اشد ہے۔ اس کے ہم معنی جنید بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کا شعر ہے جس کا مفہوم ہے۔

"اپنے محبوب کا جرم عظیم بھی برداشت کرنا ضروری ہے۔ مظلوم ہونے کے باوجود اپنے کو ظالم کہنا لازمی ہے۔" (حلیۃ الاولیاء جلد ۲)

Marfat.com

سیر الی اللہ:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بلاشبہ لازمی حقائق اور مضبوط وقوی ارادے اہل حقائق وارادہ کے راستہ میں حائل ہونے والے اسباب کو دور کرتے ہیں، رکاوٹیں ختم کرتے ہیں اور ایسی تاویل کو ھولتے ہیں جو صحیح مراد تک پہنچنے میں وہم پیدا کرے چنانچہ ان لوگوں کے نزدیک صحت حال کے لئے حق انفرادی حیثیت رکھتا ہے اور اس میں سیر الی اللہ جاری رہتی ہے اور اسی کی بنیاد علم کے واضح بیان اور حق کی جانب سے واضح دلائل پر ہوتی ہے۔ (اللمع ۳۵۸)

فقیر کو وصال الٰہی کی طلب:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں فقیر ہر وہ کام کرنے کی قدرت رکھتا ہے مگر اس وقت کے گزرنے پر صبر نہیں کر سکتا جس میں اسے وصال الٰہی کی طلب ہوتی ہے۔

(اللمع ۳۰۶)

اخلاص کیا ہے؟:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے اخلاص کے متعلق پوچھا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ عزوجل کے معاملہ میں مخلوق کو درمیان سے نکال دینے کا نام اخلاص ہے اور نفس بھی مخلوق ہے۔ (اللمع ۳۶۲)

دنیا سے کنارہ کشی:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں دنیا کی ہر ضرورت سے چھٹکارا پانے کے لئے دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرنا لازم ہے۔ (طبقات الصوفیاء ۱۱۹)

فقیر کے ساتھ رویہ

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب بھی تم کسی فقیر کے ساتھ ملو اس کے ساتھ علمی گفتگو نہ کرو بلکہ نرم لہجہ میں بات کرو کہ تم اپنی علمی گفتگو سے اسے بیگانہ کر لو گے جبکہ

Marfat.com

نرم لہجہ میں بات سے وہ تمہارے دوست بن جائیں گے۔ (طبقات الصوفیہ، ۱۱۹)

موافق شخص کے ساتھ مضبوط تعلق:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا اے ابوبکر (رحمۃ اللہ علیہ)! اگر تمہیں کوئی ایسا شخص مل جائے جو ایک بات میں بھی تمہارے موافق ہو تو اس کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کر لو۔ (طبقات الصوفیاء:۱۱۹)

ولایت:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس کی نگرانی عمدہ طریقہ پر ہوئی اس کی ولایت ہمیشہ باقی رہتی ہے۔ (عوارف المعارف:۶۲۱)

رضا:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں رضا دلوں تک پہنچنے والا صحیح علم ہے جب دل اس علم کی حقیقت کو معلوم کر لیتا ہے تو وہ رضا کو پالیتا ہے۔ (عوارف المعارف:۶۲۱)

زہد کیا ہے؟:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہاتھوں کا املاک سے اور دلوں کا تلاش سے اور جستجو سے خالی ہونا زہد ہے۔ (عوارف المعارف:۶۵۱)

شکر کا فرض:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شکر کا فرض یہ ہے کہ دل اور زبان سے نعمت کا اقرار کیا جائے۔ (عوارف المعارف:۶۶۱)

سلوک کا راستہ:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر تم سلوک کا راستہ طے کر چکے ہو تو میں تمہیں لکھ کر دیتا ہوں اور اس پر حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے بلند مرتبہ کا اعتراف کیا۔ (رسالہ قشیریہ:۴۲۹)

Marfat.com

اللہ عزوجل کی اپنے بندوں پر مہربانی:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ عزوجل اپنے بندوں کے ساتھ انجام کار وہی معاملہ کرے گا جو اس نے ابتداء میں کیا تھا کہ پہلے تو اس نے ان پر مہربانی کی اور پھر ان پر رحم کھا کر حکم دیا اور اپنی عنایت سے ان کو جزا دینے کا وعدہ کیا اور وہ ان پر اس کے علاوہ بھی مزید عنایات کرے گا لہٰذا جس نے اللہ عزوجل کے قدیم احسان کا مشاہدہ کیا اس کے لئے اس حکم کا ادا کرنا آسان ہو گیا اور جو اس کے حکم مطابق کرتا رہا اس نے اللہ عزوجل کے وعدہ کو پالیا اور جو اللہ عزوجل کے وعدہ کو پانے میں کامیاب ہو گیا اللہ عزوجل ضرور اس پر مزید مہربانی فرمائے گا۔ (تعرف: ۹۱)

معرفت کی اقسام:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں معرفت کی دو اقسام ہیں اول معرفت تعرف اور دوم معرفت تعریف۔ (تعرف ۹۳)

صدق کا مفہوم:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا گویا آسمان سے دو فرشتے اترے اور ان میں سے ایک نے مجھ سے کہا صدق کیا ہے؟ میں نے کہا وعدہ کا پورا کرنا صدق کہلاتا ہے۔ دوسرے فرشتے نے کہا انہوں نے سچ کہا اور پھر وہ دونوں واپس اوپر چلے گئے۔ (رسالہ قشیریہ ۲۸۳)

تم سچ کہتے ہو:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اللہ عزوجل کے سامنے کھڑا ہوں اور اللہ عزوجل نے مجھ سے فرمایا اے ابوالقاسم (رحمۃ اللہ علیہ)! تم جو گفتگو کرتے ہو تم نے اسے کہاں سے حاصل کیا؟ میں نے عرض کیا میں سچ ہی کہتا ہوں۔ اللہ عزوجل نے فرمایا تم نے سچ کہا۔ (رسالہ قشیریہ ۲۸۳)

Marfat.com

اللہ کا کام مقرر تقدیر ہے:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا عارف زنا کا مرتکب ہو سکتا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سر جھکا لیا اور قدرے توقف کے بعد سورۃ الاحزاب کی آیت ۳۸ تلاوت فرمائی:

وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَ

''اور اللہ عز و جل کا ہر کام مقرر تقدیر ہے۔''

(رسالہ قشیریہ:۵۸۷)

فقراء پر رحمت کا نزول کب ہوتا ہے؟:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں فقراء پر رحمت کا نزول تین موقعوں پر ہوتا ہے

۱۔ سماع کے وقت کیونکہ وہ سماع حق کے ساتھ سنتے ہیں اور وجد ہی میں بات کرتے ہیں۔

۲۔ کھانا کھاتے وقت کہ وہ فاقہ کی صورت میں کھاتے ہیں نہ کہ اپنی نفسانی خواہش کو پورا کرنے کے لئے۔

۳۔ علمی مقابلہ کے وقت کیونکہ وہ اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی صفات بیان کرتے ہیں یعنی اللہ عز و جل اور اس کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے بعد اولیاء اللہ رحمہم اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔

سماع کن کے لئے فتنہ ہے؟:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سماع اس شخص کے لئے فتنہ ہے جو اسے طلب کرے لیکن اگر خود بخود کسی کو حاصل ہو جائے تو یہ اس کے لئے راحت و سکون کا باعث بنتا ہے۔

نیز فرمایا کہ سماع تین باتوں کا محتاج ہے۔ اول زمان، دوم مکان اور سوم اخوان یعنی دوست۔ (رسالہ قشیریہ:۵۷۹)

نفس سے بے خوف مت ہو:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے انسان! نفس کا اللہ عزوجل کے مطیع ہونے کے باوجود بھی اس سے بے خوف مت ہو۔ (حلیۃ الاولیا، جلد ۱۰، ۲۲۳)

علم کا مطالبہ:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں علم کے مقتضٰی پر عمل سے قبل اس سے شرف کے خواہاں انسان سے علم کا نور اور اس کی برکات سلب کر لی جاتی ہیں کیونکہ علم انسان سے اولاً اپنے مقتضٰی پر عمل کا مطالبہ کرتا ہے۔ (حلیۃ الاولیا، جلد ۱۰، ۲۲۳)

مقام عبدیت:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کیا حبیب تک وصول کا کوئی راستہ ہے جس کی وجہ سے میں مقام عبدیت پر کھڑا ہو جاؤں۔ (حلیۃ الاولیا، جلد ۱۰، ۲۲۴)

روح کا علم اللہ عزوجل کے پاس ہے:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں روح ایسی چیز ہے جس کا علم اللہ عزوجل نے اپنے پاس رکھا ہے۔ (تعرف ۹۶)

تصوف کیا ہے؟:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا تصوف کیا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا باطن کا حق تعالیٰ سے پیوست ہو جانا اور یہ کیفیت اس وقت حاصل ہوتی ہے جب نفس روح کی قوت اور حق کے ساتھ قائم ہونے کی وجہ سے اسباب سے بے تعلق ہو جائے۔ (تعرف ۱۳۸)

توبہ کیا ہے؟:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا توبہ کیا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اپنے گناہ کو بھول جانا توبہ ہے۔ (تعرف ۱۴۰)

Marfat.com

زہد:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں زہد یہ ہے کہ تمہارے ہاتھ ہر قسم کی ملکیت سے خالی ہوں اور تمہارا دل ان کی طلب نہ کرے۔ (تعرف ۱۴۰)

تواضع:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے تواضع کے متعلق پوچھا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا عاجزی، نرمی اور مہربانی سے پیش آنا تواضع کہلاتا ہے۔ (تعرف ۱۴۹)

اخلاص:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو چیز محض اللہ عزوجل کے لئے ہو وہ اخلاص ہے خواہ وہ کسی قسم کا عمل ہو۔ (تعرف ۱۵۲)

واصل کون ہے؟

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ واصل وہ ہے جس کو قرب حق حاصل ہو۔

حضرت رویم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اہل وصول وہ ہیں جن کے قلوب کو اللہ عزوجل نے جوڑ دیا ہو اس لئے کہ ان کی تمام قوتیں ہمیشہ محفوظ رہتی ہیں اور مخلوق کو ان کے ربط وضبط سے بالکل روک دیا جاتا ہے۔ (عوارف المعارف ۲۸۵)

فنا کیا ہے؟:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں فنا یہ ہے کہ لوگ تمہارے اوصاف بیان کرنے سے عاجز ہوں اور تم سے الگ دوسرے کاموں میں مشغول رہیں یعنی تمہاری ذات سے ان کا کوئی تعلق نہ رہے۔ (عوارف المعارف ۲۸۲)

نیت کی پختگی:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اکثر و بیشتر علائق اور مشکلات ابتداء میں خرابی پیدا کرتے ہیں پس مرید کے لئے لازم ہے کہ جب وہ روحانیت کی راہ پر چلے تو آغاز

Marfat.com

میں پختہ نیت کرے اور نیت کی یہ پختگی اسے نفسانی خواہشات سے پاک کر دے گی اور نفس کے ایسے حظوظ کو جو فنا ہونے والے ہیں ترک کرنے سے اس کا یہ خروج خالص اللہ عزوجل کے لئے ہو جائے گا۔ (عوارف المعارف ۲۰۴)

توبہ وصول الی اللہ کا ذریعہ:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں توبہ، خوفِ خدا، اللہ عزوجل سے امید وابستہ کرنا اور مناجاتِ الٰہیہ اور وصول الی اللہ کا ذریعہ ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، جلد ۱۰: ۲۲۴)

عنایت الٰہی:

حضرت احمد بن جعفر بن مالک کا قول ہے ایک شخص کے سوال کے جواب میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا خالی پانی کی تخلیق سے بھی قبل عنایت الٰہی شروع ہو چکی تھی۔

(حلیۃ الاولیاء، جلد ۱۰: ۲۲۴)

نظر کرم کا طلبگار:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ان الفاظ میں اللہ عزوجل سے دعا مانگتے تھے: الٰہی! میں تیری نظر کرم کا طلبگار ہوں (حلیۃ الاولیاء، جلد ۱۰: ۲۲۴)

نیکی اور گناہ:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں طالب صادق نیکی کو نیکی ہونے کی وجہ سے انجام دیتا ہے اور گناہ سے گناہ ہونے کی وجہ سے اجتناب برتتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، جلد ۱۰: ۲۲۴)

حال:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حال ایک وارد ہونے والی چیز ہے یہ دلوں میں آتے ہیں مگر دائمی نہیں ہوتے۔ (اللمع ۱۰۷)

عارف کس چیز میں اللہ عزوجل کے محتاج ہیں؟:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ عارف کس چیز میں اللہ عزوجل کے

Marfat.com

محتاج ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا عارفوں کو اللہ عزوجل سے اس چیز کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ ان کا رکھوالا ہو اور ان کا خیال رکھے۔ (اللمع ۱۰۰)

دنیا آزمائش کی جگہ ہے:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں دنیا میں کبھی کسی مصیبت سے پریشان نہیں ہوا کیونکہ اس دنیا کے غم میں مبتلا ہونے کا انجام مجھے معلوم ہے اور اس دنیا میں کبھی کبھی خوشی بھی نصیب ہو جاتی ہے وگرنہ یہ دنیا آزمائش کی جگہ ہے۔ (حلیۃ الاولیا، جلد ۱۰: ۴۲۴)

حال سے آگاہ ہونا:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں بیمار ہوا اور بیماری کی وجہ سے مجھ میں سبحان اللہ کہنے کی بھی سکت نہ رہی۔ نیز فرمایا کہ ایک عرصہ تک اگر کوئی فقیر مجھ سے اور میں اس سے جو حال بیان کرتا رات خواب میں وہی کچھ مجھے نظر آتا۔

حقوقِ الٰہی کی حفاظت کیسے ممکن ہے؟:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب تک دل قابو میں نہ ہو حقوقِ الٰہی کی حفاظت کیسے ممکن ہو سکتی ہے؟ جس کے باطن میں کوئی بھید نہیں وہ گناہ پر اصرار کرتا ہے اور اصرار کرنے والے کی کوئی نیکی صاف نہیں ہوتی۔ (اللمع ۱۰۸)

دل میں کسی قسم کا لالچ نہیں ہونا چاہئے:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے زہد کے متعلق پوچھا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہاتھ میں کچھ بھی نہ ہو اور دل میں کسی قسم کا لالچ نہیں ہونا چاہئے۔ (اللمع ۱۱۳)

نزولِ مصائب کے تین اسباب:

علی بن عبداللہ، منصور بن احمد، جعفر دئلی کے سلسلہ سند سے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مروی ہے کہ نزولِ مصائب کے تین اسباب ہیں۔

۱۔ گنہگاروں پر برائے سزا مصائب کا نزول

Marfat.com

۲۔ صادقین پر ان کی خطاؤں کو ختم کرنے کے لئے مصائب کا نزول

۳۔ انبیاء پر رفع درجات کے لئے ان پر مصائب کا نزول

(حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰: ۳۲۵)

سنت کی پیروی:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو لوگ سنت رسول اللہ ﷺ کی پیروی کر رہے ہیں اور آپ ﷺ کی سنت پر عمل پیرا ہیں اور ٹھوس طریقے سے آپ ﷺ کی سنت اور آپ ﷺ کے طریقہ کو اپنائے ہوئے ہیں ان کے علاوہ باقی تمام مخلوق کی تمام راہیں بند کر دی گئی ہیں کیونکہ ایسے شخص کے لئے سارے راستے کھلے ہوتے ہیں جو سنت رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرنے والا ہے۔ (طبقات الصوفیاء ۱۱۸)

اخلاص اللہ عزوجل اور بندے کے مابین ایک راز:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اخلاص اللہ عزوجل اور بندے کے مابین ایک راز ہے اور اس راز سے فرشتے بھی آگاہ نہیں ہوتے کہ وہ اسے لکھ سکیں اور نہ ہی شیطان جان سکتا ہے کہ وہ اس میں خرابی پیدا کر سکے اور نہ ہی نفسانی خواہش کو اس کا علم ہو سکتا ہے کہ وہ اسے اپنی جانب مائل کر سکے۔ (رسالہ قشیریہ ۳۸۲)

صادق کون ہے؟:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اَلصَّادِقُ یَتَقَلَّبُ فِی الْیَوْمِ اَرْبَعِیْنَ مَرَّۃً وَّالْمُرَائِیُ یَثْبُتُ عَلٰی حَالِہٖ وَاحِدَۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً

"صادق وہ ہوتا ہے جو ایک دن میں چالیس مرتبہ بدلتا ہے یعنی ترقی کرتا ہے اور دکھاوا کرنے والا چالیس سال تک ایک ہی حالت پر قائم رہتا ہے۔"

(رسالہ قشیریہ ۳۸۴)

Marfat.com

جہنم میں داخل ہونے سے زیادہ تکلیف دہ امر:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جہنم میں داخل ہونے سے زیادہ تکلیف دہ امر یہ ہے کہ انسان اللہ عزوجل سے غافل ہو۔ (طبقات الصوفیاء: ۱۱۸)

اگر تم سے ممکن ہو:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر تم سے ممکن ہو تو اپنے گھر کی ایک ٹھیکری بن جاؤ تو ایسا کر جاؤ کہ گھر کا آلہ ایسا ہی ہوتا ہے۔

مرید اور مراد:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے مرید اور مراد کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مرید کو اس کا علم چلاتا ہے جبکہ مراد کو حق تعالیٰ کی نگہبانی چلاتی ہے کیونکہ مرید چلتا ہے اور مراد اڑتا ہے اور پیدل چلنے والا کب اڑنے والے کو پہنچ سکتا ہے۔ (رسالہ قشیریہ ۳۷۴)

قبض و بسط:

حضرت ابو عمر و انماطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا ایک محبت کرنے والا اپنے کون سے وقت پر نادم ہوتا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس زمانے میں جس میں بسط یعنی کشادگی ہو اور اس کے بعد قبض یعنی بندش ہو جائے یا وہ انس کا زمانہ جس میں وحشت ہو پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شعر پڑھا جس کا مفہوم تھا:

"میرا ایک مشرب تھا جو تمہارے دیکھنے پر صاف ہو جاتا تھا اس میں
میل دنوں کی وجہ سے ہے۔"

(طبقات الصوفیاء: ۱۳۲)

حضرت یعقوب علیہ السلام کی مانند غمزدہ:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بعض مرتبہ میں خود کو حضرت یوسف علیہ السلام کی مانند خیال کرتا ہوں اور پھر اس حالت کے عدم پر مجھے حضرت یوسف علیہ السلام کے عدم پر

حضرت یعقوب علیہ السلام کی مانند غمزدہ ہوتا ہوں اور ایک عرصہ سے میری یہی کیفیت ہے۔

(حلیۃ الاولیاء، جلد۱۰: ۲۶۳)

محبت الٰہی:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک روز حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ میرے سامنے لنگی باندھے بیٹھے تھے اور اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ بے حد لاغر اور نحیف جسم ہو چکے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میری یہ حالت محبت الٰہی کی وجہ سے ہے اور پھر انہوں نے کچھ اشعار پڑھے جن کا مفہوم تھا:

''طبیب کی جانب سے مرض لاحق ہونے کے بعد میں اس مرض کی شکایت کس سے کروں؟ میرا قلب جل رہا ہے، آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں، مصائب جمع ہیں اور حالت پر قابو پانا مشکل ہو گیا ہے۔ ایک بے قرار کو کیونکر قرار آ سکتا ہے؟''

(حلیۃ الاولیاء، جلد۱۰: ۲۶۳)

حال کے متعلق:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے حال کے متعلق پوچھا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ شعر پڑھا:

طَوَارِقُ اَنْوَارٍ تَلُوْحُ اِذَا بَدَتْ
فَتُظْهِرُ كِتْمَانًا وَتُخْبِرُ عَنْ جَمْعٍ

''یہ طاری ہونے والے انوار ہیں جب ظاہر ہوتے ہیں تو چمکتے ہیں
پھر وہ رازوں کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں اور جمع کی خبر دیتے ہیں''۔

(رسالہ قشیریہ: ۱۵۰)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی کیفیت:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل سے میرا ڈرنا میرے قبض کا

Marfat.com

سبب بنتا ہے اور اس سے امید وابستہ کرنا میرے لئے بسط کا باعث بنتا ہے اور حقیقت مجھے جمع رکھتی ہے اور حق مجھے جدا کر دیتا ہے۔ جب وہ مجھے خوف کے ذریعے قبض سے موصوف کرتا ہے تو مجھے خود سے فنا کر دیتا ہے اور جب امید کے ذریعہ مجھے بسط عطا فرماتا ہے تو مجھے میری جانب لوٹا دیتا ہے۔ پھر حقیقت کے ذریعے مجھے جمع کرتا ہے اور مجھے حاضر کر دیتا ہے اور جب حق کے ذریعے مجھے جدا کرتا ہے تو غیبی اور کو میرے پاس حاضر کر دیتا ہے پس وہ مجھے چھپا لیتا ہے۔ ان تمام امور میں اللہ عزوجل میرا محرک ہے اور وہ مجھے رونے والا نہیں اور نہ ہی میں وہ خوفزدہ کرنے والا ہے یعنی وہ مجھے ایک حال سے دوسرے حال کی جانب منتقل کرتا ہے۔ میں مونس نہیں ہوتا لہٰذا جب میں حاضر ہوتا ہوں تو اپنے وجود کا مزہ چکھتا ہوں اور کاش کہ وہ مجھے اپنی ذات سے فنا کر کے نفع عطا کرتا اور کاش کہ وہ مجھے مجھ سے غائب کر کے اور راحت عطا فرماتا۔ (رسالہ قشیریہ ۱۵۳)

کس کی صحبت اختیار کرنی چاہئے؟:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر پوچھا کہ میں کس کی صحبت اختیار کروں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم اس کی صحبت اختیار کرو جس کے بارے میں تم جانتے ہو کہ تم اسے اس کی اطلاع دو گے جسے اللہ عزوجل تم سے جانتا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے کہا مجھے کس کی صحبت اختیار کرنی چاہئے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم اس کی صحبت اختیار کرو جو اپنا آپ بھلانے کی ہمت رکھتا ہو اور اس کو پورا کرتا ہو جو اس کے ذمہ ہے۔ (طبقات الصوفیہ، ۱۲۰)

ہم نشینی کا اثر:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ جب بھی مجھے کوئی نفع پہنچانا چاہتے تو مجھ سے سوال کیا کرتے تھے اور ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا اے ابوالقاسم (رحمۃ اللہ علیہ)! تم بتاؤ شکر کیا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ عزوجل کی نعمت کو اس کی نافرمانی کے لئے استعمال نہ کرنے کا نام شکر ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت فرمایا تم نے یہ

Marfat.com

کیسے جانا؟ میں نے عرض کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ہم نشینی سے۔ (رسالہ قشیریہ ۳۳۰)

اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کی عزت کا انعام:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو شخص اللہ عزوجل کے برگزیدہ بندوں یعنی اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کی عزت کرتا ہے تو اللہ عزوجل کل کو اس کی عزت سب سے کروائے گا۔

(جنات الاصفیاء ۱۲۰)

یقین میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوتا

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یقین دل کے اندر ایک ایسا پختہ علم ہے جو نہ تو پھرتا ہے اور نہ ہی اس میں کوئی تغیر و تبدل پیدا ہوتا ہے۔ (رسالہ قشیریہ ۳۳۶)

مشاہدہ:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا امور غیبیہ کے مشاہدہ میں شک کا اٹھ جانا یقین ہے۔ (رسالہ قشیریہ ۳۳۷)

پانی پر چلنے والے لوگ:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کچھ لوگ یقین کی وجہ سے پانی پر چلے اور جو لوگ یقین میں ان سے اعلیٰ مرتبہ پر تھے وہ پیاسے مر گئے۔ (رسالہ قشیریہ ۳۳۸)

مومن کے لئے دنیا سے آخرت کی جانب جانا آسان ہے:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مومن کے لئے دنیا سے آخرت کی جانب جانا آسان ہے اور اللہ عزوجل کی خاطر مخلوق سے جدائی بے حد مشکل ہے اور نفس سے اللہ عزوجل کی جانب جانا بے حد مشکل ہے مگر ان سب سے بھی زیادہ مشکل اللہ عزوجل کے ساتھ رہنا ہے۔

صبر کا مفہوم:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے صبر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

Marfat.com

منہ چڑھائے بغیر کڑوی چیز کا گھونٹ بھرنا صبر ہے۔ (رسالہ قشیریہ:۳۴۲)

مراقبہ:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص مراقبہ میں ثابت قدم رہا اسے صرف اللہ عزوجل کے ہاں اپنے حصہ کے فوت ہونے کا ڈر ہوگا کسی اور کے ہاں نہیں۔

(رسالہ قشیریہ:۳۵۴)

عبودیت:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہر قسم کے شغل کو چھوڑ کر ایسے کام میں مشغول ہونا جو فراغت کی اصل ہے عبودیت کہلاتا ہے۔ (رسالہ قشیریہ:۳۶۷)

حکم الٰہی:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ جب بندے کا نام مٹ جائے اور اللہ عزوجل ہی باقی رہ جائے تو پھر کیا صورت ہوتی ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ عزوجل تم پر رحم کرے جب بندے کو بہت سی معرفتیں حاصل ہو جاتی ہیں تو بندے میں بندہ کی صفات باقی نہیں رہتیں اور اس کا ہر نشان مٹ جاتا ہے اور اس موقع پر حق تعالیٰ کا ظہور ہوتا ہے اور صرف حکم الٰہی کا نام چلتا ہے۔

اچھا کون ہے اور برا کون ہے؟:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ ایک بندے کے سامنے کب ظاہر ہوتا ہے کہ اسے سراہنے والا اور برائی کرنے والا برابر ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب اسے ذہن نشین ہو جائے کہ وہ ایک مخلوق ہے اور پانی سے بنا ہے۔ (اللمع:۳۷۳)

فقر آزمائشوں کا سمندر ہے:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں فقر آزمائشوں کا ایک سمندر ہے اور اس کی ہر آزمائش سخت سے سخت ہوتی ہے۔

Marfat.com

فقیر کا علم:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب فقیر علم میں مضبوط ہوتا ہے تو اس میں محبت کا پہلو کمزور ہو جاتا ہے لیکن جب محبت بڑھ جاتی ہے تو علم میں کمزوری آجاتی ہے۔

(اللمع:۳۰۵)

صوفیاء کی زبان:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں صوفیاء لوگوں کو بتاتے وقت وہی کچھ زبان پر لاتے ہیں جو ان کے دل میں ہوتا ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی بات نہیں کرتے۔

(اللمع:۳۱۲)

مرادنگی:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کچھ مرد اگر یقین کے ساتھ پانی پر چل پڑیں تو ان میں افضل وہ ہوں گے جو پیاس کی وجہ سے مر جائیں گے اور جو شخص ایک مرتبہ اللہ عزوجل کو دیکھ لے تو پھر اسے کسی اور چیز کی خوشی نہ ہوگی۔ (طبقات الصوفیاء:۱۲۱)

پناہ الٰہی:

حضرت جعفر خلدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک بھائی کو خط لکھا کہ جو شخص اللہ عزوجل کا اشارہ کر کے کسی اور سے تعلق قائم کر لے تو اللہ عزوجل اسے آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے اور اس کے دل سے اپنے ذکر کو نکال دیتا ہے اور اس کی زبان پر اپنا ذکر جاری کر دیتا ہے چنانچہ اگر وہ سنبھل جائے اور اس سے کنارہ کر لے جس سے تعلق قائم کیا تو اللہ عزوجل اس مصیبت کو دور کر دیتا ہے اور آزمائش ختم کر دیتا ہے لیکن اگر وہ پھر بھی اپنا تعلق قائم رکھے تو اللہ عزوجل مخلوق کے دلوں سے اس کی مہربانی نکال دیتا ہے اور اسے لالچی بنا دیتا ہے اور اس حال میں وہ مخلوق سے کثیر مطالبہ کرتا ہے حالانکہ مخلوق کے دلوں سے اس کی مہربانی نکل چکی ہوتی ہے چنانچہ اس کی زندگی میں محتاجی آجاتی ہے اور

وہ غم میں مرتا ہے اور آخرت میں اس کے لئے ماسوائے پچھتاوے کے کچھ نہیں ہے لہٰذا ہم اللہ عزوجل کے سوا کسی سے بھی تعلق قائم کرنے پر اللہ عزوجل سے پناہ مانگتے ہیں۔

(طبقات الصوفیاء:۱۲۱)

جوانمردی:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے فتوۃ یعنی جوانمردی کے متعلق دریافت کیا؟

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اَنْ لَّا تُنَافِرَ فَقِيْرًا وَّلَا تُعَارِضَ غَنِيًّا

''تم کسی فقیر سے نفرت نہ کرو اور نہ ہی کسی مالدار کی مخالفت کرو۔''

(رسالہ قشیریہ:۴۰۷)

حیاء کیا ہے؟:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے حیاء کے متعلق دریافت کیا گیا کہ حیاء کیا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک جانب نعمتوں کو دیکھنا اور دوسری جانب اپنی کوتاہی کو دیکھنا اور پھر ان دونوں کے درمیان جو کیفیت پیدا ہوتی ہے اسے حیاء کہا جاتا ہے۔ (رسالہ قشیریہ:۳۹۴)

دنیا سے تعلق:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس کا دنیا سے تعلق صرف گٹھلی چوسنے کی مقدار برابر رہ گیا ہو؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مکاتب غلام کے ذمہ ایک درہم بھی باقی ہو تو وہ غلام ہے۔

حقیقت عبودیت:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے حقیقت عبودیت کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب تک تم میں حقیقت عبودیت سے کچھ بھی باقی ہو تم اس وقت تک خالص آزاد نہیں ہو سکتے۔ (رسالہ قشیریہ:۳۹۷)

Marfat.com

صوفیاء کی پانچ خصلتیں:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اہل علم تصوف اس بات پر متفق ہیں کہ صوفیاء کے اصولوں میں پانچ خصلتوں کا ہونا ضروری ہے۔

۱۔ صوفیاء دن کو روزہ رکھتے ہیں۔

۲۔ صوفیاء رات کو نوافل پڑھتے ہیں۔

۳۔ صوفیاء خلوصِ دل سے کام کرتے ہیں۔

۴۔ صوفیاء ہر ممکن حد تک اپنا عمل جاری رکھتے ہیں۔

۵۔ صوفیاء ہر حال میں اللہ عزوجل پر کامل بھروسہ رکھتے ہیں۔

(اللمع:۳۶۶)

فقر آزمائشوں کا سمندر ہے:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں فقر آزمائشوں کا ایک سمندر ہے اور اس میں ہر آزمائش پر عزت ملتی ہے۔(اللمع:۳۶۶)

تکبر کیا ہے؟:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا خود کو سب سے بڑا سمجھنا تکبر کا اعلیٰ درجہ ہے اور خود کو بڑوں میں شمار کرنا تکبر کا ادنیٰ درجہ ہے۔(حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰: ۴۲۵)

مشاہدہ معائنہ:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے مشاہدہ معائنہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا معائنہ سے میں زندیق اور مشاہدہ سے میں حیران ہو جاتا لہٰذا مجھے دونوں ہی چیزیں حاصل نہیں ہیں۔(حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰: ۴۲۵)

توبہ کی حقیقت:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ایک روز حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی

Marfat.com

خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو افسردہ دیکھا۔ میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے یوں افسردہ ہونے کی وجہ دریافت کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک نوجوان میرے پاس آیا اور اس نے مجھ سے توبہ کے متعلق دریافت کیا۔ میں نے اسے توبہ کے متعلق بتایا تو اس نے مجھ سے توبہ کی شرائط دریافت کیں۔ میں نے اسے توبہ کی شرائط بتائیں کہ جس گناہ سے توبہ کی جائے اس کو بھول جانا توبہ کی حقیقت ہے۔ اس نوجوان میرے جواب کو رد کر دیا اور کہا کہ اس کا ذکر نہ کرنا توبہ کی حقیقت ہے اور میں اپنے اس کلام کی وجہ سے یوں پریشان ہوں۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا اس نوجوان نے کیا خوب بات کہی۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ایک اگلے روز حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پھر حاضر ہوا تو میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک مرتبہ پھر افسردہ دیکھا۔ میں نے وجہ دریافت کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا گذشتہ کل ایک نوجوان نے مجھ سے کہا انسان کو عنداللہ اپنی مقبولیت کا پتہ چل جاتا ہے۔ میں نے نفی میں جواب دیا مگر اس نے اپنی بات پر اصرار جاری رکھا۔ میں نے اس سے وجہ پوچھی تو اس نے کہا اللہ عزوجل کا انسان کو معاصی سے بچا کر اطاعت کی توفیق دینا عنداللہ اس کی مقبولیت کی علامت ہے۔ (حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰: ۴۲۵)

اللہ کا بندہ کیسے بنا جا سکتا ہے؟:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا غیر اللہ سے قطع تعلق کے بعد ہی انسان کلیۃً اللہ عزوجل کا بندہ بن سکتا ہے۔

غیر اللہ سے تعلق:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں غیر اللہ سے تعلق کی موجودگی میں انسان کبھی بھی عبداللہ نہیں بن سکتا۔ (حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰: ۴۲۵)

دیدارِ خداوندی:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ اللہ عزوجل کو دیکھنا

Marfat.com

چاہتا ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نہیں۔ سوال کرنے والے نے پوچھا وہ کیوں نہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیدارِ خداوندی کی خواہش کی مگر وہ دیکھ نہ سکے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیدارِ خداوندی کی خواہش کا اظہار نہیں کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیدار سے مشرف ہوئے پس ہماری خواہش اور طلب خود دیدارِ خداوندی کے لئے بڑا حجاب ہے اس لئے کہ محبت میں ذاتی ارادہ اور خواہش مخالف کی نشانی ہے اور مخالفت باعث حجاب ہوتی ہے۔ دنیا میں جب ارادہ اور خواہش ختم ہو جاتی ہے تو مشاہدہ حاصل ہوتا ہے اور جب مشاہدہ برقرار ہو جائے تو دنیا و عقبیٰ مساوی ہو جاتے ہیں۔ (کشف المحجوب: ۲۶۰)

روزہ:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

الصوم نصف الطریقة

''روزہ رکھنا نصف طریقت ہے۔''

(کشف المحجوب: ۵۶۰)

قوت کی اقسام:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا قوت کی تین اقسام ہوتی ہیں۔

۱۔ قوت بالطعام جو اعراض پیدا کرتی ہے۔

۲۔ قوت بالذکر جو انسان میں صفات حسنہ پیدا کرتی ہے۔

۳۔ قوت بالمعرفت جو انسان کو فنا کر دیتی ہے۔

(حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰: ۴۲۶)

استغراق العلم فی الوجود:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ استغراق العلم فی الوجود اور استغراق الوجود فی العلم میں سے کون سا افضل ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا استغراق العلم فی الوجود افضل ہے۔ (حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰: ۴۲۶)

راضی برضا ہونے کی علامت:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے راضی برضا ہونے کی علامت دریافت کی گئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بعض اہل علم کے بقول اللہ عزوجل سے راضی ہونے والے لوگ عمدہ زندگی گزارتے ہیں اور یہ لوگ آزمائش میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہیں کیونکہ یہ مصیبت کو بھی نعمت تصور کرتے ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰: ۲۶۳)

چار درہم:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرے پاس چار درہم تھے میں حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا اور وہ درہم انہیں پیش کئے کہ میں یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے لایا ہوں۔ انہوں نے فرمایا اے بیٹے! تمہیں خوشخبری ہو اور تم کامیاب ہو کہ مجھے چار درہم کی ضرورت تھی پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ ابْعَثْھَا عَلٰی یَدِ مَنْ یُّفْلِحُ عِنْدَكَ

"اے اللہ! اس شخص کے ہاتھ چار درہم بھیج جو تیرے نزدیک کامیاب رہے۔"

(رسالہ قشیریہ: ۲۳۵)

انعامِ الٰہی کا تقاضا:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ابواسحٰق مارستانی رحمۃ اللہ علیہ کو خط لکھا جس کا متن تھا۔

امابعد! برادرم انعامِ الٰہی متقضی یہ ہے کہ دنیا سے تم کلی طور پر اعراض اختیار کرلو، ظاہر و باطن میں خوف پیدا کرو، مصائب میں رجوع الی اللہ سے کام لو نیز لوگوں کی نفع رسانی کی فکر کرنے والا اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنے والا مخلوق میں سے عند اللہ سب سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔ اللہ عزوجل ہم سب کو اخلاص کی نعمت عطا فرمائے۔

برادرم! لوگوں کے جرائم پر عفو سے کام لو اور میرے خط میں تمہیں کوئی بات ناگوار محسوس ہو اس پر میں عفو کا امیدوار ہوں اور اسی پر اکتفا کرتا ہوں اور تمہارے جواب کا منتظر

Marfat.com

رہوں گا۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد المصطفیٰ و آلہ وسلم تسلیماً

(حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰: ۴۲۶)

ابوحسن علی بن ہارون بن محمد کے سلسلہ سند سے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مروی ہے کہ میں نے بعض بھائیوں کو خط لکھا کہ اللہ عزوجل کی زمین کبھی بھی کسی ولی سے خالی نہیں ہوتی کیونکہ کائنات کا نظام ہی اللہ عزوجل کے نام کی برکت کی وجہ سے چل رہا ہے، جب کوئی ولی نہیں رہے گا تو یہ سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا، میں اللہ عزوجل سے تمہارے لئے اور اپنے لئے فضل طلب کرتا ہوں اور اللہ عزوجل ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

(حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰: ۴۲۶)

شیطان سے مکالمہ:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے شیطان کو خواب میں ننگا دیکھا تو فرمایا تجھے لوگوں سے حیاء نہیں آتی؟ اس نے کہا یہ حقیقی لوگ نہیں اور حقیقی لوگ وہ ہیں جو مسجد شونیزیہ میں ہیں اور انہوں نے میرے جسم کو کمزور کر دیا اور میرا جگر جلا دیا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں بیدار ہوا تو مسجد کی جانب گیا اور میں نے وہاں ایک جماعت کو دیکھا جو غور وفکر میں اپنے سر گھٹنوں پر رکھے ہوئے تھے اور انہوں نے جب مجھے دیکھا تو کہنے لگے شیطان خبیث کی بات سے دھوکہ میں مبتلا نہ ہوں۔

(رسالہ قشیریہ: ۶۵۴-۶۵۵)

حال:

حضرت جریری رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تو پوچھا کہ کیا حال ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہمارے اشارات اور عبارات سب ختم ہو گئیں اور ہمیں ہماری تسبیحات نے نفع دیا جو ہم صبح وشام پڑھتے تھے۔ (رسالہ قشیریہ: ۶۵۷)

Marfat.com

باب 6

وصال

ہر جاندار اور ذی روح کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ قدرت کے اس امر کے سامنے کسی کی نہیں چلتی۔ ماہ و سال گزر گئے اور بالآخر وہ وقت آن پہنچا کہ جب حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ارادت مندوں اور مریدوں کو سوگوار چھوڑ کر اس جہانِ فانی سے کوچ فرما گئے اور خالق حقیقی سے جا ملے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک بوقت وصال نوے (۹۰) یا اکیانوے (۹۱) برس تھی۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا وقت وصال نزدیک آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت و ریاضت میں مزید اضافہ ہو گیا۔

نماز کے ذریعے بارگاہِ خداوندی تک رسائی پائی:

مؤرخین کے مطابق حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ پر مرض الموت منہ میں ورم ہونے کی وجہ سے ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ شدید تکلیف میں ہونے کے باوجود تکیے پر منہ رکھ کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ کسی نے کہا حضور! ایسی حالت میں نماز چھوڑی جا سکتی ہے یا نہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سلام پھیرنے کے بعد فرمایا بھائی! اسی نماز کے ذریعے میں نے بارگاہِ خداوندی تک رسائی پائی اور اب اسے کیسے چھوڑ سکتا ہوں؟ (تاریخ بغداد جلد ۲: ۲۴۸)

تلاوتِ قرآن پاک کا ذوق:

حضرت ابو محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس

Marfat.com

ان کے وصال کے وقت موجود تھا اور وہ جمعہ کا مبارک دن تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول تھے۔ جب تلاوت کر چکے تو میں نے عرض کیا حضور! اس حال میں بھی تلاوت کرتے ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تلاوتِ قرآن پاک کا مجھ سے زیادہ اس وقت ضرورت مند کون ہوگا جبکہ میرا نامہ اعمال لپیٹا جا رہا ہے۔ (رسالہ قشیریہ: ۱۳۷)

حضرت ابو بکر العطوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے وقت ان کے پاس موجود تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے سارا قرآن مجید ختم کیا پھر دوبارہ تلاوت شروع کی اور سورۂ بقرہ کی ابھی ستر آیات پڑھی تھیں کہ پیغامِ اجل آن پہنچا۔

(حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰: ۲۲۱)

بوقت وصال اوراد و وظائف میں مشغول رہے:

حضرت ابن عطاء رحمۃ اللہ علیہ، حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے وقت ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سلام کا جواب نہ دیا اور کچھ دیر بعد معذرت کرتے ہوئے سلام کا جواب دیا اور کہا بھائی! میں اس وقت اپنے اوراد و وظائف میں مشغول تھا اس لئے تمہیں سلام کا فوری جواب نہ دے سکا۔ (رسالہ قشیریہ: ۱۴۰)

حضرت ابو محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ کو جانشین مقرر کرنا:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وصال کے وقت حضرت ابو محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ حضرت ابو محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا حضور! میرے ذمہ کوئی کام ہو تو حکم کیجئے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب میرا وصال ہو جائے تم مجھے غسل دینا اور میرے کفن کا انتظام تم خود کرنا۔ حضرت ابو محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ نے سنا تو رو دیئے اور دیگر حاضرین بھی رونا شروع ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک کام اور بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ مجھے دفن کرنے کے بعد رفقاء کے لئے کچھ کھانا تیار کروانا تاکہ تجہیز و تدفین سے واپسی پر انہیں کھانا مل سکے اور ان میں پراگندگی واقع نہ ہو۔

حضرت ابو محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ نے سنا تو مزید رونا شروع کر دیا اور آنسو بہانے لگے اور

Marfat.com

کہنے لگے اللہ عزوجل کی قسم! اگر ہم اپنی دونوں آنکھیں بھی کھو بیٹھیں تو ہم میں سے کوئی دو شخص اب اکٹھے ہوتے دکھائی نہیں دیتے۔

حضرت ابوجعفر فرغانی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ اللہ عزوجل کی قسم! ایسا ہی ہوا اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد یارانِ طریقت میں جو اتفاق آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں موجود تھا وہ باقی نہ رہا اور لوگوں کا وہ مثالی اجتماع آپ رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے تھا اور قدرت نے اتنے سارے لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جمال قدسی تمثال کی زیارت کی خاطر اکٹھے کر دیئے تھے۔ (طبقات الکبریٰ جلد ا:۹۵)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت:

حضرت علی بن محمد بن حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے بوقت وصال مجھے وصیت فرمائی کہ جو کچھ علم تحریری شکل میں مجھ سے منسوب ہے وہ سب دفن کر دینا۔ عرض کیا گیا کہ حضور! ایسا کیوں ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں یہ پسند کرتا ہوں کہ جب اپنے پالنے والے سے ملوں تو اپنے پیچھے کوئی ایسی چیز چھوڑ کر نہ جاؤں جو مجھ سے منسوب ہو جبکہ تمہارے درمیان اللہ عزوجل کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم موجود ہے۔

(طبقات الکبریٰ جلد ا:۹۵)

کلمہ طیبہ پڑھنے کی تلقین:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ پر نزع کی کیفیت طاری ہوئی تو کسی شخص نے کلمہ طیبہ پڑھنے کی تلقین کی اور کہا حضور! اب اللہ اللہ کریں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سنا تو فرمایا بھائی! وہ مجھے بھولا کب ہے؟ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ شعر پڑھے۔

حَاضِرٌ فِیْ الْقَلْبِ یَعْمُرُہٗ
لَسْتُ اَنْسَاہُ فَاَذْکُرُہٗ
فَھُوَ مَوْلَایَ وَمُعْتَمِدِیْ
وَنَصِیْبِیْ مِنْہُ اَوْفَرُہٗ

Marfat.com

''وہ دل میں موجود ہے اور دل کو آباد کر رہا ہے، میں اس کو بھولا نہیں
کہ اسے یاد کروں، وہ میرا آقا ہے اور میرا سہارا ہے اور مجھے اس سے
وافر حصہ ملتا ہے۔''

(رسالہ قشیریہ:۱۳۱)

اس وقت عبادت کی زیادہ ضرورت ہے:

حضرت ابو محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کا وقت نزدیک تھا میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ روتے ہوئے بار بار سجدہ کر رہے تھے۔ میں نے عرض کیا حضور! اس قدر تکلیف میں آپ رحمۃ اللہ علیہ عبادت کی زحمت اٹھا رہے ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے ابو محمد (رحمۃ اللہ علیہ)! اس وقت مجھے عبادت کی زیادہ ضرورت ہے اور میں اپنے معبود سے ملنے والا ہوں۔ یہ فرما کر آپ رحمۃ اللہ علیہ مزید سجدہ اور گریہ کرنے لگے یہاں تک کہ مالک حقیقی سے جا ملے۔ (اللمع:۲۱۰)

انا للہ وانا الیہ راجعون

تاریخ وصال:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے بروز ہفتہ ۲۹۷ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔

ایک قول کے مطابق آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۹۸ھ بمطابق ۹۱۰ء بروز جمعہ اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا اور بروز ہفتہ سپردِ خاک ہوئے۔

ابن الناوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصریح کے مطابق وہ ماہِ شوال تھا۔

کارنامہ بزرگانِ ایران کے مؤلف کا موقف ہے کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اکانوے برس کی عمر میں ۲۹۷ھ کے آخری دن وصال پایا اور بروز اتوار ۲۹۸ھ کے پہلے دن مدفون ہوئے۔

قطعہ تاریخ وصال:

مفتی غلام سرور لاہوری نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا قطعہ وصال یوں تحریر کیا

Marfat.com

ہے:

سیّد الطائفہ ولی زماں
یعنی حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ عالیشاں
رفت چوں از جہاں باغِ جناں
نامور گشت سالِ رحلت آں
۲۹۷ھ

نمازِ جنازہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرکت:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ تیار ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ آگے بڑھے اور نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نمازِ جنازہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد کم وبیش ساٹھ ہزار تھی۔

مروی ہے کسی بزرگ کو خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی اور انہوں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیں تیز تیز تشریف لے جارہے ہیں۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یوں تیز تیز چلنے کی وجہ دریافت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں خلیفہ وقت کے جنازے میں شرکت کے لئے جارہا ہوں۔ ان بزرگ نے بیدار ہونے کے بعد دریافت کیا تو پتہ چلا کہ خلیفہ وقت زندہ ہے جبکہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو چکا ہے۔ گویا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا خلیفہ قرار دیا تھا۔ (تاریخ بغداد جلد ۷)

تدفین:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی تدفین مسجد شونیزیہ کی غربی جانب بغداد کے مشہور قبرستان میں حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک کے پاس ہوئی۔

ارادت مندوں کا اظہارِ غم:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال کوئی معمولی غم نہ تھا اور لوگ عرصہ دراز تک آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یاد کرتے رہے اور اپنے اپنے غم کا اظہار کرتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے

Marfat.com

بعد علم وعرفان کی محفلوں کی رونقیں ختم ہو گئیں اور تصوف وطریقت کی راہیں سونی ہو گئیں۔ یارانِ طریقت کا شیرازہ بکھر گیا اور ایسا بکھرا کہ پھر کبھی اکٹھا نہ ہو سکا۔ مسجد شونیزیہ میں جوذکر واذکار کی محافل منعقد ہوتی تھیں وہ مانند پڑ گئیں اور لوگ جب گھبرا جاتے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک کا رخ کرتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ارادت مندوں اور مریدوں کی یہ حالت ایک عرصہ تک قائم رہی۔

حضرت ابوالحسین الناوی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر ہر روز لگاتار ایک ماہ تک بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ تک حاضر ہوتے رہے۔ (تاریخ بغداد جلد ۷: ۲۴۸)

ایک مجذوب کا مرثیہ:

حضرت ابومحمد جریری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے پڑوس میں ایک مجذوب ایک کھنڈر میں رہتا تھا جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا اور ہم آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دفن کرنے کے بعد واپس لوٹ رہے تھے تو وہ مجذوب ہمارے پاس آیا پھر ایک بلند جگہ پر چڑھ کر میری جانب رخ کیا اور کہا اے ابومحمد (رحمۃ اللہ علیہ)! کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں اس کھنڈر کی جانب پھر لوٹ جاؤں گا جبکہ میں نے اپنے سردار کو کھو دیا، ایسا ہرگز نہ ہوگا اور پھر اس نے یہ اشعار پڑھے۔

واسفی من فراقِ قومٍ
هم المصابيح والحصون
والمدن والمزن والرواسی
والخير والامن والسكون
لم تتغيّر لنا الليالی
حتّٰى توفتهم المنون
فكلُّ حمرلنا قلوب
وكلُّ ماءٍ لنا عيون

"ہائے افسوس! وہ لوگ ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے جو (گمراہی

کے اندھیرے میں ہدایت کے روشن) چراغ تھے اور (دین کی حفاظت کے لئے مضبوط) پہاڑ تھے۔ وہ بزرگ (علم وعرفان کے) شہر تھے (برکتوں کے)، بارانِ رحمت تھے، (استقامت کے) پہاڑ تھے اور امن وسکون اور خیر وخوبی کے پیکر تھے۔ ہمارے شب وروز ٹھیک ہی رہے مگر اس وقت تک جب تک موت نے انہیں ہم سے چھین نہ لیا اور ان کے وصال کے بعد نہ ہی وہ دن رہے اور نہ ہی وہ راتیں۔ اب ہمارے دل کیا ہیں؟ جلتے ہوئے انگارے اور ہماری آنکھیں کیا ہیں؟ بہتے ہوئے دریا۔"

نکیرین کے ساتھ مکالمہ:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد کسی بزرگ نے انہیں خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ نکیرین کے ساتھ کیا معاملہ رہا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب نکیرین آئے اور انہوں نے پوچھا تیرا رب کون ہے؟ تو میں ان کا سوال سن کر مسکرا دیا اور کہنے لگا کہ روزِ ازل سے میں نے اس بات کا اقرار کیا ہے جب اللہ عزوجل نے الست بربکم فرمایا تھا اور میں نے اس کے جواب میں بلیٰ کہا تھا اور اب تم مجھ سے پوچھتے ہو کہ میرا رب کون ہے؟ تم بتاؤ جس نے بادشاہ کو جواب دیا ہو اس کو غلام سے کیا اندیشہ ہو سکتا ہے اور میں آج بھی وہی جواب دیتا ہوں جو روزِ اول دیا تھا۔ پھر نکیرین میرا جواب سننے کے بعد یہ کہتے ہوئے چل دیئے کہ یہ عاشق ہے جو عشق الٰہی میں محبت کے نشہ میں سرشار ہے۔ (تذکرۃ الاولیاء: ۳۴۷)

آخرت میں کن اعمال نے نفع پہنچایا؟:

حضرت ابو محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد ان کی زیارت ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا حضور! کیسا معاملہ رہا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

طاعت تلك الاشارات وبادت تلك العبارات ما نفعنا الا تسبیحات کنا نقولها بالغدوات

Marfat.com

''وہ اشارات دھرے کے دھرے رہ گئے اور وہ متصوفانہ عبارتیں اور مضمون سب بے نفع رہے اور اصل نفع تو ذکر اور تسبیحات نے پہنچایا جو ہم راتوں کو پچھلے پہر پڑھا کرتے تھے۔''

حضرت جعفر بن محمد بن نصیر کے سلسلہ سے محمد ابراہیم کا قول ہے کہ میں نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو وصال کے بعد خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ موت کے بعد اللہ عزوجل کے ساتھ کیا معاملہ رہا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تہجد کی چند رکعات کے علاوہ مجھے کسی اور چیز نے نفع نہ پہنچایا۔ (حلیۃ الاولیاء، جلد۱۰: ۲۲۰)

Marfat.com

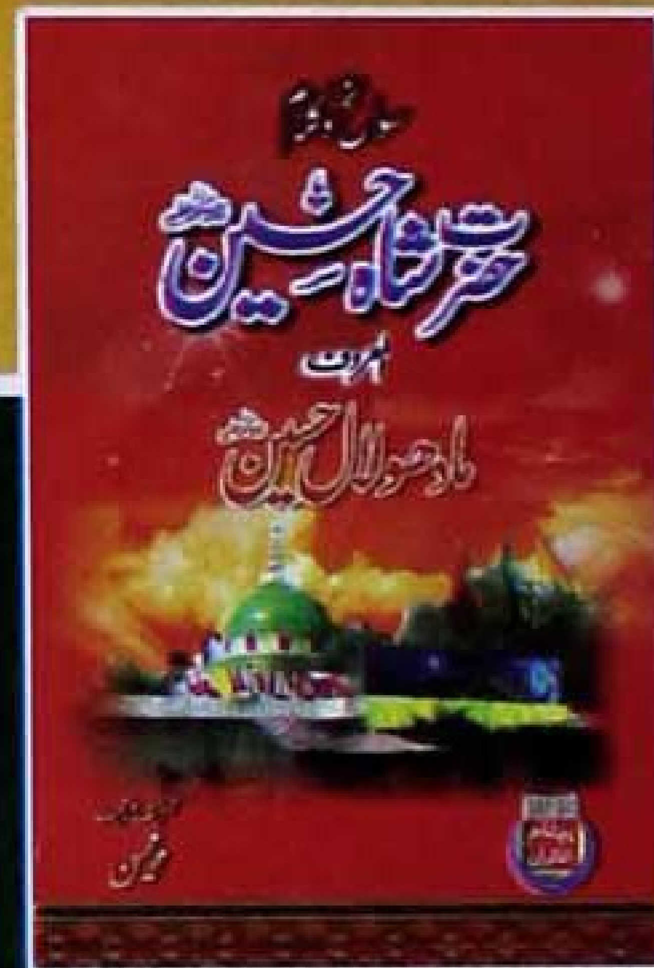

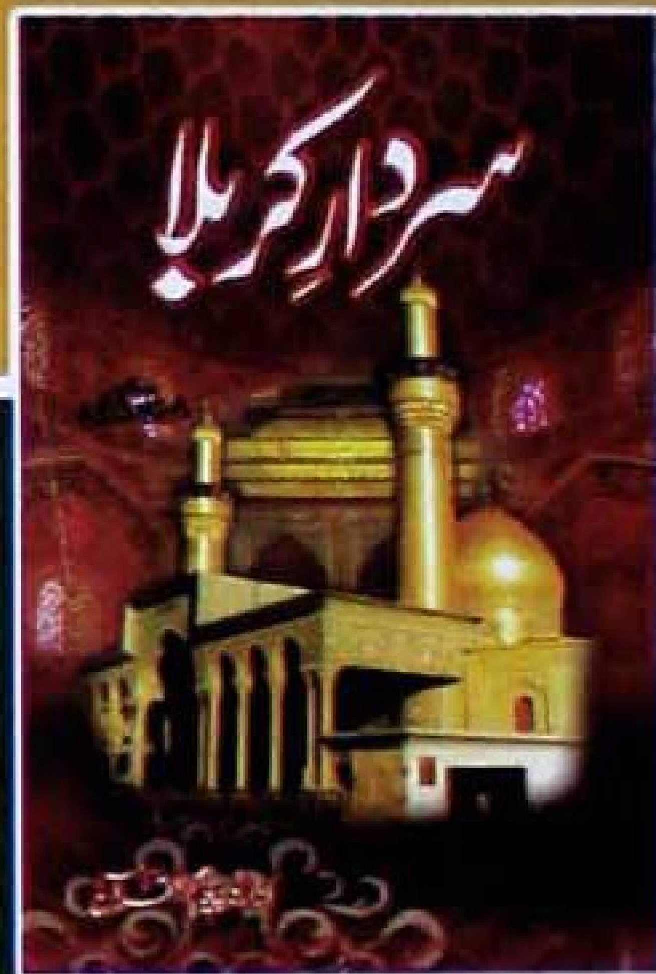

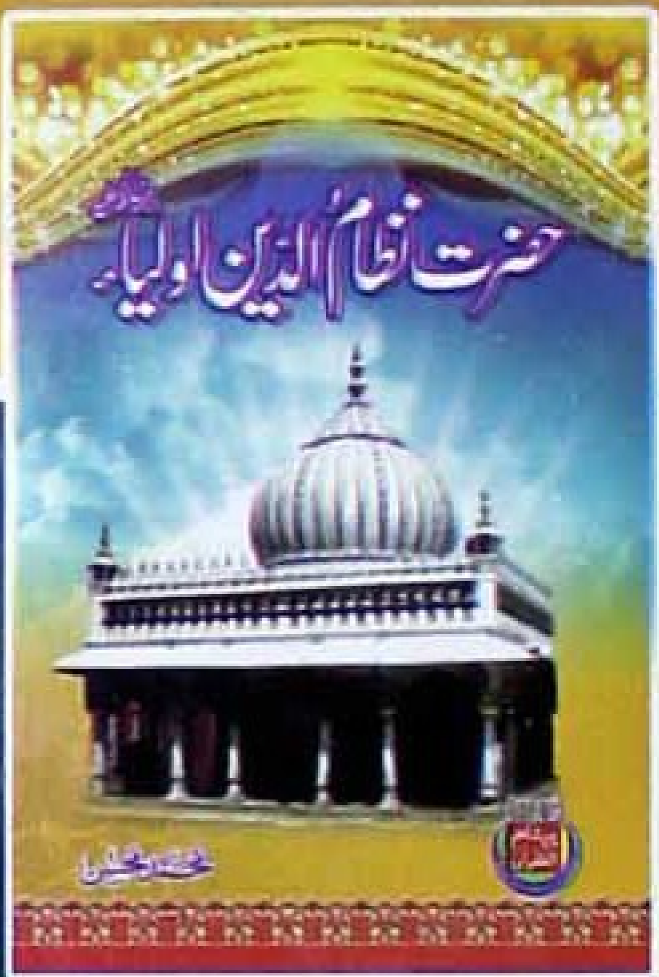

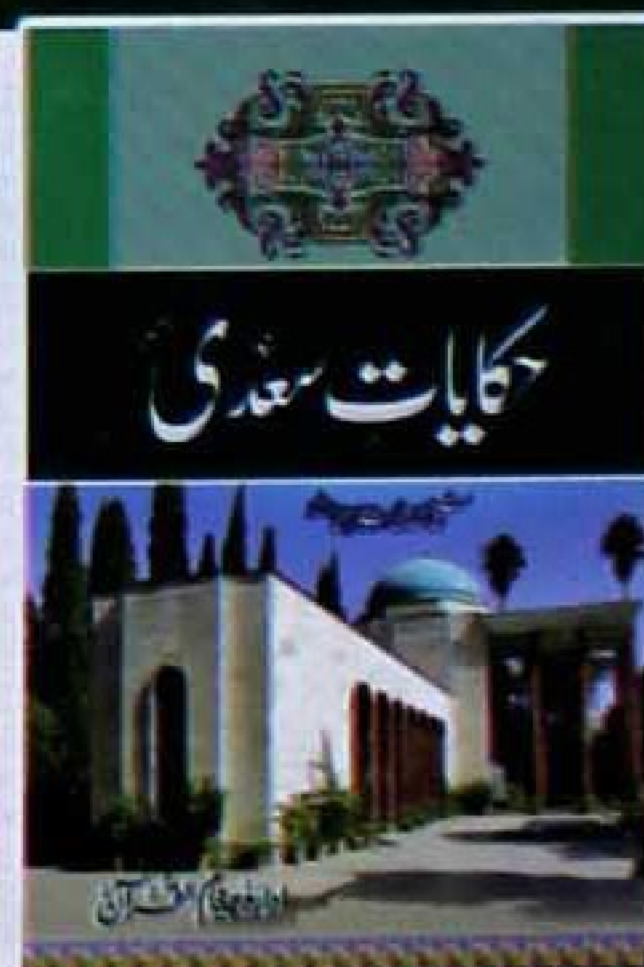

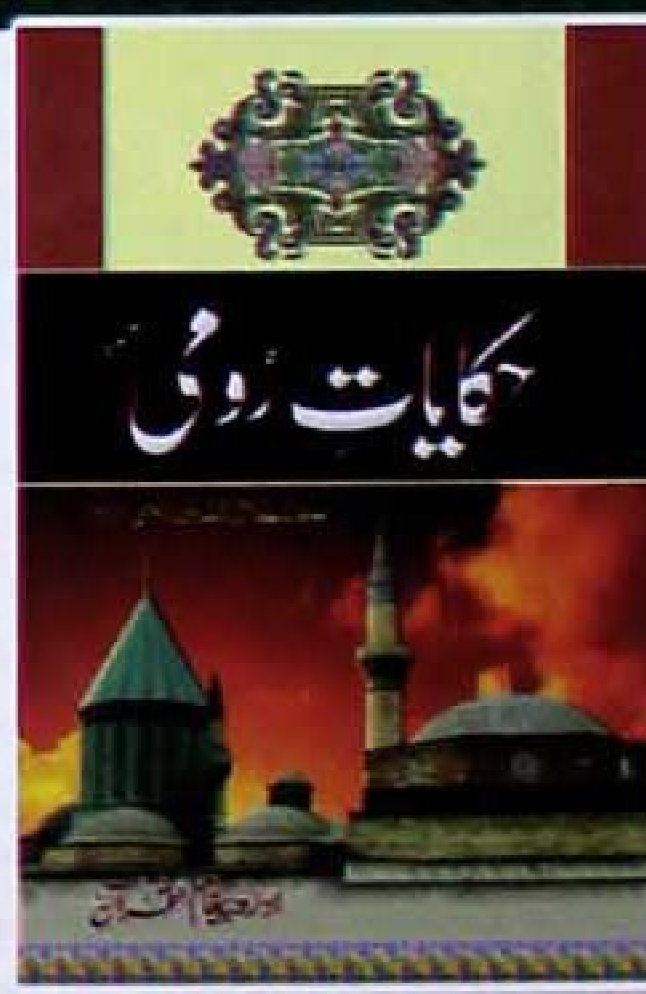

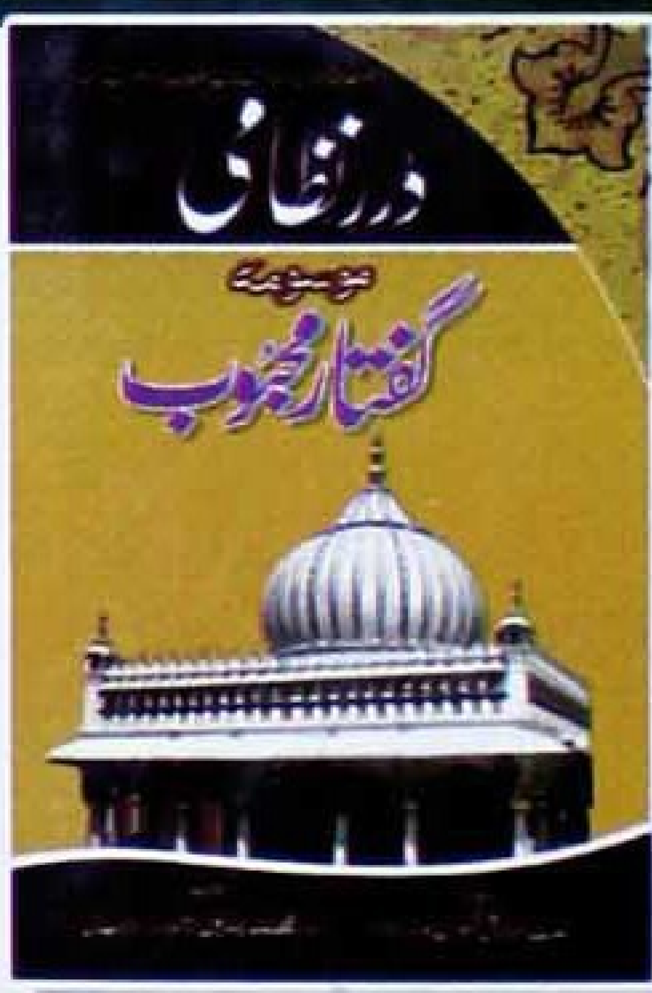

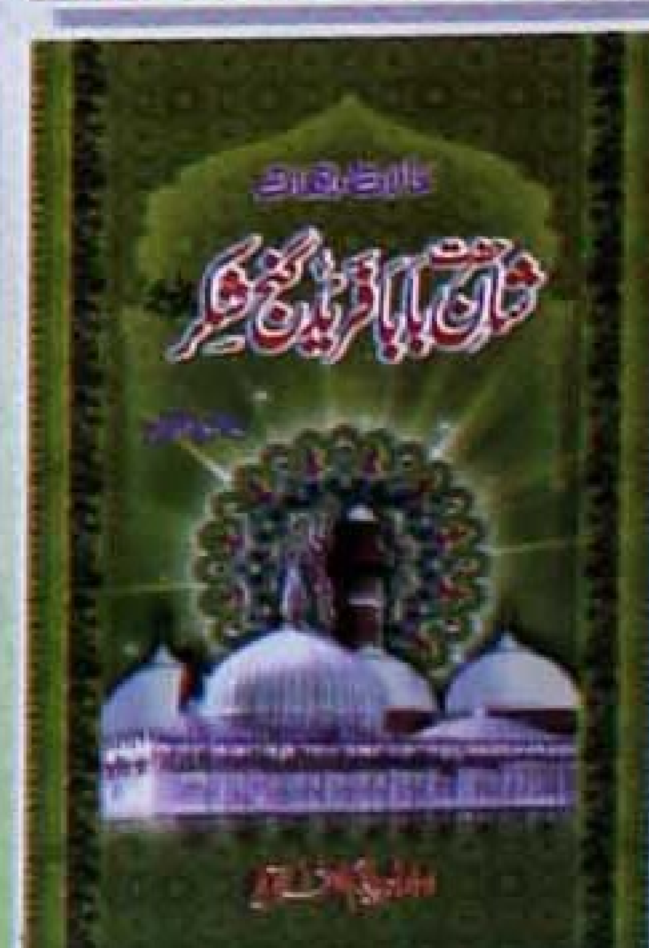

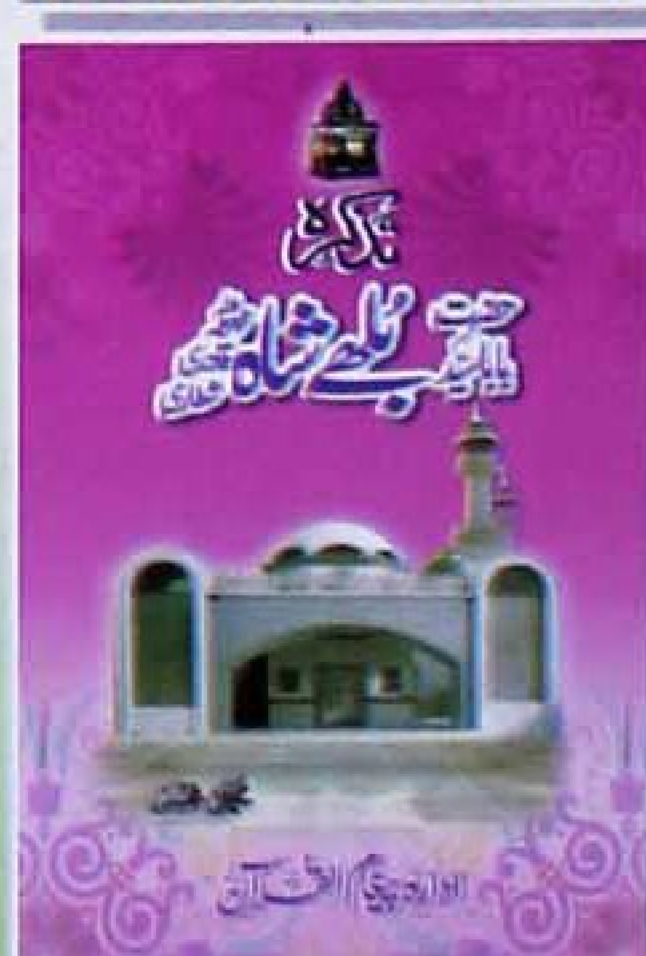

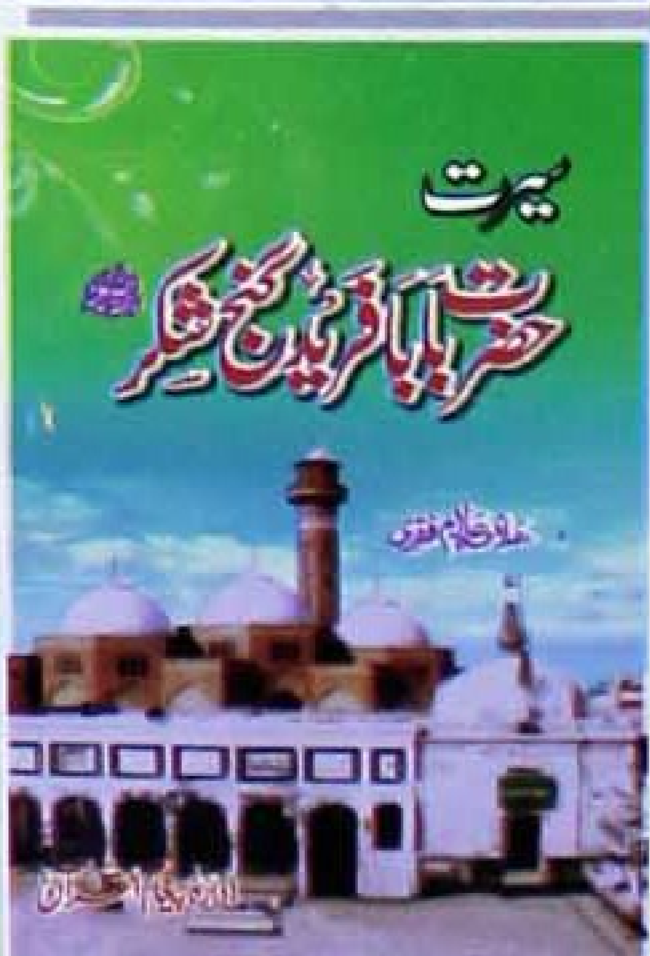

ادارہ پیغام القرآن

۴۰۔ اردو بازار ○ لاہور ☎ 042-37323241

Marfat.com